دکن

جدوجہد آخری فتح تک

BALOCH LIBERATION ARMY
B.L.A
STRUGGLE TILL VICTORY

بلوچ لبریشن آرمی کی 2025 میں کاروائیوں کا اختصار

بلوچ لبریشن آرمی

2025 سالانہ رپورٹ

پاکستانی فوج اور اس کے شراکت داروں پر مہلک ضربیں

ضربِ مہلک

521 حملے

360	449
دن	علاقے

تعداد	
212	دھماکے
366	کل گرفتار
75	ہلاک آلہ کار
1060	ہلاک اہلکار
+556	کل زخمی
+1135	کل ہلاک
72	شہداء
11	فدائین
04	فدائی مشن
208	اسلحہ ضبط
01	ریل گاڑی ہائی جیک
215	گاڑیاں تباہ

06 انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن

- مجید برگیڈ، فتح اسکواڈ، ایس ٹی او ایس، زراب x 1
- مجید برگیڈ، فتح اسکواڈ، زراب x 1
- مجید برگیڈ، زراب x 1
- مجید برگیڈ x 1
- ایس ٹی او ایس، زراب x 1
- فتح اسکواڈ، زراب x 1
- فتح اسکواڈ x2
- زراب x2
- ایس ٹی او ایس x 1

MAJEED BRIGADE — FATEH SQUAD — S.T.O.S SPECIAL FORCE B.L.A — ZIRAB

مشترکہ آپریشن

06

15 خصوصی آپریشن

- تحویل/چھاپہ x48
- ناکہ بندیاں x42
- شہر x08

98 تحویل/چھاپہ ناکہ بندی

45 فوجی تنصیبات تباہ

PUBLISHER: HAKKAL MEDIA
OFFICIAL MEDIA CELL OF BALOCH LIBERATION ARMY

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے سال ۲۰۲۵ میں دشمن کو کئی محاذوں پر شکست دی۔ بی ایل اے کے مزاحمتکاروں نے قابض پاکستانی فوج، اس کے شراکت داروں، فوجی تنصیبات اور آلہ کاروں کے خلاف منظم کارروائیاں جاری رکھیں۔ بلوچ قومی آزادی کے حصول کے لیے بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جدت اور شدت کے ساتھ قابض پاکستانی فوج اور اس کے شراکت داروں کو خصوصی آپریشنوں میں نشانہ بنایا، جبکہ کامیاب انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیاں سرانجام دے کر بطور قوم اپنی طاقت کا اظہار کیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے اس سال مجموعی طور پر دشمن پر ۵۲۱ حملے کیے۔ سرمچاروں کے ان حملوں میں ۱۰۶۰ سے زائد دشمن فوجی اہلکاروں کو ہلاک کیا اور مختلف نوعیت کے حملوں کے نتیجے میں ۵۵۶ سے زائد دشمن فوجی و آلہ کار زخمی ہوئے۔ قابض فوج کے لیے مخبری اور سہولت کاری میں ملوث ۷۵ آلہ کاروں کو ہلاک کیا گیا، جن میں چھاپوں میں گرفتار و اعتراف جرم کے بعد بلوچ قومی عدالت سے سزائے موت پانے والے آلہ کار بھی شامل ہیں۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے اس سال ۱۵ خصوصی آپریشن کیے، ان آپریشنوں میں بی ایل اے کے خصوصی دستے مجید بریگیڈ کے چار، فتح اسکواڈ کے چھ اور اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ کے پانچ کاروائیاں شامل ہیں جس میں قابض فوج و اس کے شراکت داروں کو شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان تمام خصوصی کاروائیوں میں بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ 'زراب' نے اہم کردار ادا کیا۔

اس سال مختلف نوعیت کے ۲۱۲ دھماکوں میں دشمن کو نشانہ بنایا گیا جن میں ایک سو بارہ آئی ای ڈی دھماکے شامل ہیں۔ اس سال سرمچاروں نے دشمن فوج کو شدید مالی نقصانات سے بھی دوچار کیا، حملوں میں دشمن فوج کی ۲۱۵ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں، ۳۵ کواڈ کاپٹر اور سرویلنس ڈرونز، ۷ کمیونیکیشن و سرویلنس ٹاورز، ۳ ریلوے ٹریکس کو تباہ کیا گیا۔

سرمچاروں نے قابض فوج و اس کے آلہ کاروں سے ۲۰۸ مختلف نوعیت کے ہتھیار ضبط کیے، جبکہ ۴۸ مقامات پر کنٹرول حاصل کیا جن میں قابض فوج کے کیمپ، پولیس و لیویز تھانے و چوکیاں اور زہری، منگچر، سوراب، مستونگ اور پنجگور شہر شامل ہیں۔ سرمچاروں نے بلوچستان بھر کے شاہراہوں پر ۴۲ سے زائد مقامات پر ناکہ بندیاں قائم کی اور قابض فوج کے اہلکاروں سمیت ۳۶۶ آلہ کاروں کو حراست میں لیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کی مجید بریگیڈ نے ۴ آپریشن سرانجام دیے، جن میں مجموعی طور پر ۱۰ فدائین نے حصہ لیا۔ مجید بریگیڈ کے فدائین نے آپریشن درہ بولان کے حصہ دوئم کے تحت بولان میں قابض پاکستانی فوج کے سینکڑوں اہلکاروں کو لے جانے والی جعفر ایکسپریس ٹرین کو ہائی جیک کرکے اس میں سوار تمام اہلکاروں کو حراست میں رکھا جبکہ اس آپریشن کے تحت نوشکی میں قابض فوج کے اہلکاروں کو لے جانے والے بسوں کے قافلے کو نشانہ بنایا گیا۔ مجید بریگیڈ کے سرمچاروں نے تربت اور دشت میں بھی قابض فوج کے بسوں کے قافلوں کو حملوں میں نشانہ بنا کر ان کی نقل و حرکت مفلوج کو کردیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستوں فتح اسکواڈ اور اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ نے گیارہ آپریشن کیے۔ ان دستوں نے آپریشن درہ بولان میں اہم کردار ادا کرنے سمیت زہری اور منگچر شہروں کا کنٹرول حاصل کیا، قابض فوج کو نوشکی، قلات اور کوئٹہ میں شدید نوعیت کے حملوں میں نشانہ بنایا جن میں دشمن کے میجر رینک کے افسران کو بھی ہلاک کیا گیا۔

سال ۲۰۲۵ میں بلوچ لبریشن آرمی کے ۲۷ جانباز سرمچار شہادت کے مرتبت پر فائز ہوئے، جن میں بی ایل اے مجید بریگیڈ کے ۱۱ فدائین شامل ہیں، جو قابض فوج کو مہلک حملوں میں نشانہ بنا کر امر ہوگئے۔ بلوچ لبریشن آرمی دشمن افواج، ان کے شراکت داروں، تنصیبات اور آلہ کاروں کو مزید شدت کے ساتھ اس وقت تک نشانہ بناتی رہے گی جب تک دشمن بلوچستان سے مکمل انخلاء پر مجبور نہیں ہوجاتا۔

جنوری

4

تربت

بلوچ لبریشن آرمی کی فدائی ایلیٹ یونٹ مجید بریگیڈ نے گزشتہ روز تربت شہر سے آٹھ کلومیٹر دور بہمن کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک قافلے پر ۵ بجکر پینتالیس منٹ پر حملہ کر کے دشمن کو شدید جانی نقصان پہنچایا۔ دشمن کا یہ فوجی قافلہ، جس میں پانچ بسیں اور سات فوجی گاڑیاں شامل تھیں، کراچی سے ایف سی ہیڈکوارٹرز تربت کی طرف جا رہا تھا۔ مجید بریگیڈ کے فدائی سنگت بہار علی عرف «کاروان» نے بارود سے بھری گاڑی قافلے سے ٹکرا دی، جس کے نتیجے میں ۴۷ فوجی اہلکار ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ حملے میں ایک بس مکمل تباہ، دوسری جزوی طور پر ناکارہ اور ایک فوجی گاڑی مکمل خاکستر ہو گئی۔

یہ کارروائی تنظیم کی انٹیلیجنس ونگ «زراب» کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر انجام دی گئی۔ زراب نے یہ مستند معلومات فراہم کی تھی کہ دشمن کا قافلہ کراچی سے تربت کی طرف روانہ ہے اور اس میں قابض فوج کے اہم دستے شامل ہیں۔ اس مشن کی کامیابی میں ہماری انٹیلیجنس کی عمدہ کارکردگی اور فدائی سنگت کی بے مثال قربانی شامل ہے۔ یہ حملہ ایک واضح پیغام ہے کہ قابض ریاست کے لیے بلوچستان کی سرزمین کبھی بھی محفوظ نہیں ہو گی۔

شہید فدائی سنگت بہار علی عرف کاروان

بلوچ لبریشن آرمی، مجید بریگیڈ کے فدائی سنگت بہار علی عرف کاروان نے پاکستانی فوج کے قافلے کو نشانہ بنایا۔

جنوری

7 زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ، زامران کے علاقے پوگنزان میں قابض فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرولڈ آئی ای ڈی حملے میں اس وقت نشانہ بنایا جب وہ سنگوان پوسٹ پر رسد پہنچا رہے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں دشمن فوج کے پانچ اہلکار موقع پر ہلاک اور دو شدید زخمی ہوگئے جبکہ ان کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

9 زہری

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بدھ کے روز دس گھنٹوں سے زائد عرصے تک خضدار کے علاقے زہری کا مکمل کنٹرول حاصل کرکے قابض فوج کی رِٹ ختم کردی۔ دس گھنٹوں کے بعد تمام بلوچ سرمچار بحفاظت واپس اپنے محفوظ پناہ گاہوں تک پہنچ گئے۔ اس آپریشن میں بلوچ لبریشن آرمی کے دو یونٹس، اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) اور فتح اسکواڈ نے حصہ لیا۔ اس پیش قدمی میں انہیں بی ایل اے کی انٹیلیجنس ونگ "زراب" کی مکمل مدد حاصل تھی۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے دوپہر ۱۲:۳۰ بجے کے قریب زہری شہر میں آپریشن کا آغاز کیا اور لیویز تھانے، بینک، نادرا آفس اور میونسپل کمیٹی کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اس موقع پر سرمچاروں نے فورسز اہلکاروں کو سرینڈر پر مجبور کیا اور ان کے قبضے سے ۲۳ کلاشنکوف سمیت بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود، سرکاری ریکارڈ، گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں اپنے تحویل میں لے لیں اور عمارتوں کو نذر آتش کردیا۔

دریں اثناء، بی ایل اے کے کنٹرول کو ختم کرنے کے لیے شہر کی جانب پیش قدمی کرنے والے پاکستانی فوج کے ۳۵ گاڑیوں کے قافلے کو گھات لگائے سرمچاروں نے زہری کو چو کے مقام پر ریموٹ کنٹرولڈ آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا اور پھر خودکار ہتھیاروں سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک گاڑی تباہ ہوگئی اور کم از کم چار اہلکار ہلاک اور سات زخمی ہوگئے۔

اس دوران بلوچ لبریشن آرمی کو بلوچ عوام کی جانب سے بھرپور مدد حاصل رہی اور مختلف مقامات پر بلوچ قوم نے سرمچاروں کا والہانہ استقبال کیا۔ دس گھنٹوں کے اس قبضے کے دوران عوامی جان و املاک کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا اور بلوچ عوام کو کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں پہنچا۔

دریں اثناء، قلات کے علاقے پندران میں سرمچاروں نے علاقے کو کنٹرول میں لے لیا اور مواصلاتی کمپنی کے دو اہلکاروں کو حراست میں لے لیا، جن سے تفتیش جاری ہے۔

بلوچستان میں جغرافیائی و تزویراتی نوعیت کے اہم مقام زہری پر چند گھنٹوں کے دوران مکمل کنٹرول حاصل کرکے قابض کے رٹ کو ختم کرنا، بلوچ لبریشن آرمی کی قوت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا عملی اور واضح اظہار ہے۔ یہ اس امر کا بھی واضح ثبوت ہے کہ دشمن فوج اندر سے کھوکھلا ہے، جو محض نہتے شہریوں پر قوت آزمائی کے سوا کچھ نہیں کرسکتی۔ جب بھی قابض فوج کا سامنا بلوچ لبریشن آرمی سے ہوتا ہے، تو دشمن کو شکست فاش ملتی ہے۔ یہ پوری قوم کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ اگر بلوچ اپنی قوت مجتمع کرلیں تو اس بزدل قابض فوج کو ہم اپنی سرزمین سے راتوں رات آسانی کے ساتھ بیدخل کرسکتے ہیں۔

زہری پر بی ایل اے کا مکمل کنٹرول، آپریشن ہیروف کے دوسرے مرحلے کی تیاریوں کا ایک مشق تھا۔ بلوچ لبریشن آرمی اس کامیاب فوجی مشق کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔

آپریشن ہیروف کے مشقوں کے تحت بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زہری شہر کا کنٹرول دس گھنٹوں سے زائد سنبھالا، اس آپریشن میں بلوچ لبریشن آرمی کے دو یونٹس، اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) اور فتح اسکواڈ نے حصہ لیا۔ اس پیش قدمی میں انہیں بی ایل اے کی انٹیلیجنس ونگ "زراب" کی مکمل مدد حاصل تھی۔

جنوری

10 کولپور

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ شب کولپور میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی، یہ ناکہ بندی آٹھ بجے سے شب گیارہ بجے تک جاری رہی، اس دوران سرمچاروں نے شاہراہ پر گاڑیوں کی سنیپ چیکنگ کی۔

اس دوران سرمچاروں کے ایک اور دستے نے شاہراہ پر قائم لیویز چوکی کو قبضے میں لے لیا اور وہاں موجود چار اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا جن کو بعدازاں بلوچ ہونے کے ناطے تنبیہہ کے بعد رہا کردیا گیا جبکہ فورسز اہلکاروں سے تین عدد کلاشنکوف قبضے میں لیا گیا۔

سرمچاروں کے تیسرے دستے نے مذکورہ مقام پر استحصالی تعمیراتی کمپنی کے تمام مشینری کو نذرآتش کرکے تباہ کردیا۔

10 زہری

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زہری میں چشمہ کے مقام اسسٹنٹ کمشنر کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔

اسسٹنٹ کمشنر کی گاڑی کو اس وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ خضدار شہر سے کیو آر ایف کے ہمراہ چوکیوں کے دورے پر پہنچا تھا۔

10 زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۸ جنوری کو زامران کے علاقے کنٹگان میں ایک آئی ای ڈی حملے میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔

10 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کاروائی میں منگل کی شب قلات شہر میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں دفتر کی عمارت کو نقصان پہنچا۔

10 حب

بی ایل اے کے سرمچاروں نے حب شہر میں پولیس تھانے کے مرکزی گیٹ پر تعینات اہلکاروں کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔

12 مستونگ، کوہلو، تمپ، نوشکی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے آج دوپہر کے وقت مستونگ کے علاقے اسپلنجی میں قابض پاکستانی فوج کو ایک حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے دشمن فوج پر اس وقت گھات لگاکر حملہ کیا جب وہ فوجی جارحیت کی غرض سے علاقے میں پیش قدمی کررہے تھے۔ سرمچاروں کے حملے کے وقت بھاگنے کی کوشش میں دشمن فوج کے کم از کم دو اہلکار زخمی ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مغرب کے وقت کوہلو کے علاقے نوئے شم میں لونڈ کے مقام پر محبت خان مری کی سربراہی میں چلنے والے نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کیمپ کو ایک حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے میں ڈیتھ اسکواڈ کے آٹھ بزدل کارندے اپنا اسلحہ و دیگر سامان چھوڑ کر بھاگ گئے، بھاگنے کی کوشش میں ڈیتھ اسکواڈ کے تین کارندے زخمی ہوگئے جن میں ایک شدید زخمی شامل ہے۔ سرمچاروں نے کارندوں کا اسلحہ اپنی تحویل میں لے لیا جبکہ ان کے کیمپ کو نذر آتش کردیا۔

مذکورہ کارندوں کو بارہا تنبیہ کیا گیا ہے کہ وہ قابض فوج کی معاونت ترک کردیں، ہم کوہلو و گردنواح میں قابض پاکستانی فوج کے پیرول پر کام کرنے والے افراد پر واضح کرتے ہیں کہ قوم دشمن اعمال ترک کردیں وگرنہ اپنے جانی و مالی نقصان کے ذمہ دار خود ہونگے۔

بی ایل اے کوہستان مری سمیت پورے بلوچستان میں بلوچ قومی وسائل کی لوٹ کھسوٹ کی کسی کو اجازت نہیں دے گی جو بھی اس عمل میں ملوث پایا گیا وہ ہمارے نشانے پر ہونگے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کاروائی میں گذشتہ روز تمپ کے علاقے کوھاڈ میں مسلح حملے میں قابض پاکستانی فوج کے پیرول پر کام کرنے والے نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے اہم کارندے جمیل ولد ملک داد اللہ کو ہلاک کرکے اس کا اسلحہ و موٹر سائیکل اپنے قبضے میں لے لیا۔

مذکورہ کارندہ علاقے میں مسلح گروہ تشکیل دینے سمیت گھروں پر چھاپوں میں قابض فوج کے ہمراہ براہ راست ملوث تھا، آلہ کار جمیل کی سربراہی میں مسلح جھتہ نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ میں بھی ملوث پایا گیا۔ اس نیٹورک سے منسلک دیگر کارندوں کی نشاندہی بی ایل اے انٹیلی جنس ونگ ”زراب“ کرچکی ہے اور جلد مذکورہ کارندوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔

ایک اور کاروائی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مغرب کے وقت نوشکی میں بدل کاریز کراس کے موقع پر بلوچ قومی وسائل کی لوٹ مار میں ملوث تین ٹرکوں کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے ایک ٹرک کو نذر آتش کرکے تباہ کردیا جبکہ دو ٹرکوں کو فائرنگ کرکے شدید نقصان پہنچایا۔

جنوری

16 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج قلات میں سرخین اور نیچارہ کے درمیان قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرولڈ آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ مذکورہ علاقے میں فوجی پیش قدمی کررہے تھے، دھماکے میں تین دشمن اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔ سرمچاروں کے گھات لگائے دوسرے دستے نے دشمن فوج کے دیگر پیدل اہلکاروں پر خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں مزید چار اہلکار ہلاک ہوگئے۔

16 زہری

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منگل کے روز زہری میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کے آلہ کار و مخبر شاہزیب ولد محمد ریاست سکنہ لاہور کو مسلح حملے میں ہلاک کردیا، مذکورہ کارندہ پاگل کے بھیس میں زہری شہر و گردنواح میں مخبری کا کام سرانجام دے رہا تھا۔

16 زامران

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز زامران کے علاقے نوانو میں قابض پاکستانی فوج کیلئے رسد پہنچانے والی ایک گاڑی کو مسلح حملے میں نشانہ بناکر گاڑی کو ناکارہ بنادیا جبکہ ڈرائیور کو تنبیہ کرکے چھوڑ دیا گیا۔

16 دکی

میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ شب دکی کے علاقے جھالار میں قابض پاکستانی فوج کی پشت پناہی میں قائم نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے ایک کیمپ کو بھاری ہتھیاروں سے حملے میں نشانہ بنایا، مذکورہ مسلح جتھہ اکبر ناصر کی سربراہی میں کام کررہا ہے جس نے مذکورہ علاقے میں دہشتگردی کے کیمپ قائم کیئے ہیں۔

مذکورہ مسلح جتھہ قابض فوج کی سرپرستی میں دکی میں لوگوں کے زمینوں پر قبضے اور گردنواح کے علاقوں میں ڈکیتی و بھتہ خوری میں ملوث ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی واضح کرتی ہے قابض پاکستانی فوج کے کارندے براہ راست ہمارے نشانے پر ہونگے اور حملوں میں مزید شدت لائی جائے گی۔

17 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج دوپہر کے وقت قلات شہر کے قریب قابض پاکستانی فوج کو ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔

سرمچاروں نے دشمن فوج کو اس وقت دھماکے میں نشانہ بنایا، جب وہ کوئٹہ سے ریڈار کے آلات منتقل کررہے تھے، دھماکے میں ایک دشمن اہلکار ہلاک اور تین اہلکار نائک نبیل، نائک تنظیم اور لانس نائک وکیل زخمی ہوگئے جبکہ گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

18 ڈھاڈر

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۹ جنوری کی شب ڈھاڈر میں ایک کاروائی کے دوران قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے ٹھکانے پر چھاپہ مارتے ہوئے ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ سراج جتوئی ولد موسیٰ خان سمیت چار افراد کو حراست میں لیا۔

دوران حراست سراج جتوئی نے اعتراف کیا کہ وہ ۲۰۱۹ سے قابض پاکستانی فوج کے پیرول پر کام کررہا ہے، اس نے قابض فوج کی سرپرستی میں علاقے میں مسلح گروہ تشکیل دی جو فوجی جارحیت سمیت گھروں پر چھاپوں و جبری گمشدگیوں میں قابض فوج کی معاونت کرتی رہی ہے۔

18 تربت

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تربت کے علاقے کلاتک میں ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں استحصالی کمپنی فرنٹیئر کور ورکس (ایف ڈبلیو او) کی گاڑی کو دھماکے میں نشانہ بنایا، دھماکے میں تین آلہ کار زخمی ہوگئے جبکہ گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

19 زامران

بی ایل اے کے سرمچاروں نے زامران کے علاقے ڈل کک کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

جنوری

20
ڈھاڈر

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز کچھی کے علاقے ڈھاڈر میں صبری کے مقام پر قائم پاکستان کے ذیلی فورس لیویز کے ایک چوکی کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ سرمچاروں نے چوکی میں موجود تین اہلکاروں کو حراست میں لینے کے بعد ان کا اسلحہ اور دیگر فوجی سامان اپنی تحویل میں لے لیا۔ سرمچاروں نے لیویز اہلکاروں کو بلوچ ہونے کے ناطے تنبیہ کے بعد رہا کر دیا۔

20
تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مغرب کے وقت تربت کے علاقے آبسر میں مسلح حملے میں محمد عارف ولد محمد عمر سکنہ پنجگور کو ہلاک کر دیا۔

محمد عارف قابض پاکستانی فوج کے ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کے پیرول پر کام کر رہا تھا، جس نے ۲۰۲۰ میں بلوچ قومی تحریک کے دو ہمدردوں امیر بخش اور عمر جان سکنہ گچک کے شہادت میں براہ راست کردار ادا کیا تھا جبکہ ۱۵ اگست ۲۰۲۰ کو گچک کے علاقے میں فوجی جارحیت میں قابض فوج کو معاونت میں ملوث تھا۔ جس کے دوران وطن کے دفاع میں بی ایل اے کے دو ساتھی سرمچار آصف عرف فدا اور گلاب عرف وحید شہید ہوئے تھے۔

22
دکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے دکی میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے پاکستانی فوج کے ۱۲ گاڑیوں پر مشتمل قافلے کو بھاری و خودکار ہتھیاروں سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں کم از کم چار دشمن اہلکار ہلاک ہوگئے۔

22
نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج دوپہر کے وقت نوشکی شہر کے نواح میں غریب آباد بائی پاس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے تین گاڑیوں پر مشتمل قافلے کو گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا، دشمن فوج کی ایک گاڑی براہ راست حملے کی زد میں آئی۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے دشمن فوج کو خودکار ہتھیاروں اور گرینیڈ لانچر سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک دشمن اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم تین زخمی ہوگئے۔

گذشتہ شب بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی ہی میں زور آباد کے قریب مرکزی شاہراہ پر بلوچ قومی وسائل کی لوٹ مار میں شریک پانچ گاڑیوں کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے تین گاڑیوں کو نذر آتش کر کے تباہ کر دیا جبکہ دو گاڑیوں کو فائرنگ کر کے ناکارہ کر دیا۔

23
تمپ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے تمپ میں قابض پاکستانی فوج کو ایک بم دھماکے میں نشانہ بنایا ہے۔ قابض فوج کی بکتر بند گاڑی کو سرمچاروں نے تمپ کے علاقے نظر آباد میں ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے کے ذریعے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دشمن فوج کے دو اہلکار زخمی ہوئے، جبکہ گاڑی کو بھی نقصان پہنچا۔

جنوری

26 خضدار

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک انٹیلی جنس بیسڈ کارروائی کے دوران خضدار میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو ایک وی بی آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنا کر کم از کم ۱۱ دشمن اہلکار ہلاک اور ۲۸ زخمی کر دیے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) نے بی ایل اے انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی خفیہ معلومات پر کارروائی کرتے ہوئے خضدار شہر سے ۶۰ کلومیٹر کے فاصلے پر کھوڑی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو لے جانے والی ایک بس کو بارود سے بھری گاڑی کے ذریعے ریموٹ کنٹرول دھماکے میں نشانہ بنایا۔ اس حملے کے نتیجے میں بس مکمل طور پر تباہ ہوگئی جبکہ اس میں سوار گیارہ اہلکار ہلاک اور اٹھائیس زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والے اہلکاروں میں قابض پاکستانی فوج کے ملٹری انٹیلی جنس اور فرنٹیئر کور کے اہلکار شامل ہیں۔

دشمن فوج کی نقل و حرکت پر مامور بس میں صرف قابض فوج کے اہلکار سوار تھے۔ زراب کی خفیہ معلومات کے مطابق مذکورہ بس میں کوئی عام شہری سوار نہیں تھا۔ یہ مسافر گاڑی "پنڈی کوچز" گھوڑا چوک بس اڈے سے آٹھ بجے کینٹ روانہ ہوئی اور آٹھ بج کر تیس منٹ کے قریب کینٹ پہنچی، جہاں سے روانگی کے بعد مذکورہ کوچ ۹ بج کر چالیس منٹ پر کھوڑی کے مقام پر پہنچی، جہاں اسے وی بی آئی ای ڈی دھماکے میں نشانہ بنا کر دشمن کو شدید جانی نقصان پہنچایا گیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے اسپیشل یونٹ "ایس ٹی او ایس" اور خفیہ ادارے "زراب" کی پیشہ ورانہ اور مربوط حکمت عملی کی وجہ سے دشمن فوج کو اس مہلک حملے کا سامنا کرنا پڑا۔

28 تربت

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز تربت میں کلاتک کے مقام پر قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے غلام جان ولد محمد عصا سکنہ ہفتو ڈگار کہن کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔

28 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے منگچر میں رنگی کراس کے مقام پر بلوچ قومی وسائل کی لوٹ کھسوٹ میں ملوث گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے معدنیات لیجانے والی تین گاڑیوں کو مسلح حملے میں نشانہ بنا کر ناکارہ بنا دیا۔

29 نوشکی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ شب نوشکی میں ہڑدہ خول کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے مرکزی پوسٹ کو دو اطراف سے بیک وقت حملے میں نشانہ بنایا۔

سرمچاروں نے حملے میں خودکار ہتھیاروں سمیت راکٹ و گرنیڈ لانچر کے ذریعے دشمن فوج کے پوزیشنز کو نشانہ بنایا، آدھے گھنٹے سے زائد جاری رہنے والے حملے میں تین دشمن اہلکار ہلاک اور کم از کم چار زخمی ہوگئے۔

29 تربت

دریں اثناء گذشتہ شب بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تربت کے علاقے بہمن میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے ریاض ولد نیاز احمد سکنہ میری تربت کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا اور کا اسلحہ قبضہ میں لے لیا۔

جنوری

30

نوشکی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے آج نوشکی میں مینگل کراس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے اہم کارندے طارق مینگل کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔

مذکورہ کارندہ نوشکی شہر اور گرد نواح کے علاقوں میں قابض فوج کی ایماء پر مسلح جھتوں کی سرپرستی کر رہا تھا جبکہ یہ جھتہ گھروں پر چھاپوں، خواتین و بچوں کی تذلیل، جبری گمشدگیوں میں قابض فوج کی معاونت میں براہ راست ملوث پایا گیا جبکہ نوشکی میں نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ میں بھی یہ مسلح جھتہ ملوث رہا ہے۔

30

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۸ جنوری کو پندران سے پاکستانی خفیہ ادارے آئی ایس آئی کے اہم کارندے محمد شاکر کو حراست میں لیا، جو قابض فوج کی ایما پر بطور ہمدرد تنظیم کے صفوں میں شامل ہو کر ٹریکنگ چپ پہنچانے کی کوشش میں تھا۔ بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ ”زراب“ کی بروقت معلومات کی بنیاد پر سرمچاروں نے محمد شاکر کو ٹریپ کر کے حراست میں لیا۔

آلہ کار محمد شاکر نے دورانِ تفتیش اعتراف کیا کہ وہ ۲۰۲۱ سے پاکستانی خفیہ ادارے آئی ایس آئی کے میجر مجتبیٰ کی سربراہی میں بطور مخبر کام کر رہا تھا۔

بلوچ لبریشن آرمی

فروری

01 خاران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران میں گریڈ اسٹیشن کے قریب دشمن فوج کے آلہ کار انیس ولد گل محمد بنگلزئی سکنہ کلی بنگلزئی کو مسلح حملے میں ہلاک کردیا۔ مذکورہ آلہ کار قابض پاکستانی فوج کے پیرول پر خاران شہر و گردنواح میں مخبری کا کام کررہا تھا۔ انیس بنگلزئی قابض فوج کے ہاتھوں نوجوانوں کو جبری لاپتہ کروانے میں ملوث پایا گیا تھا جبکہ گھروں پر چھاپوں میں بھی دشمن فوج کو معاونت فراہم کرنے میں براہ راست ملوث تھا۔

01 بلیدہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بلیدہ کے علاقے گردانک میں قابض پاکستانی فوج کے رسد کو قبضے میں لے لیا۔ سرمچاروں نے رسد پہنچانے والے افراد کو حراست میں لیا جنہوں نے اعتراف کیا کہ وہ قابض فوج کے وکائی کیمپ رسد پہنچارہے ہیں۔ سرمچاروں نے رسد کو اپنے قبضے میں لے لیا جبکہ ڈرائیوروں کو بلوچ ہونے کے ناطے تنبیہ کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

03 ہیرونک

سرمچاروں نے ہیرونک میں گزین کور کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلوں کو سیکورٹی فراہم کرنے والے اہلکاروں کو گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا، حملے میں ایک دشمن اہلکار موقع پر ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔

07 قلات، مستونگ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ شب مستونگ میں کیڈٹ کالج کے قریب قابض پاکستان فوج کے اہلکاروں کو اس وقت دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جب وہ شاہراہ پر ناکہ بندی میں مصروف تھے، دھماکے کے نتیجے میں کم از کم دو اہلکار زخمی ہوگئے۔

ایک اور کاروائی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منگل کے روز قلات کے قریب سورو کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک مخبر کو حراست میں لینے کے بعد ہلاک کردیا۔ مذکورہ آلہ کار بھیس بدل کر قابض فوج کیلئے مخبری کا کام سرانجام دے رہا تھا۔

09 خاران

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ شب خاران کے علاقے روتینکو میں قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے خودکار اور بھاری ہتھیاروں سمیت گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغ کو دشمن فوج پر حملہ کیا۔ حملے میں قابض پاکستانی فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ کم از کم مزید تین اہلکار زخمی ہوگئے۔

09 نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار ساتھی نقیب جمالديني عرف ماران، نوشکی میں قابض پاکستانی فوج سے ایک گھمسان کی لڑائی میں، متعدد دشمن اہلکار ہلاک کرتے ہوئے شہادت کا رتبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

سات فروری کی شب نوشکی کے علاقے زور آباد میں خزینگ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج نے علاقے کا گھیراؤ کرکے سرمچار نقیب جمالديني کو گرفتار کرنے کی کوشش، لیکن سنگت نقیب نے گرفتاری دینے کی بجائے قابض پاکستان فوج سے مقابلے کو ترجیح دی۔

دشمن سے اس جھڑپ کے دوران سنگت نقیب زخمی ہوگئے، تاہم وہ ایک گھنٹے سے زائد زخمی حالت میں دشمن فوج سے لڑتے رہے، اس دوران دشمن فوج کے ۱۳ اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔ گولیاں ختم ہونے پر سنگت نقیب نے دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہونے کے بجائے آخری گولی کے فلسفے پر عمل پیرا ہوکر اپنی آخری گولی سے اپنے ہی ہاتھوں شہادت کا انتخاب کیا۔

شہید سنگت نقیب جمالديني عرف ماران ولد حمید اللہ جمالديني نوشکی کے علاقے کلی جمالديني سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ گذشتہ آٹھ مہینوں سے بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوکر بطور شہری گوریلا قومی غلامی کیخلاف اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

شہید نقیب جمالديني نے ایک قلیل مدت کے دوران ہی نوشکی شہر اور گردونواح میں دشمن فوج کو کاری ضربیں لگائیں اور تنظیمی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا، آپ دلیری و بہادری کی ایک اعلیٰ مثال تھے۔ آپ فکری و نظریاتی حوالے سے ایک پختہ ساتھی تھے۔

شہید سنگت نقیب جمالدینی عرف ماران

فروری

10 پسنی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے پسنی شہر میں کوسٹ گارڈز کے مرکزی کیمپ کے حفاظتی چوکیوں پر تعینات اہلکاروں پر خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا جبکہ اس دوران گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے گئے جو کامیابی سے اپنے اہداف پر لگے۔ حملے میں دشمن فوج کو جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منصوبہ بندی کے تحت بنگلہ بازار کے مقام پر قابض فوج کے راستے پر آئی ای ڈی نصب کیا۔ حملے کے بعد مذکورہ مقام پر قابض پاکستانی فوج کی تین گاڑیوں پر مشتمل گشتی پارٹی پہنچی، جس کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا گیا، دشمن فوج کی ایک گاڑی دھماکے کی زد میں آئی، جس کے نتیجے میں پانچ دشمن اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

12 تمپ، مستونگ

سرمچاروں نے کیچ کے علاقے تمپ میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا، جب دشمن فوج کے تیرہ سے زائد اہلکار پیدل گشت کر رہے تھے۔ سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں اور گرنیڈ لانچر سے گولے داغ کر دشمن کو نشانہ بنایا، حملے میں قابض پاکستانی فوج کے سات اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم چار اہلکار زخمی ہوگئے۔ ہلاک اہلکاروں میں سے تین کی شناخت سپاہی صدام، سپاہی سمیع اور بصیر کے ناموں سے ہوئی ہے۔

دریں اثناء آج دوپہر کے وقت بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ میں علیزئی بائی پاس کے مقام پر پاکستانی فورسز کے اہلکار کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ موٹرسائیکل پر اپنے کیمپ کی جانب جارہا تھا۔ حملے میں سفیر ساکن چکوال، پنجاب شدید زخمی ہوگیا۔

17 کوئٹہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے اتوار کی شب کوئٹہ میں سریاب روڈ پر ڈگری کالج کے قریب قائم قابض پاکستانی فوج کے چوکی کو ایک حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے دشمن فوج پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے جس کے نتیجے میں انہیں جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور حملے میں گذشتہ شب کوئٹہ ہی میں بروری کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے کرانی چیک پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے دشمن فوج کے پوزیشن کو گرنیڈ لانچر کے ذریعے متعدد گولے داغ کر نشانہ بنایا جو کامیابی سے اپنے اہداف کو لگیں جس کے نتیجے میں دشمن کو نقصان اٹھانا پڑا۔

18 تربت

تربت کے علاقے ناصر آباد میں بی ایل اے کے سرمچاوں نے گذشتہ شب ۱۲ بجکر تیس منٹ کے قریب فرنٹیئر کور ورکس (ایف ڈبلیو او) کے سائٹ پر حملہ کیا۔ سرمچاروں نے استحصالی کمپنی کی چار ایوی گاڑیوں اور دیگر آلات کو نذر آتش کر کے تباہ کردیا جبکہ ایک گاڑی اور موٹر سائیکل کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ سرمچاروں نے مذکورہ مقام پر موجود مزدوروں کو تنبیہہ کے بعد رہا کردیا۔

قابض پاکستانی فوج اپنے استحصالی مقاصد کیلئے تربت تا مند روڈ تعمیر کررہی ہے، جس کے مقاصد میں قابض فوج کی نقل و حرکت کیلئے سہولیات فراہم کرنا شامل ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی اس حملے کی ذمہ داری قبول کرتی ہے اور ہم واضح کرتے ہیں کہ قابض فوج کی استحصالی پروجیکٹس براہ راست ہمارے نشانے پر رہینگے۔

18 کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۳ فروری بروز جمعرات کو کوئٹہ میں گوہر آباد کے مقام پر ایک حملے میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کے ایک مخبر و آلہ کار ٹکری دودا کو ہلاک کردیا۔

ٹکری دودا گھروں پر چھاپوں اور جبری گمشدگیوں میں قابض فوج کی براہ راست معاونت میں ملوث ہونے سمیت لوگوں کو بلیک میل کرکے اور لالچ دیکر قابض فوج کیلئے بطور مخبر بھرتی کرتا رہا ہے۔ مذکورہ آلہ کار جبری لاپتہ افراد کے لواحقین سے لاکھوں روپے لیکر ان کے پیاروں کی بازیابی کی یقین دہانی کراتا تھا۔

12 پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۰ فروری کو پنجگور کے علاقے پروم دز میں قابض پاکستانی فوج کو رسد پہنچانے والی مزدا گاڑیوں کو حملے میں نشانہ بنایا، حملے کے نتیجے میں دونوں گاڑی ناکارہ ہوگئے جبکہ ڈرائیوروں کو تبیہہ کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

فروری

بارکھان

19

بی ایل اے کے سرمچاروں نے انٹیلی جنس ونگ 'زراب' کی خفیہ معلومات کی بنیاد پر بارکھان میں ایک ٹارگٹڈ آپریشن کرتے ہوئے دشمن کے سات اہم مخبروں کو شناخت کے بعد گرفتار کرلیا۔ دشمن کے مذکورہ خفیہ ایجنٹ کوئٹہ سمیت بلوچستان کے دیگر علاقوں میں بھیس بدل کر مخبری و بلوچ نسل کشی کے گھناونے جرائم کا مرتکب پائے گئے۔ جن کی مکمل شناخت کے بعد انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

اس ٹارگٹڈ آپریشن کے دوران، سرمچاروں نے گذشتہ شب دس بجے بارکھان کے علاقے رڑکن میں نیو کوئٹہ پشین بسم اللہ ہوٹل کے مقام پر ناکہ بندی کی اور گاڑیوں کی سنیپ چیکنگ کا آغاز کیا۔ اس دوران سرمچاورں نے مطلوبہ کوچ کو روکا، جس میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کے اہلکار سوار تھے، سرمچاروں نے مذکورہ تمام ۷ اہلکاروں کو شناخت کے بعد ہلاک کر دیا، جن میں سابق ڈی ایس پی عاشق حسین بھی شامل تھے۔

مطلوبہ ریاستی دہشتگرد متعدد گھناونے جرائم جیسے مخبری، بلوچ نسل کشی، جبری گمشدگیوں اور بلوچ قومی مفادات کو زک پہنچانے میں ملوث تھے، اور بلوچ لبریشن آرمی کو مطلوب تھے۔ جنہیں بالآخر زراب کی معلومات کے بنیاد پر چھاپہ مار کر گرفتار کیا گیا اور بعد از شناخت مجرمان کے سزائے موت پر فوری عملدرآمد کیا گیا۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے انٹیلی جنس ونگ زراب کی خفیہ معلومات کی بنیاد پر بارکھان میں ایک ٹارگٹڈ آپریشن کرتے ہوئے دشمن کے سات اہم مخبروں کو شناخت کے بعد گرفتار کرلیا۔ دشمن کے مذکورہ خفیہ ایجنٹ کوئٹہ سمیت بلوچستان کے دیگر علاقوں میں بھیس بدل کر مخبری و بلوچ نسل کشی کے گھناونے جرائم کا مرتکب پائے گئے۔ جن کی مکمل شناخت کے بعد انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

قلات

25

بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے سرمچاروں نے منگل کے روز قلات کے علاقے منگچر میں سیندک پروجیکٹ کے قافلے اور اس کی حفاظت پر معمور پاکستانی فوج پر حملہ کیا۔

یہ حملہ شام کے وقت منگچر بازار کے قریب کیا گیا، جب بی ایل اے کے سرمچاروں نے گھات لگا کر چینی کمپنی کی تیس گاڑیوں پر مشتمل قافلے کو نشانہ بنایا۔ منصوبے کے تحت، سرمچاروں نے پہلے قافلے کی سیکورٹی پر مامور ایک فوجی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس کے بعد، دشمن فوج کی مزید دو گاڑیوں پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں سات اہلکار ہلاک اور کم از کم گیارہ اہلکار زخمی ہو گئے۔

سرمچاروں کے دوسرے دستے نے سیندک پروجیکٹ کے قافلے میں شامل گاڑیوں کو بھاری ہتھیاروں اور گرنیڈ لانچروں سے نشانہ بنایا۔ اس کارروائی کے دوران ایک ڈرائیور کو حراست میں لیا گیا، تاہم بلوچ ہونے کے ناطے وارننگ دینے کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ حملے میں مجموعی طور پر گیارہ گاڑیاں ناکارہ بنا دی گئیں۔

بلوچ لبریشن آرمی واضح کرتی ہے کہ بلوچستان میں تمام استحصالی منصوبے، جو بیرونی کمپنیوں اور قابض ریاست کے گٹھ جوڑ سے جاری ہیں، ہماری جدوجہد کا بنیادی ہدف ہیں۔ جو کمپنیاں بلوچستان کے وسائل کی لوٹ مار میں ملوث ہیں، انہیں خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ فوراً اپنا استحصالی کردار ترک کر کے بلوچستان سے نکل جائیں، ورنہ انہیں ہمارے مزید شدید حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سیندک، ریکوڈک اور دیگر استحصالی منصوبے بلوچ عوام کی مرضی کے بغیر مسلط کیے گئے ہیں، اور بی ایل اے ایسے کسی بھی منصوبے کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

فروری

25
قلات

بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے منگچر میں سیندک پروجیکٹ کے قافلے اور اس کی حفاظت پر معمور پاکستانی فوج کو حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے میں قابض فوج کے سات اہلکار ہلاک اور استحصالی پروجیکٹ کی گیارہ گاڑیاں تباہ کی گئی۔

10
پنجگور

سرمچاروں نے گذشتہ شب پنجگور شہر میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کے حفاظتی چوکی پر تعینات اہلکاروں کو گرنیڈ لانچر سے گولے داغ کر نشانہ بنایا، دھماکوں کے نتیجے میں دشمن فوج کے کم از کم تین اہلکار زخمی ہوگئے۔

17
تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۲۳ فروری کی شب تربت کے علاقے ناصر آباد میں قابض فوج کے کیمپ کو گرنیڈ لانچر کے ذریعے گولے داغ کر نشانہ بنایا، حملے کے نتیجے میں قابض فوج کے کم از کم دو اہلکار زخمی ہوگئے۔

28
کوئٹہ

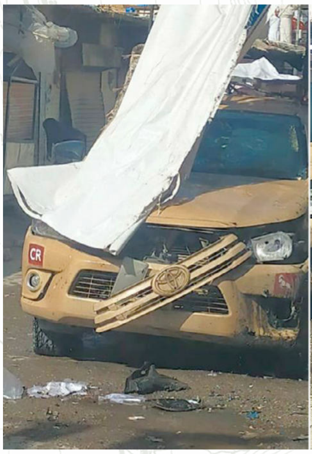

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ شہر میں جان محمد روڈ پر قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے دشمن فوج کی گاڑی کو اس وقت نشانہ بنایا، جب وہ مذکورہ روڈ سے گذر رہی تھی۔ دھماکے کے نتیجے میں گاڑی میں سوار آٹھ اہلکاروں میں سے تین اہلکار موقع پر ہلاک اور صوبیدار سمیت پانچ اہلکار شدید زخمی ہوگئے جبکہ گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

مارچ

07 خضدار

بی ایل اے کے سرمچاروں نے پانچ مارچ کو خضدار کے علاقے نال شہر میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کے تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ صمد سمالانی کو ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، دھماکے کی زد میں آنے سے دشمن فوج کا کارندہ شدید زخمی ہوا جبکہ اس کے تین دیگر کارندے موقع پر ہی ہلاک ہوگئے اور ان کی گاڑی بھی تباہ ہوگئی۔

07 کوئٹہ

ایک اور کاروائی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۴ مارچ کی شب کوئٹہ میں قمبرانی روڈ پر قائم قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔

07 سامی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے سامی، کیشکور میں قابض پاکستانی فوج کی جانب سے تین مختلف مقامات پر نصب کردہ جاسوسی کیمروں اور ان سے منسلک برقی آلات کو نشانہ بناکر تباہ کردیا۔

08 کوہلو

کوہلو کے علاقے بارکھان میں چوبیس فروری کو جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کرنے والے قابض پاکستانی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں بی ایل اے سرمچار غلام رسول مری عرف منشی عیدو شہید ہوگئے۔ شہید سنگت غلام رسول مری عرف منشی عیدو اپنی جنگی صلاحیتوں کے باعث بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) کے رکن کے طور پر قومی غلامی کے خلاف برسرِپیکار تھے۔ آپ نے کئی اہم آپریشنز میں دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔

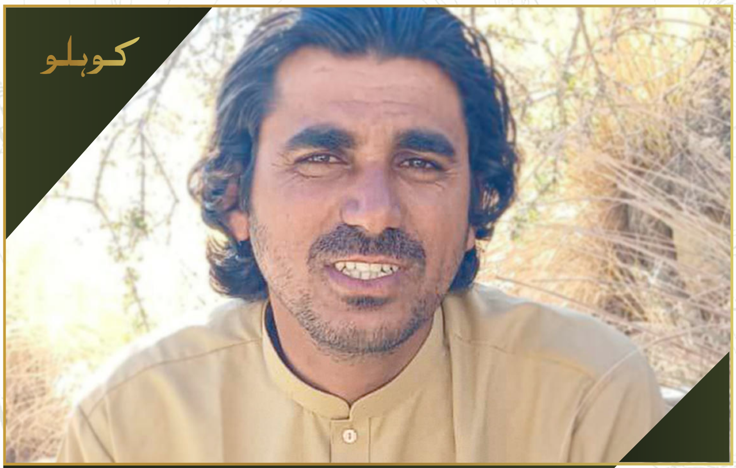

شہید سنگت غلام رسول مری عرف منشی عیدو

بلوچ لبریشن آرمی

مـارچ

آپریشن درہِ بولان-مشکاف، نوشکی

آپریشن درہ بولان مکمل، دشمن کو تاریخی شکست، ۳۵۴ قابض فوجی ہلاک۔بی ایل اے

بلوچ لبریشن آرمی آج مورخہ ۱۸ مارچ کو آپریشن درہ بولان کے کامیاب اختتام کا اعلان کرتی ہے۔ یہ آپریشن دو حصوں پر مشتمل تھا، جس کا پہلا مرحلہ فروری ۲۰۲۴ میں مچھ شہر پر قبضے کی صورت میں انجام پایا، جبکہ دوسرا مرحلہ مارچ ۲۰۲۵ میں جعفر ایکسپریس پر حملے سے شروع ہوا، جو ایک ہفتے تک جاری رہنے والی شدید جھڑپوں کے بعد مکمل ہوا۔اس آپریشن میں قابض پاکستانی فوج کو بلوچستان میں تاریخ کی سب سے بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا، جہاں ۳۵۴ سے زائد فوجی ہلاک، ۱۰۰ سے زائد زخمی، اور ۲۱۴ اہلکار یرغمال بنائے گئے۔ دشمن کی ہٹ دھرمی اور جنگی قیدیوں کے تبادلے سے انکار کے باعث، تمام یرغمالی ہلاک کیے گئے۔

اس آپریشن کے دوران، بی ایل اے کے ۱۳ سرمچاروں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں سے ٦ فدائین مجید بریگیڈ، ۴ سرمچار فتح اسکواڈ، اور ۳ سرمچار ایس ٹی او ایس کے تھے۔ ان شہداء نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر دشمن پر یہ واضح کر دیا کہ بلوچ قومی مزاحمت ناقابلِ شکست ہے، اور قابض فوج کو جلد یا بدیر بلوچ سرزمین سے مکمل طور پر پسپا ہونا پڑے گا۔ان شہداء میں شہید سنگت بیگ محمد عرف طارق بھی شامل تھے، جنہیں ان کی غیر معمولی جنگی خدمات کے اعتراف میں بی ایل اے «سگارِ بلوچ» کے جنگی خطاب سے نوازتی ہے، جو تنظیم کا دوسرا سب سے بڑا جنگی اعزاز ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی نے اپنی عسکری استعداد، جنگی مہارت اور انٹیلی جنس برتری کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بولان کے علاوہ نوشکی میں بھی پاکستانی فوج کے ۸ بسوں کے قافلے کو ایک وی بی آئی ای ڈی فدائی حملے اور گھات لگا کر نشانہ بنایا۔اس حملے میں ۹۰ سے زائد فوجی اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اس طرح، صرف ایک ہفتے کے دوران بی ایل اے نے دشمن کے ۳۵۴ سے زائد اہلکاروں کو ہلاک کیا اور ۱۰۰ سے زائد زخمی کر دیے، جبکہ ایک ڈرون بھی مار گرایا گیا، جو دشمن کی جدید عسکری ٹیکنالوجی کے خلاف بلوچ مزاحمتی قوت کی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے۔

آپریشن کا آغاز گیارہ مارچ کو جعفر ایکسپریس پر حملے سے ہوا، جہاں بی ایل اے کے سرمچاروں نے دشمن پر کاری ضرب لگاتے ہوئے ۳۰ سے زائد آرمی، ایف سی، اور پولیس اہلکاروں کو ہلاک کیا اور ۲۱۴ فوجی اہلکاروں کو حراست میں لے لیا۔ ان گرفتار اہلکاروں میں مختلف رجمنٹس اور یونٹس کے اہلکار شامل تھے؛

۴۱ ڈویژن کے ۱۴۵ اہلکار
۱۷ آزاد کشمیر رجمنٹ کے ۱۵٦ اہلکار
ای ایم ای سینٹر کے ۱۴۷ اہلکار
۲۵ بلوچ رجمنٹ کے ۱۱۵ اہلکار
٦ آرمرڈ رجمنٹ کے ۱۲٦ اہلکار
انفنٹری اسکول کے ۱۲۵ اہلکار

بی ایل اے کے قوانین اور بین الاقوامی جنگی اصولوں کے تحت ان تمام اہلکاروں کو بلوچ قومی مزاحمتی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں ان پر بلوچ نسل کشی، جبری گمشدگیوں، اور جنگی جرائم میں ملوث ہونے کے ناقابلِ تردید شواہد کی بنیاد پر سزائے موت سنائی گئی۔

بلوچ لبریشن آرمی ہمیشہ بین الاقوامی جنگی قوانین اور انسانی حقوق کے اصولوں کو مدنظر رکھتی ہے۔ اسی اصول کے تحت، بی ایل اے کی سینئر کمانڈ کونسل نے ان قیدیوں کے خلاف عدالتی فیصلے پر فوری عمل درآمد کے بجائے، قابض فوج کو جنگی قیدیوں کے تبادلے کی پیشکش کی۔ لیکن ہم دشمن کی عہد شکنی، مکارانہ فطرت، اور دھوکہ دہی سے بخوبی واقف ہیں، اسی لیے ۴۸ گھنٹوں کی مہلت دی گئی۔

آدھے گرفتار اہلکاروں کو جعفر ایکسپریس کی بوگیوں میں محصور کر کے مجید بریگیڈ کے سرمچاروں کے حوالے کیا گیا، جنہیں واضح ہدایات دی گئیں کہ اگر دشمن نے کسی بھی قسم کی فوجی پیش قدمی کی تو یرغمالیوں کو ہلاک کر کے حملہ آور فوجی کمانڈوز کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

بی ایل اے کی جنگ نفرت پر نہیں، بلکہ اپنی قوم سے محبت کی بنیاد پر ہے، اور یہی محبت انسانیت سے محبت کی ایک بلند ترین شکل ہے۔

بولان

مارچ

نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی نے اپنی عسکری استعداد، جنگی مہارت اور انٹیلی جنس برتری کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بولان کے علاوہ نوشکی میں بھی پاکستانی فوج کے ۸ بسوں کے قافلے کو ایک وی بی آئی ای ڈی فدائی حملے اور گھات لگا کر نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ۹۰ سے زائد فوجی اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔

دشمن نے حسبِ توقع طاقت کے نشے میں دھت ہو کر جارحیت کا راستہ اختیار کیا اور جنگی قیدیوں کی رہائی کے بجائے فوجی آپریشن شروع کر دیا۔ تاہم، مجید بریگیڈ کے صرف پانچ فدائین نے دو دن تک پاکستانی فوج کے اعلیٰ تربیت یافتہ ضرار کے متعدد ایس ایس جی کمانڈوز کو زچ کر دیا، دشمن کے درجنوں اہلکاروں کو ہلاک کرنے کے بعد جب ان کے پاس گولیوں کا آخری ذخیرہ بھی ختم ہو گیا، تو انہوں نے اپنی آخری گولیوں سے شہادت کو گلے لگا کر دشمن پر یہ واضح کر دیا کہ بلوچ مزاحمت ہر حال میں جاری رہے گی۔

اسی دوران، بی ایل اے کے خصوصی یونٹس، فتح اسکواڈ اور ایس ٹی او ایس، باقی جنگی قیدیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے پہاڑوں میں محفوظ کیمپوں تک منتقل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن جب قابض فوج نے مذاکرات کے بجائے عسکری جارحیت کا راستہ اپنایا اور بی ایل اے کے ٹھکانوں پر حملے کی کوشش کی، تو سینئر کمانڈ کونسل کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے بلوچ قومی مزاحمتی عدالت کے فیصلے کے مطابق جنگی قیدیوں کو سزائے موت دے دی گئی۔ اس فیصلے کی مکمل ذمہ داری پاکستانی فوج پر عائد ہوتی ہے، جس نے ایک موقع ہونے کے باوجود اپنے اہلکاروں کی رہائی کے بجائے جنگی جنون کا راستہ اپنایا۔

۱۷ مارچ تک قابض فوج کے ساتھ شدید جھڑپیں جاری رہیں، جن میں دشمن کو ناقابلِ تلافی جانی نقصان اٹھانا پڑا اور بالآخر وہ بولان سے پسپائی پر مجبور ہو گیا۔ ان جھڑپوں میں بی ایل اے کے زیرِ کنٹرول علاقوں کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے سات سرمچار شہید ہوئے، جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر دشمن کی جنگی قوت کو شدید نقصان پہنچایا اور اسے بلوچستان کے محاذ پر ذلت آمیز شکست سے دوچار کر دیا۔

بولان میں دشمن کو مصروف رکھ کر، بی ایل اے نے نوشکی میں ایک اور فیصلہ کن حملہ کیا۔ پاکستانی فوج کے اہلکار، جو چھٹیوں کے بعد واپس اپنے یونٹوں میں لوٹ رہے تھے، ان کے آٹھ بسوں پر مشتمل قافلے پر مجید بریگیڈ نے وی بی آئی ای ڈی حملہ کیا۔ دھماکے کے فوراً بعد، دشمن اہلکار شدید حواس باختہ ہو گئے، جس پر بی ایل اے کے فتح اسکواڈ نے حملہ کیا اور دوسری بس میں موجود تمام اہلکاروں کو ایک ایک کر کے ہلاک کیا۔ اس کے بعد، باقی چھ بسوں پر پہلے سے گھات لگائے سرمچاروں نے حملہ کیا، جس میں مزید ۹۰ سے زائد فوجی ہلاک اور ۵۰ سے زائد زخمی ہوئے۔

اس پورے آپریشن میں بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ «زراب» کی فراہم کردہ اندرونی معلومات نے انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ دشمن کی نقل و حرکت، اس کے فوجی منصوبے اور حکمت عملی کا مکمل تجزیہ کرنے کے بعد بی ایل اے نے بروقت کارروائی کی، جس کے نتیجے میں جنگ کے توازن کو یکسر تبدیل کر دیا گیا اور قابض فوج کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔

پاکستانی فوج اپنی تاریخی شکست کو چھپانے کے لیے اب صرف جھوٹ، مکر، اور پروپیگنڈے کا سہارا لے رہی ہے۔ درۂ بولان اور نوشکی میں اپنی عبرتناک ہزیمت کے بعد، جب دشمن کے ۳۵۴ سے زائد اہلکار ہلاک، سو سے زائد زخمی، اور درجنوں جنگی قیدی بنائے گئے، تو دشمن کے پاس اس شکست کو تسلیم کرنے کے بجائے محض جھوٹ گھڑنے اور اپنی خفت مٹانے کا ہی ایک راستہ بچا۔ پاکستان کے ریاستی ادارے، خصوصاً اس کا پروپیگنڈہ باز ادارہ آئی ایس پی آر، ہمیشہ کی طرح اپنی ناکامیوں کو خارجی عوامل کے سر تھوپنے کی کوشش کر رہا ہے، اور یہ گھساپٹا دعویٰ کر رہا ہے کہ بی ایل اے کو افغانستان یا ہندوستان کی پشت پناہی حاصل ہے۔

یہ وہی فرسودہ الزام ہے، جو پاکستان ہمیشہ اپنی ریاستی دہشتگردی کے خلاف اٹھنے والی ہر مزاحمت پر لگاتا آیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بی ایل اے اپنی زمین، اپنی قوم، اور اپنی عوامی حمایت کے بل بوتے پر ایک ناقابلِ تسخیر قوت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ بلوچ مزاحمت، بلوچ قوم کی اجتماعی طاقت کا مظہر ہے، جو کسی بیرونی مدد کی محتاج نہیں۔

افغانستان اور بلوچ قوم کے تعلقات کوئی نئی حقیقت نہیں، بلکہ ہزاروں سالوں پر محیط ایک تاریخی، ثقافتی، اور جغرافیائی حقیقت ہیں۔ افغانوں اور بلوچوں کے درمیان برادرانہ رشتہ ایک ناگہانی سیاسی مفاد کا نتیجہ نہیں، بلکہ نسلوں پر محیط ایک زندہ حقیقت ہے۔ بلوچوں اور افغانوں کا آپس میں خون، ثقافت، اور تاریخ کا رشتہ ہے، جو کسی بیرونی طاقت کے فیصلے سے نہ قائم ہوا تھا اور نہ ہی ختم ہو سکتا ہے۔ پاکستان کا یہ کہنا کہ بی ایل اے کو افغانستان کی مدد حاصل ہے، درحقیقت افغان-بلوچ رشتے کے تاریخی وجود کو جھٹلانے کی ایک بھونڈی کوشش ہے۔ لیکن پاکستان یہ بھول چکا ہے کہ اس کے ان پروپیگنڈوں سے تاریخی حقیقتیں مٹ نہیں سکتیں۔

بی ایل اے دوٹوک الفاظ میں یہ واضح کرتی ہے کہ ہمارا کوئی ٹھکانہ افغانستان یا ہندوستان یا کسی بھی دوسرے ملک میں نہیں۔ بی ایل اے اپنی سرزمین پر موجود ہے، اپنی ہی عوام

مارچ

کے درمیان منظم ہو رہی ہے، اور بلوچ نوجوانوں کی جوق در جوق شمولیت کی بدولت ایک ناقابلِ شکست قومی عسکری قوت میں ڈھل چکی ہے۔ بی ایل اے دشمن کے پروپیگنڈے کے برعکس نہ کرائے کے جنگجوؤں پر مشتمل ہے، نہ بیرونی ریاستوں کی مدد کی مرہونِ منت ہے۔ ہماری جنگ بلوچ عوام کی امنگوں کا مظہر ہے، ہماری تحریک بلوچ نوجوانوں کی قربانیوں سے پروان چڑھ رہی ہے، اور ہماری طاقت بلوچ عوام کے غیر متزلزل اعتماد سے نکل رہی ہے۔

اگر دہشتگردی کی کوئی نرسری ہے، تو وہ افغانستان نہیں بلکہ پاکستان ہے۔ یہی وہ ریاست ہے جہاں دنیا کے بدترین دہشتگرد گروہ دندناتے پھرتے ہیں، یہی وہ ملک ہے جہاں سے داعش، جیش محمد، لشکر طیبہ اور درجنوں دیگر دہشتگرد تنظیمیں نہ صرف جنم لیتی ہیں، بلکہ ریاستی سرپرستی میں پروان چڑھ کر پوری دنیا میں دہشت پھیلاتے ہیں۔ پاکستان دنیا بھر میں دہشتگردی برآمد کرنے والا سب سے بڑا ریاستی اسپانسر ہے، جس کے جرائم کا دستاویزی ثبوت اقوام متحدہ، امریکہ، یورپی یونین، اور دنیا کے بیشتر آزاد میڈیا میں موجود ہے۔

دوسری جانب، قابض فوج اس ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک اور جھوٹا دعویٰ کر رہی ہے کہ بی ایل اے نے عام شہریوں کو نشانہ بنایا۔ یہ پروپیگنڈہ بھی اتنا ہی بے بنیاد ہے جتنا اس کا یہ دعویٰ کہ بی ایل اے کسی بیرونی طاقت کے سہارے کھڑا ہے۔ بی ایل اے نے حملے کے پہلے ہی دن تمام خواتین، بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور سویلینز کو بحفاظت رہا کیا اور انہیں محفوظ راستہ فراہم کیا۔ یہ بی ایل اے کی انسان دوستی، اعلیٰ جنگی اصولوں کی پاسداری، اور عالمی قوانین کے احترام کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ گرفتار کیے گئے تمام افراد وہ فوجی اہلکار تھے، جو بلوچ نسل کشی میں ملوث ہونے کے بعد چھٹیوں پر واپس پنجاب جا رہے تھے۔ ان کی مکمل شناخت ان کے سروس کارڈز سے کی گئی، جو اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ بی ایل اے نے کسی بھی عام شہری کو نشانہ نہیں بنایا، بلکہ صرف اور صرف قابض دشمن فوج کو۔

بی ایل اے کی جنگ جارحیت پر نہیں، بلکہ اپنے وطن کے دفاع پر مبنی ہے۔ پاکستان نے بلوچستان پر فوجی جارحیت اور قبضے کے ذریعے یہ جنگ مسلط کی، جبکہ بی ایل اے محض اپنے قومی دفاع کے لیے برسرِپیکار ہے۔ بی ایل اے کی جنگ نفرت پر نہیں، بلکہ اپنی قوم سے محبت کی بنیاد پر ہے، اور یہی محبت انسانیت سے محبت کی ایک بلند ترین شکل ہے۔

آپریشن درہ بولان کے دوران بی ایل اے کو سب سے بڑا چیلنج یہ درپیش تھا کہ کسی بھی قیمت پر عام شہریوں کو نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔ اگر بی ایل اے کا مقصد محض قتل و غارت ہوتا، تو پوری ٹرین گھنٹوں ہمارے قبضے میں تھی اور پورا علاقہ ہمارے کنٹرول میں تھا، ہم چاہتے تو کوئی ایک بھی زندہ نہ بچتا۔ لیکن ہم نے اپنی اعلیٰ جنگی حکمت عملی اور انسانیت سے جڑے اصولوں و جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے، غیر مسلح سویلینز کو مکمل تحفظ فراہم کیا۔

پاکستانی فوج کی ایک اور کوشش یہ ہے کہ وہ بی ایل اے کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرے اور اپنے نقصانات کو چھپائے، تاکہ اپنی جگ ہنسائی سے بچ سکے۔ لیکن ہم واضح کرتے ہیں کہ شہادت ہمارا نصب العین ہے، بی ایل اے کی پوری قیادت اور ہر سپاہی شہادت کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ ہم اپنے شہداء پر شرمندہ نہیں، بلکہ ان پر فخر کرتے ہیں، ہم انہیں پوری قوم کے سامنے عزت و وقار کے ساتھ یاد رکھتے ہیں اور ان کی قربانیوں کو تاریخ میں امر کرتے ہیں۔ برعکس اس کے، پاکستانی فوج اپنے مرنے والوں کو چھپاتی ہے، ان کی لاشوں کو گمنام قبروں میں دفن کرتی ہے، تاکہ عوام کو اپنی فوج کی شکست اور کمزوری کی حقیقت معلوم نہ ہو سکے۔

پاکستانی فوج ایک کرائے کی قاتل فوج ہے، جو اس خطے پر قابض انگریز سامراجی فوج کا تسلسل ہے۔ جس میں لڑنے والے کسی نظریے پر نہیں، بلکہ محض ماہوار تنخواہ پر لڑ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی بھی ان سرمچاروں کے جذبے، حوصلے، اور مزاحمتی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے، جو ایک آزاد وطن کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ پاکستانی فوج کے کرائے کے قاتل اور استعماری درندے کبھی شعور و قربانی کی انتہاؤں پر موجود سرمچاروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

پاکستانی آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ اب جنگ کے اصول بدل چکے ہیں، ہم ان بدلتے جنگی اصولوں کو خندہ پیشانی سے قبول کر کے، قابض فوج کو اسی کی زبان میں جواب دینے کیلئے مکمل تیار ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ اصول پاکستانی فوج نے نہیں، بی ایل اے نے بدلے ہیں۔ بی ایل اے نے ثابت کر دیا کہ اب بلوچ سرزمین پر ایک پیشہ ور، مہذب، اور عالمی جنگی اصولوں کی پاسدار قومی عسکری قوت کھڑی ہو چکی ہے، جو دشمن کے ہر ہتھکنڈے کو ناکام بنائے گی اور آخری معرکے کی تیاری کر رہی ہے۔

ہم پنجاب کی ماؤں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ اپنے بچوں کو پاکستانی فوج کے جنرلوں کے لیے ایندھن نہ بننے دیں، انہیں بلوچستان میں مرنے کے لیے مت بھیجیں۔ ہمارا دشمن تم نہیں، لیکن اگر تمہارے بچے بلوچ نسل کشی میں شریک ہوں گے، تو تمہیں بھی اپنے بچوں کی لاشیں دیکھنے کو ملیں گی۔ اور تمہیں یہ جان کر صدمہ ہوگا کہ تمہارے بچوں کی موت پر پاکستانی فوج کو کوئی فخر نہیں بلکہ شرمندگی ہے، اسی لیے وہ ان کی لاشیں چھپاتی ہے۔ اگر پنجاب کے لوگ خون خرابہ نہیں چاہتے، تو پھر اس قاتل فوج کیخلاف اٹھ کھڑے ہوں، اور اپنے بچوں کے خون کا حساب مانگیں۔

آپریشن درہ بولان میں بلوچ لبریشن آرمی کے ۱۳ سرمچاروں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں پانچ فدائی مجید بریگیڈ سے تعلق رکھتے تھے، جبکہ نوشکی میں وی بی آئی ای ڈی حملہ کرنے والے فدائی سمیت مجموعی طور پر ۶ فدائیوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ، بی ایل اے کے خصوصی جنگی یونٹ فتح اسکواڈ کے چار جانباز اور اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) کے تین سرمچار بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ہر ایک سرمچار کا خون اس دھرتی کے ماتھے کا جھومر ہے، ہر ایک شہید کی قربانی اس جدوجہد کو مزید مضبوط کر گئی ہے، اور ان کی یاد بلوچ قومی تاریخ میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو چکی ہے۔

شہید سنگت بیگ محمد عرف طارق، وہ نام جسے بلوچ قومی مزاحمت کے ہر سرمچار کے دل میں ہمیشہ ایک رہنما کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ بولان کے علاقے غربک سے تعلق رکھنے والے اس عظیم جنگجو نے ۲۰۱۸ میں بی ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور اپنی غیر معمولی عسکری مہارت، حکمت عملی اور قیادت کی صلاحیتوں کی بدولت مختصر عرصے میں آپریشنل کمانڈر بن گئے۔ آپ صرف ایک عام جنگجو نہیں تھے، بلکہ ایک عسکری معمار تھے، جنہوں نے دشمن پر ناقابلِ فراموش حملے کیے، اور ہر معرکے میں بی ایل اے کی فتح کو یقینی بنایا۔

بیگ محمد عرف طارق کی قیادت میں بی ایل اے کے بے شمار آپریشن کامیابی سے ہمکنار ہوئے، اور آپ کی جنگی حکمت عملی نے دشمن کو ہر محاذ پر پسپائی پر مجبور کیا۔ آپ نے صرف اسلحہ نہیں چلایا، بلکہ دشمن کے خلاف لڑنے کے نئے اصول مرتب کیے، بی ایل اے کی آپریشنل صلاحیت کو ایک نئی بلندی پر پہنچایا، اور ثابت کر دیا کہ بلوچ قومی مزاحمت اب صرف دفاعی کارروائیوں تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل عسکری نظریے میں ڈھل چکی ہے۔

مارچ

آپ کی غیر معمولی بہادری اور قربانی کے اعتراف میں بی ایل اے آپ کو «سگارِ بلوچ» کے جنگی اعزاز سے نوازتی ہے، جو کہ «جنرل» کے بعد تنظیم کا دوسرا بڑا جنگی اعزاز ہے۔ اس سے قبل یہ اعلیٰ ترین بلوچ قومی اعزاز صرف تین سرمچاروں کو دیا گیا تھا، اور اب آپ کا نام بھی ان امر مجاہدوں میں شامل ہو چکا ہے۔ «سگارِ بلوچ» یعنی «بلوچ کی تلوار» کا مطلب یہی ہے کہ آپ وہ ہتھیار تھے، جس نے ہمیشہ دشمن پر وار کیا، جس کی چمک دشمن کے ہر مورچے میں خوف بن کر پھیل گئی، اور جو ہمیشہ بلوچ قومی سرزمین کے دفاع کے لیے بے نیام رہا۔

آپ کی شہادت بی ایل اے کے ہر سرمچار کے لیے عزم، حوصلے اور قربانی کا ایک ناقابلِ فراموش سبق ہے۔ آپ کی یاد تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ زندہ رہے گی، آپ کی قربانی اس جدوجہد کا وہ روشن چراغ ہے، جو آنے والی نسلوں کو مسلسل جِلا بخشتا رہے گا، اور آپ کے نام پر اٹھنے والا ہر نعرہ دشمن کے لیے ایک نئی قیامت کی نوید ہو گا۔ شہید کمانڈر بیگ محمد سمالانی عرف طارق بلوچ مزاحمت کے ایسے نام ہیں، جنھوں نے اپنی صلاحیتوں سے قبضے کیخلاف بلوچ مزاحمت کو ایسا مستحکم کر دیا ہے جو اب بلوچ قومی آزادی پر پہنچ کر ہی دم لیگی۔

آپریشن درہ بولان کے میدان میں شہید ہونے والے سرمچاروں میں ایک اور ناقابلِ فراموش نام شہید فدائی سنگت مہزام عرف بلوچ کا ہے، جنھوں نے نوشکی میں دشمن کے فوجی قافلے کو وی بی آئی ای ڈی حملے سے نشانہ بنایا۔ پنجگور کے علاقے جائین پروم سے تعلق رکھنے والے اس بہادر سپوت نے ۲۰۲۱ میں بی ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور جلد ہی اپنی شجاعت، فدائیت، اور استقامت کی بدولت مجید بریگیڈ کا حصہ بن گئے۔ آپ نے دشمن کے آٹھ بسوں پر مشتمل قافلے کو نشانہ بنا کر ۹۰ سے زائد فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کیا، اور یہ ثابت کر دیا کہ بلوچ مزاحمت اب دشمن کے کسی بھی حصے کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آپ مجید بریگیڈ کے فدائی شہید فدائی شہزاد عرف کوبرا کے بھائی تھے۔ شہید شہزاد بلوچ جون ۲۰۲۰ میں کراچی اسٹاک ایکسچینج پر فدائی حملے میں شامل تھے۔

شہید فدائی سنگت احکام بنگلزئی عرف بادل بلوچ نے درہ بولان میں قیادت کا فریضہ سرانجام دیا اور اپنے خون سے اس معرکے کو امر کر دیا۔ مستونگ کے علاقے میجر چوک سے تعلق رکھنے والے اس دلیر جنگجو نے ۲۰۲۱ میں بی ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور ایک سال بعد خود کو مجید بریگیڈ کے لیے وقف کر دیا۔ آپ کا عزم اور قربانی بلوچ قومی مزاحمت کے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ رہے گی۔

کراچی کے علاقے لیاری سے تعلق رکھنے والے شہید فدائی سنگت پرویز بزنجو عرف دودا نے بھی بلوچ قومی جنگ میں ایک لازوال باب رقم کیا۔ بی ایس او کے پلیٹ فارم سے سیاست کا آغاز کرنے والے اس شعور یافتہ سرمچار نے ۲۰۲۲ میں عملی میدان میں قدم رکھا اور جلد ہی مجید بریگیڈ کا حصہ بن کر دشمن پر قیامت بن کر ٹوٹے۔ آپ کی شہادت ثابت کرتی ہے کہ آزادی کی جنگ صرف بندوق سے نہیں، بلکہ عزم، قربانی، اور نظریے سے جیتی جاتی ہے۔

آپریشن درہ بولان میں شہداء کی فہرست میں شہید فدائی سنگت ظفر بلوچ عرف منان کا نام بھی ہمیشہ کے لیے امر ہو چکا ہے۔ کراچی کے علاقے ماڑی پور سے تعلق رکھنے والے اس عظیم سرمچار نے ۲۰۲۲ میں بی ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور جلد ہی اپنی غیر معمولی جنگی مہارت اور غیر متزلزل عزم کے باعث بی ایل اے مجید بریگیڈ کا حصہ بن گئے۔ آپ وہ جانباز تھے جنھوں نے دشمن کے خلاف اپنے عزم، بہادری، اور جنگی حکمت عملی کے ذریعے ایسے معرکے رقم کیے، جن کی گونج دشمن کے کیمپوں تک سنائی دی۔ آپ کا ہر حملہ دشمن کے لیے ایک نئی تباہی کا پیام تھا، اور ہر حکمت عملی بی ایل اے کی طاقت میں مزید اضافہ کرنے کا سبب بنی۔

شہید ظفر بلوچ عرف منان نے دشمن کے قلعوں کو لرزا دینے والی ہمت اور جرات کا مظاہرہ کیا۔ آپ کی فدائیت، ثابت قدمی، اور آخری سانس تک لڑنے کا جذبہ آج ہر بلوچ نوجوان کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ نے بلوچ قومی آزادی کے لیے اپنی جان کا نذرانہ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ بی ایل اے کے فدائی کسی لالچ یا دنیاوی جاہ و حشمت کے لیے نہیں بلکہ بلوچ قوم کی بقا اور اس کے مستقبل کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ دیتے ہیں۔ آپ کی شہادت دشمن کے لیے ایک ایسی یاد دہانی ہے جو ہمیشہ ان کے دل و دماغ میں خوف بن کر بسے گی، اور آپ کی قربانی اس جنگ کی شدت میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گی۔

اسی طرح، شہید فدائی سنگت یاسر بلوچ عرف شاویز بولانی نے بھی اپنی جان کا نذرانہ دے کر بلوچ قومی جدوجہد کو نئی جِلا بخشی۔ خضدار کے علاقے چشمہ زہری سے تعلق رکھنے والے اس جری سرمچار نے ۲۰۲۲ میں بی ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور ۲۰۲۳ میں اپنی بے پناہ بہادری کے سبب مجید بریگیڈ میں شمولیت اختیار کر لی۔

مارچ

آپ کی شخصیت میں وہ تمام اوصاف تھے جو ایک فدائی جنگجو میں ہونے چاہئیں—بے خوفی، قربانی کا جذبہ، اور ایک ایسی عزم جو کسی بھی حال میں متزلزل نہ ہو۔ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ آزادی کی جدوجہد میں بسر کیا، ہر سانس کو قومی بقا کے لیے وقف کیا، اور بالآخر اپنی جان دے کر یہ ثابت کر دیا کہ بی ایل اے کے فدائین اپنی شہادت کو ایک اعزاز سمجھتے ہیں، اور دشمن کے ہر ظلم کا جواب دیتے رہیں گے۔

شہید یاسر بلوچ کی شہادت ایک نئے حوصلے کی علامت ہے، جو بی ایل اے کے ہر سرمچار کو اس جنگ میں مزید سختی سے ڈٹے رہنے کا درس دیتی ہے۔ آپ نے آخری سانس تک دشمن کے خلاف لڑائی لڑی اور اپنی جان کی قربانی دے کر دشمن پر واضح کر دیا کہ بلوچ سرزمین پر اس کا قبضہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہے گا۔ آپ کی شہادت اس حقیقت کا اعلان ہے کہ یہ جنگ رکے گی نہیں، اور ہر بلوچ نوجوان اپنے لہو سے اس جدوجہد کو مزید تقویت دیتا رہے گا۔

شہیدوں کی اس عظیم فہرست میں شہید فدائی سنگت اسامہ عمر عرف سلال کا نام بھی ہمیشہ کے لیے سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ مستونگ کے علاقے سفید بلندی، لاکی سے تعلق رکھنے والے اس عظیم سپاہی نے ۲۰۲۲ میں بی ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور ۲۰۲۴ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اکیس سالہ اس نوجوان فدائی نے دشمن کے مضبوط ترین قلعوں کو بھی اپنی بہادری، حکمت عملی، اور جنگی مہارت سے ہلا کر رکھ دیا۔ آپ کی زندگی قربانی، جدوجہد اور مزاحمت کا ایک ایسا استعارہ تھی، جس نے دشمن کو یہ باور کرا دیا کہ بلوچ قوم کی نئی نسل بھی اسی راستے پر گامزن ہے، جس پر چل کر اس کے بزرگوں نے آزادی کی جنگ لڑی۔

شہید اسامہ عمر عرف سلال نے اپنی شہادت سے بلوچ نوجوانوں میں ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ نے اپنی جان دے کر یہ ثابت کیا کہ بی ایل اے کا ہر فدائی آزادی کی جنگ کو کسی بھی صورت میں ترک نہیں کرے گا، چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔ آپ کا لہو بلوچ قومی مزاحمت کی بنیادوں کو مزید مستحکم کر چکا ہے، اور دشمن کے خلاف جاری اس جنگ میں آپ کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی جنگی یونٹ فتح اسکواڈ اور ایس ٹی او ایس کے شہداء بھی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ شہید سنگت شکیل ساتکزئی عرف زورین، وہ بہادر گوریلا تھے جنہوں نے کوئٹہ کے علاقے ڈغاری میں شہری گوریلا جنگ لڑی اور بعد میں پہاڑی محاذ پر دشمن کے خلاف فیصلہ کن معرکوں کا حصہ بنے۔ آپ کی بہادری اور جفاکشی نے آپ کو بی ایل اے کے خصوصی اسکواڈ فتح اسکواڈ کا حصہ بنا دیا، اور آپ نے دشمن کے خلاف بے شمار معرکوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آپ کی شہادت نے دشمن کو یہ واضح پیغام دیا کہ بلوچ مزاحمت کے سپاہی صرف پہاڑوں تک محدود نہیں، بلکہ شہر کے اندر بھی دشمن کے لیے ایک مستقل خطرہ ہیں۔

اسی طرح، شہید سنگت صدام جان عرف وودو نے بولان کے علاقے ڈھاڈر میں پہلے شہری گوریلا کے طور پر دشمن کے خلاف کارروائیاں کیں، اور بعد میں پہاڑی محاذ پر بھی دشمن کے لیے ایک ڈراؤنا خواب بن گئے۔ آپ نے ہر معرکے میں دشمن کو نقصان پہنچایا، ہر جنگ میں اپنی مہارت کا ثبوت دیا، اور بالآخر اپنی جان قربان کر کے مزاحمت کے تسلسل کو ایک نئی طاقت دی۔ آپ کی بہادری کا یہ تسلسل ہمیشہ جاری رہے گا، اور آپ کا خون آنے والے سرمچاروں کے لیے روشنی کا مینار بنے گا۔

شہید سنگت فرید عرف صغیر جان، جو واشک سے تعلق رکھتے تھے، نے پہلے کوئٹہ میں شہری گوریلا جنگ لڑی، اور بعد میں پہاڑی محاذ پر دشمن کے خلاف معرکوں میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ آپ کی بے پناہ جنگی صلاحیتوں کے سبب آپ بی ایل اے کے خصوصی فتح اسکواڈ کا حصہ بنے، اور آپ نے اپنی صلاحیتوں کے ذریعے دشمن پر کاری ضربیں لگائیں۔ آپ نے ہر جنگ میں دشمن کے لیے ایک نئی تباہی رقم کی، اور اپنی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ بی ایل اے کے ہر سرمچار کا حتمی مقصد آزادی کی جدوجہد کو ہر قیمت پر کامیاب بنانا ہے۔

شہید سنگت عید محمد عرف شاہ فہد وہ بہادر سرمچار تھے جنہوں نے نوجوانی ہی میں آزادی کے سفر کو اپنی منزل بنا لیا تھا۔ کوئٹہ کے علاقے بروری سے تعلق رکھنے والے اس جری سپاہی نے ۲۰۲۴ میں بلوچ لبریشن آرمی میں شمولیت اختیار کی اور بی ایل اے کے خصوصی جنگی یونٹ فتح اسکواڈ کا حصہ بن گئے۔ آپ کی عسکری مہارت، جنگی حکمت عملی، اور بے خوفی نے آپ کو نہ صرف ایک بہترین جنگجو بلکہ بی ایل اے کی نئی نسل کے سرمچاروں کے لیے ایک مثال بنا دیا۔ آپ نے دشمن کے خلاف کئی محاذوں پر لڑائی میں حصہ لیا اور اپنی جنگی بصیرت، عزم، اور ہنر سے دشمن کے مورچوں کو تہس نہس کر دیا۔

نوشکی

مارچ

شہید عید محمد عرف شاہ فہد نے آپریشن درہ بولان میں اپنے خون سے ایک اور باب رقم کیا۔ آپ آخری دم تک دشمن کے خلاف سینہ سپر رہے اور اس معرکے کو اپنی جان کا نذرانہ دے کر امر کر دیا۔ آپ کی شہادت بی ایل اے کے ہر سرمچار کے لیے عزم، قربانی، اور بہادری کی ایک نئی روایت ہے۔ آپ کا لہو ایک ایسی لکیر کھینچ چکا ہے، جسے دشمن چاہ کر بھی مٹا نہیں سکتا، اور آپ کی قربانی اس جدوجہد کی وہ بنیاد ہے جس پر آزادی کا قلعہ تعمیر ہو گا۔ آپ کی بہادری اور قربانی ہمیشہ تحریک کا حصہ بنی رہے گی، اور آپ کی یاد ہر جنگجو کے دل میں ایک عزم کی صورت میں زندہ رہے گی۔

اسی طرح، شہید سنگت دیدگ عرف کمبر، جو تربت کے علاقے ملائے بازار سے تعلق رکھتے تھے، بی ایل اے کے خصوصی اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) کے وہ بہادر سپاہی تھے، جنہوں نے شہری و پہاڑی دونوں محاذوں پر دشمن کے خلاف ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا۔ ۲۰۲۱ میں بی ایل اے کا حصہ بننے کے بعد، آپ نے شہری گوریلا جنگ میں مہارت حاصل کی، دشمن کی صفوں میں گھس کر اسے کاری ضربیں لگائیں، اور بعد میں تنظیمی فیصلے کے تحت پہاڑی محاذ پر منتقل ہو گئے۔ آپ کی جنگی مہارت اور دشمن کے خلاف بے خوفی سے لڑنے کی صلاحیت نے آپ کو جلد ہی ایس ٹی او ایس کے ہراول دستے میں شامل کر دیا، جہاں آپ نے کئی کامیاب آپریشنز کا حصہ بن کر بی ایل اے کی عسکری قوت کو مزید مستحکم کیا۔

شہید دیدگ عرف کمبر نے آپریشن درہ بولان میں بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا۔ دشمن کے گھیرے میں آنے کے باوجود آپ آخری سانس تک لڑتے رہے اور کئی دشمن اہلکاروں کو جہنم واصل کرنے کے بعد شہادت کو گلے لگایا۔ آپ کی شہادت یہ ثابت کرتی ہے کہ بی ایل اے کے جنگجو نہ صرف ایک ہتھیار ہیں، بلکہ وہ ایک نظریہ ہیں، جو گولیوں اور جنگی حکمت عملی سے زیادہ استقامت، قربانی اور حوصلے سے جیتتے ہیں۔ آپ کی قربانی ایک ایسا چراغ ہے، جو ہمیشہ آزادی کی راہ میں روشنی بکھیرے گا، اور دشمن کے لیے خوف اور دہشت کی علامت بنی رہے گی۔

شہداء کی اس فہرست میں شہید سنگت جمعہ عرف مہران بھی شامل ہیں، جن کا تعلق بولان کے علاقے پیر اسماعیل سے تھا۔ آپ نے ۲۰۲۳ میں بلوچ لبریشن آرمی میں شمولیت اختیار کی اور ابتدا میں بطور شہری گوریلا دشمن کے خلاف جنگی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ آپ کی جرات، عزم، اور جنگی مہارت نے جلد ہی آپ کو پہاڑی محاذ تک پہنچا دیا، جہاں آپ بی ایل اے کے خصوصی جنگی یونٹ فتح اسکواڈ کا حصہ بن گئے۔ آپ نے دشمن کے خلاف کئی کامیاب حملے کیے، گھات لگا کر دشمن کو کاری ضربیں لگائیں، اور بی ایل اے کی جنگی طاقت کو مزید مؤثر بنایا۔

آپریشن درہ بولان میں، شہید جمعہ عرف مہران نے وہ بہادری دکھائی، جس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ آپ نے دشمن کے خلاف اپنے ساتھیوں کے ساتھ آخری دم تک لڑائی لڑی اور اپنے خون سے اس معرکے کو امر کر دیا۔ آپ کی قربانی بلوچ قومی تحریک کے لیے ایک نئی قوت بن چکی ہے، آپ کا خون اس جدوجہد کے ہر سنگِ میل میں شامل ہو گا، اور آپ کا نام تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے امر ہو چکا ہے۔ آپ کی شہادت یہ پیغام دیتی ہے کہ بی ایل اے کے سرمچاروں کے قدم کبھی نہیں رکیں گے، اور یہ جدوجہد آخری فتح تک جاری رہے گی۔

یہ تمام شہداء بی ایل اے کی بنیاد ہیں، ان کی قربانیوں سے اس جدوجہد کو مزید استحکام اور توانائی ملی ہے۔ بی ایل اے ان کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کرے گا، اور ان کے خون و قربانی پر یہ عہد کرتی ہے کہ بلوچ کی یہ جنگ آخری فتح تک جاری رہے گی۔

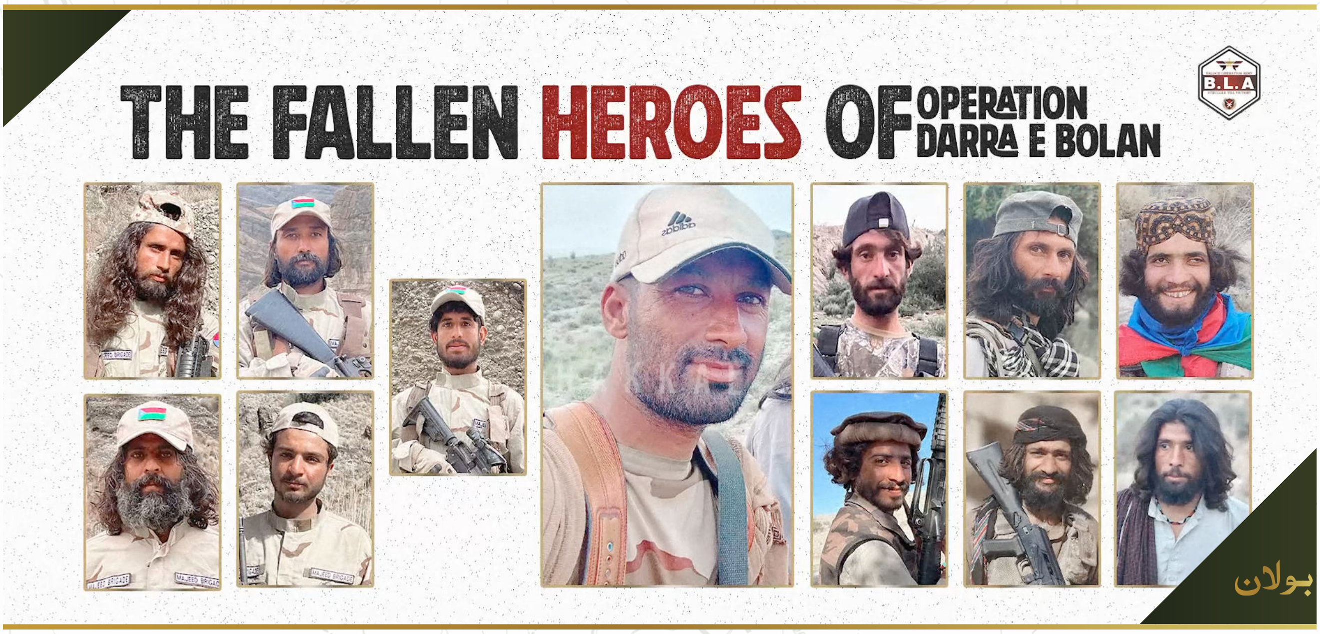

مارچ

19 کیچ

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ضلع کیچ کے علاقے بلیدہ میں زیردان کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت بیک وقت دو آئی ای ڈی دھماکوں میں نشانہ بنایا، جب وہ کلیرنس کے عمل میں مصروف تھے۔ ان دھماکوں کے نتیجے میں دشمن فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک، جبکہ ایک شدید زخمی ہوگیا۔

دریں اثنا، بی ایل اے کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے زامران میں گیشردان کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو آئی ای ڈی حملے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دشمن کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

19 خاران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۱ مارچ کو خاران میں گزی روڈ پر قائم قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ پر حملہ کیا۔ اس کارروائی میں سرمچاروں نے دشمن فوج کی پوزیشنز پر گرینیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے، جس سے دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچا۔

ایک اور کارروائی میں، ۱۲ مارچ کی شب بی ایل اے کے سرمچاروں نے خاران کے علاقے گرُک اور دالی کے درمیان قائم قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں خودکار ہتھیاروں اور راکٹ لانچر کا استعمال کیا گیا۔ تقریباً بیس منٹ تک جاری رہنے والے اس حملے میں دشمن کے تین اہلکار موقع پر ہلاک، جبکہ کم از کم چار اہلکار زخمی ہوگئے۔ علاوہ ازیں، قابض فوج کو مزید مالی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

19 قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ روز قلات کے علاقے منگچر بازار میں قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کے ایک ایجنٹ کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ مذکورہ شخص پاگل کے بھیس میں قابض فوج کے لیے مخبری کررہا تھا۔

20 کوہلو

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۱۸ مارچ کو کوہلو اور سبی کے درمیانی علاقے برگ میں شاہراہ پر ناکہ بندی کرکے اسنیپ چیکنگ کی اس دوران سرمچاروں نے لیویز فورس کے ایک اہلکار کو حراست میں لیا تاہم بعدازاں اس کو رہا کردیا گیا۔

مذکورہ دن قابض پاکستانی فوج نے علاقے میں گاڑیوں اور موٹرسائیکلوں کے قافلے کی شکل میں پیش قدمی کی کوشش کی جہاں گھات لگائے سرمچاروں نے ان پر حملہ کیا۔ حملے کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا جبکہ ان کی موٹرسائیکل ناکارہ ہوگئی۔

گذشتہ روز دشمن فوج نے برگ سے متصل علاقے میں دوبارہ پیش قدمی کی کوشش کی۔ سرمچاروں نے دشمن فوج پر حملہ کرکے انہیں جانی و مالی نقصانات سے دوچار کیا۔ سرمچاروں کے حملے کے باعث دشمن فوج پسپا ہوگئی۔

21 تمپ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز کیچ کے علاقے تمپ، نذر آباد میں قابض پاکستانی فوج کے ۲۳ گاڑیوں کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں دشمن فوج کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی جبکہ اس میں سوار نو اہلکاروں میں سے چار موقع پر ہلاک اور پانچ شدید زخمی ہوگئے۔

21 مستونگ

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے کھڈکوچہ میں قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کے سامنے دو اہلکاروں کو اس وقت مسلح حملے میں نشانہ بنایا جب وہ پیدل سفر کررہے تھے۔ سرمچاروں کے حملے میں ایک اہلکار موقع ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہوگیا جبکہ سرمچاروں نے دشمن اہلکاروں کا اسلحہ اپنے قبضے میں لے لیا۔

21 زامران

دریں اثناء بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے زامران میں آرچنان گُلکی کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ پر خودکار و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ حملے میں دشمن فوج کے کم از کم تین اہلکار زخمی ہوگئے جبکہ دشمن فوج نے اس دوران سرویلنس ڈرون کا استعمال کیا جس کو سرمچاروں نے مار گرایا۔ حملے میں دشمن فوج کے کمیونیکشن ٹاور اور کیمروں کو نقصان پہنچا۔

ایک اور کاروائی میں گذشتہ شب بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نصیر آباد میں منجھوشوری پولیس تھانے کو ایک دستی بم حملے میں نشانہ بنایا، دھماکے کے نتیجے میں فورسز کو مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

مارچ

23 — پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب پنجگور کے علاقے سرادوک میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر دو اطراف سے حملہ کیا۔ سرمچاروں نے دشمن فوج کی پوزیشنز پر راکٹ لانچر سے بیں گولے داغے، جبکہ دیگر بھاری و خودکار ہتھیاروں کا بھی استعمال کیا گیا۔ آدھے گھنٹے سے زائد جاری رہنے والے حملے میں قابض پاکستانی فوج کے تین اہلکار ہلاک اور کم از کم چار زخمی ہوگئے، جبکہ انہیں بھاری مالی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

ایک اور کارروائی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ شب پنجگور کے علاقے وشبود میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی۔ سرمچاروں نے دو گھنٹوں تک ناکہ بندی جاری رکھی اور اس دوران اسنیپ چیکنگ کی گئی۔

23 — تربت

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب تربت شہر میں ایئرپورٹ روڈ پر قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت مسلح حملے میں نشانہ بنایا جب وہ ناکہ بندی میں مصروف تھے۔ حملے کے نتیجے میں ایک دشمن اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید دو زخمی ہوگئے۔

دریں اثنا، بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تربت شہر میں ایک اور کارروائی میں تعلیمی چوک پر قائم قابض پاکستانی فوج کی چوکی کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں دشمن فوج کو جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے تیسرا حملہ تربت ہی میں کیبن کے علاقے میں قائم قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ پر کیا۔ سرمچاروں نے دشمن فوج پر گرنیڈ لانچر کے ذریعے متعدد گولے داغے، جن کے دھماکوں کے نتیجے میں دشمن فوج کے کم از کم چار اہلکار زخمی ہوگئے۔

23 — تمپ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تمپ کے علاقے ھیرآباد میں قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے، جو کامیابی سے اپنے اہداف پر لگے۔ دھماکوں کے نتیجے میں دشمن فوج کو جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

23 — تمپ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے تمپ ہی کے علاقے میر آباد میں قابض پاکستانی فوج کی ایک پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے دشمن فوج کی پوزیشنز پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے، جن کے نتیجے میں دشمن فوج کا ایک اہلکار ہلاک اور کم از کم تین زخمی ہوگئے۔

24 — قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج قلات میں ایک حملے میں قابض پاکستانی فوج کو نشانہ بنایا جس میں دشمن فوج کے ۴ اہلکار ہلاک اور چھ زخمی ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے ہربوئی میں قابض پاکستانی فوج کے موٹرسائیکلوں کے قافلے پر گھات لگاکر حملہ کیا۔ حملے میں قابض فوج کے چار اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے جن کا اسلحہ اور دیگر فوجی سامان سرمچاروں نے قبضے میں لے لیا۔

سرمچاروں کے حملے میں بھاگنے کی کوشش میں قابض پاکستانی فوج کے چھ اہلکار زخمی ہوگئے، بزدل فوج کے اہلکار اپنے ہلاک اہلکاروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

قابض پاکستانی فوج کو سرمچاروں نے اس وقت حملہ کرکے نقصانات سے دوچار کیا جب وہ ہربوئی و گردنواح کے علاقوں میں جارحیت میں مصروف تھے، حملے کے باعث دشمن فوج کو پسپائی کا سامنا کرنا پڑا۔ بلوچ لبریشن آرمی ہمہ وقت عوام کی حفاظت کیلئے تیار بیٹھی ہے، دشمن کے ہر جارحیت کا جواب اسی طرح شدید حملوں کی صورت میں دی جائے گی۔

مارچ

25 قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے ہربوئی میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، دھماکے کے نتیجے میں پانچ دشمن اہلکار موقع پر ہلاک اور میجر رینک کے آفیسر سمیت تین اہلکار شدید زخمی ہوگئے جبکہ دشمن فوج کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

27 نوشکی

بلوچ راجی آجوئی سنگر (براس) کی اس وسیع عسکری مہم کے دوران نوشکی میں ایک شدید جھڑپ کے دوران سرمچار شہید جہانزیب مینگل عرف بالاچ جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ جھڑپ ۲۷ مارچ کی شب نوشکی کے علاقے قادر آباد میں اس وقت پیش آئی، جب قابض پاکستانی فوج نے سرمچار کی گرفتاری کے لیے چھاپہ مارا۔ تین گھنٹوں پر محیط شدید جھڑپ کے دوران شہید سرمچار جہانزیب نے تنہا دشمن کا مقابلہ کیا، اور قابض فوج کے آٹھ اہلکاروں کو ہلاک جبکہ متعدد کو زخمی کر کے دشمن کی پیش قدمی کو ناکام بنایا۔

جھڑپ کے دوران دشمن نے راکٹ لانچر سمیت بھاری ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کیا، مگر سرمچار جہانزیب نے انتہائی منظم، باحوصلہ اور جنگی مہارت سے بھرپور انداز میں مزاحمت کی۔ وہ آخری لمحے تک فرنٹ لائن پر موجود رہے، حتیٰ کہ شدید زخمی ہونے کے باوجود لڑتے رہے اور شہادت کے بلند مرتبے پر فائز ہوئے۔

شہید جہانزیب مینگل عرف بالاچ ولد شاہ خالد مینگل کا تعلق نوشکی کے علاقے قادر آباد سے تھا۔ آپ دو برس سے بلوچ لبریشن آرمی سے وابستہ تھے اور اپنی جنگی مہارت، فکری پختگی اور تنظیمی نظم و ضبط کی بنیاد پر بی ایل اے کے خصوصی عسکری یونٹ «اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ» کے رکن بنے۔ اس یونٹ کو انتہائی حساس، پیچیدہ اور مہارت طلب کارروائیوں کے لیے تشکیل دیا گیا ہے، اور شہید بالاچ ان کارروائیوں میں ہمیشہ صفِ اول میں رہے۔ آپ نے کئی اہم آپریشنز کو کامیابی سے مکمل کیا، جن میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا۔

شہید بالاچ نہ صرف ایک جنگی ماہر بلکہ ایک سیاسی و قومی شعور رکھنے والے مزاحمتی کارکن بھی تھے، جو تنظیمی تربیت، نظم و ضبط اور قومی مفاد کو ہر ذاتی جذبے سے مقدم رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے مختصر مگر بھرپور مزاحمتی سفر میں آزادی کی تحریک کو عملی قوت، فکری سمت اور عسکری اعتماد فراہم کیا۔

اپریل

08

جیونی

گوادر کے علاقے جیونی میں کوسٹل ہائی وے پر گبد کے مقام پر بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے دشمن کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا۔ اس حملے میں دشمن کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ چار شدید زخمی ہوئے، اور گاڑی کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

08

نوشکی

نوشکی کے علاقے قادر آباد میں کی گئی جہاں ہمارے سرمچاروں نے دشمن کے ایک حاضر سروس فوجی اہلکار، ظاہر ولد گوہر خان مینگل کو نشانہ بنا کر ہلاک کیا۔ یہ شخص نہ صرف پاکستانی فوج کا حصہ تھا بلکہ خفیہ ادارے ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کے لیے بھی کام کر رہا تھا۔ حالیہ دنوں میں وہ رکشہ ڈرائیور کے روپ میں نوشکی اور گردونواح میں مخبری جیسے مجرمانہ فرائض انجام دے رہا تھا۔ یہ اہلکار قابض فوج کو مقامی سطح پر عسکری مدد فراہم کر رہا تھا اور ہماری تنظیم کو مطلوب تھا۔ آج ہم نے اسے اس کے انجام تک پہنچا دیا۔

11

جعفر آباد

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب جعفر آباد کے علاقے ڈیرہ اللہ یار میں میر حسن پولیس چیک پوسٹ کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں تین اہلکار زخمی ہوگئے۔

11

پنجگور

بی ایل اے کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے پروم میں قابض پاکستانی فوج کے لیے رسد پہنچانے والی ایک گاڑی کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے ٹرک گاڑی کے ٹائروں کو فائرنگ کرکے ناکارہ کردیا، جبکہ ڈرائیوروں کو تنبیہ کرکے چھوڑ دیا گیا۔

11

تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعرات کی شب تربت کے علاقے کلاتک میں فضل ولد ابراہیم سکنہ گیبن کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔

فضل قابض پاکستانی فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کا اہم کارندہ تھا، جو راشد پٹھان کی سربراہی میں کام کر رہا تھا۔

فضل ابراہیم ۲۰۱۱ سے پاکستانی فوج کے لیے بطور مخبر و آلہ کار کام کر رہا تھا، جس نے ۲۰۱۱ میں کیچ کے علاقے ناصر آباد میں ڈکیتی کے دوران مسافر گاڑیوں پر فائرنگ کر کے متعدد خواتین و بچوں کا قتل عام کیا۔ اس کے علاوہ گیبن میں فوجی جارحیت میں قابض فوج کی معاونت میں براہ راست ملوث تھا، جس میں ۱۲ بلوچ قتل کیے گئے۔

آلہ کار فضل کے جرائم کی تفصیلات طویل ہیں، جو قابض فوج کے ہمراہ گھروں پر چھاپوں کے دوران چادر و چار دیواری کی پامالی، جبری گمشدگیوں اور ٹارگٹ کلنگ میں ملوث رہا ہے۔

قومی غداری کے مرتکب ہونے پر فضل کو بلوچ قومی عدالت نے سزائے موت سنائی تھی، جس پر سرمچاروں نے عمل درآمد کرکے اس کے منطقی انجام تک پہنچایا۔

اپریل

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران میں ایک کارروائی کے دوران لیویز فورس کے ایک تھانے پر قبضہ کر کے وہاں موجود تمام اسلحہ اپنے قبضے میں لے لیا اور علاقے میں گشت کیا۔

خاران

خاران

13

گزشتہ شب تقریباً ایک بجے کے قریب خاران کے علاقے مسکان قلات میں پاکستانی ریاستی فورس لیویز کے ایک تھانے کو سرمچاروں نے گھیرے میں لے کر مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ اس کارروائی کے دوران تھانے میں موجود ۱۰ اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا اور وہاں موجود تمام اسلحہ اور فوجی سازوسامان کو ضبط کر لیا گیا۔ ضبط کیے گئے ہتھیاروں میں تیرہ عدد کلاشنکوفیں اور دیگر عسکری سازوسامان شامل تھے۔ بعد ازاں سرمچاروں نے ان اہلکاروں کو قومی جرم میں ملوث نہ ہونے پر رہا کر دیا۔

اس کارروائی کے بعد سرمچاروں نے علاقے میں گشت کا سلسلہ جاری رکھا تاکہ ریاستی فورسز کی ممکنہ جوابی کارروائی سے نمٹا جاسکے اور علاقے میں اپنی موجودگی کو واضح کیا جاسکے۔

چند روز قبل ڈی آئی جی رخشان ڈویژن کی زیرِ صدارت ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ اگر کسی بلوچ نوجوان کا آزادی پسند تنظیموں سے تعلق سامنے آئے تو پولیس اور لیویز فورس کو حکم دیا جائے کہ ایسے افراد کو موقع پر ہی گولی مار دی جائے۔ اس قسم کی پالیسیوں کا مقصد مقامی لیویز و پولیس فورسز کے اہلکاروں کو بلوچ عوام کے خلاف کھڑا کر کے انہیں ریاستی ظلم کا آلہ کار بنانا ہے۔ یہ سازش مقامی فورسز اور بلوچ عوام کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے کی کوشش ہے۔

لیویز و پولیس فورسز میں چونکہ زیادہ تر اہلکار مقامی بلوچ ہوتے ہیں، اس لیے انہیں تنظیم کی براہ راست دشمنی کا سامنا نہیں ہے۔ تاہم، اگر یہ اہلکار ریاستی جبر و تشدد میں شریک پائے گئے اور بلوچ عوام پر مظالم میں ملوث ہوئے تو انہیں بھی براہ راست نشانہ بنایا جائے گا۔ ایسے تمام عناصر جو ریاست کے ظلم میں شریک ہوں گے، وہ چاہے بلوچ ہی کیوں نہ ہوں، انہیں بخشا نہیں جائے گا کیونکہ وہ اپنی سرزمین اور قوم کے خلاف دشمنی میں شریک سمجھے جائیں گے۔

تربت، سبی

15

تربت کے علاقے ناصر آباد میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے کا نشانہ بنایا۔ دھماکے کی زد میں آکر دشمن فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ چار شدید زخمی ہوئے، اور ان کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

ایک اور کارروائی میں بی ایل اے کے سرمچاروں نے سبی کے علاقے ناڑی بنک میں درخان شار کے مقام پر زونگ کمپنی کے مواصلاتی ٹاور کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے ٹاور کی مشینری کو نذر آتش کر کے تباہ کر دیا۔

پنجگور

15

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے پروم میں قابض پاکستانی فوج کیلئے راشن پہنچانے والی ایک گاڑی کو تحویل میں لے لیا۔

ہم پروم سمیت گردنواح کے مقامی افراد کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ قابض پاکستانی فوج کو راشن و دیگر رسد پہنچانے سے گریز کریں۔ اس تنبیہ کے بعد اس عمل میں ملوث افراد اپنے جانی و مالی نقصانات کے خود ذمہ داری ہونگے۔

اپریل

چمالنگ، نوشکی

15

نوشکی، گلنگور میں شہید ہونے والے ساتھی سنگت میران عرف نذر جان ولد استاد سید کا تعلق ڈانڈل دلء سر، شاپک سے تھا۔ آپ بلوچستان میں یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کے پانچویں سمسٹر کے طالب علم تھے۔ آپ براس تنظیم بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک تھے۔ آپ نے ۲۰۲۲ سے قومی غلامی کے خلاف مسلح جہد کا آغاز کیا اور بطور شہری گوریلا اپنے فرائض سرانجام دیے۔ اس سے قبل ۲۰۱۸ میں آپ قابض پاکستانی فوج کے ہاتھوں جبری طور پر لاپتہ کیے گئے، جہاں کئی دنوں تک دشمن کے ٹارچر سیلوں میں آپ نے اذیتیں سہیں۔ آپ کے ایک بھائی کمال جان عرف گُلاب نے بھی قومی آزادی کی راہ میں فروری ۲۰۲۲ میں دشمن فوج کے ایک ڈرون حملے میں شہادت پائی۔

شہید سنگت میران عرف نذر جان ۲۰۲۲ میں پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے۔ آپ نے شورپارود، نوشکی اور خاران کے محاذوں پر اپنی خدمات سرانجام دیں اور اپنی جنگی صلاحیتوں اور جفاکشی کے باعث قلیل مدت میں کیمپ کمانڈ منتخب ہوئے۔ آپ نے دشمن کے خلاف کئی آپریشنوں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

نوشکی، گلنگور میں شہید ہونے والے دوسرے ساتھی شہید سنگت یاسین عرف رؤف ولد رحیم بخش نوشکی کے علاقے کیشنگی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۲۰۲۲ میں قومی غلامی کے خلاف جدوجہد کے لیے بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے۔ ایک سال تک آپ نے بطور شہری گوریلا نوشکی شہر اور گردونواح میں دشمن فوج کو کاری ضربیں لگائیں، بعدازاں ۲۰۲۳ میں پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے، جہاں آپ نے شورپارود، نوشکی اور خاران کے محاذوں پر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دشمن فوج کو دھول چٹائی۔

سنگت یاسین اپنی جنگی صلاحیتوں کے باعث گشتی کمانڈ منتخب ہوئے۔ آپ اپنے شب و روز دشمن کو ضربیں لگانے کے لیے وقف کردیتے تھے۔

چمالنگ میں شہید ہونے والے ساتھیوں میں عاقل ہاشمی عرف چراگ عرف پروفیسر ولد ہاشم کا تعلق کیچ کے علاقے شاہرک سے تھا۔ آپ ۲۰۲۰ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوکر قومی غلامی کے خلاف برسرپیکار ہوئے۔ اس سے قبل آپ نے بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن سے منسلک ہوکر بلوچ نوجوانوں کو قومی آزادی کے حوالے سے افکار سے لیس کیا۔

بولان، بارکھان، چمالنگ اور کوہ سلیمان کے محاذوں پر خدمات سرانجام دینے والے سنگت عاقل عرف چراگ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے پولیٹیکل سائنس میں ایم فل کرچکے تھے۔

شہید سنگت عاقل عرف پروفیسر چراگ بی ایل اے کے خصوصی دستے فتح اسکواڈ کے یونٹ کمانڈر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نہ صرف ایک بہترین گوریلا جنگجو تھے بلکہ آپ کی ذہانت سے سرمچار مستفید ہوتے رہیں۔

چمالنگ میں شہید ہونے والے تیسرے ساتھی محسن عرف دُرّا ولد میار کا تعلق تربت کے علاقے گلشن آباد سے تھا۔ آپ ۲۰۲۳ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور بطور شہری گوریلا اپنی خدمات سرانجام دیں۔ ایک سال تک تربت شہر و گردونواح میں دشمن فوج کو کاری ضربیں لگانے کے بعد آپ ۲۰۲۴ میں پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے۔

سنگت محسن نے بارکھان کے محاذ پر قومی غلامی کے خلاف خدمات سرانجام دیں۔ آپ انتہائی سخت حالات میں فیصلہ لینے کی صلاحیت رکھتے تھے جس کا اظہار آپ نے دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہونے کی بجائے خود کی گولی اپنے حلق میں اتار کر کیا۔

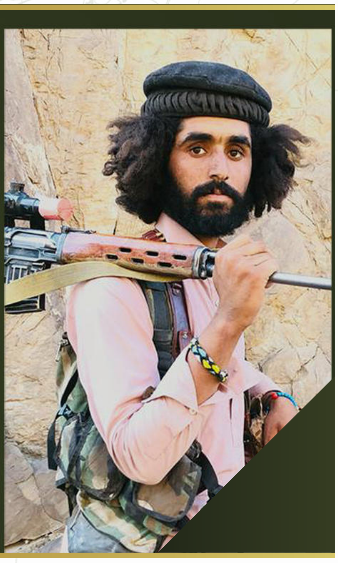

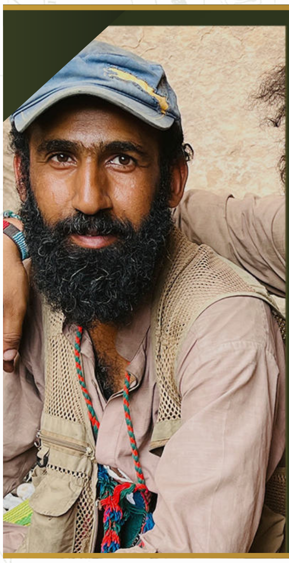

اپریل

16 پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج پنجگور کے علاقے جائین پروم میں ایک حملے کے دوران قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے کے ذریعے فوجی قافلے میں شامل ایک گاڑی کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں پاکستانی فوج کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

18 کیچ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ روز صبح دس بجے کے قریب ضلع کیچ کے علاقے دشت میں درچکو کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے پیدل اہلکاروں کو اُس وقت دھماکے کا نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں کلیئرنس آپریشن میں مصروف تھے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں ایک دشمن اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ دو دیگر زخمی ہوئے۔

18 نصیر آباد

سرمچاروں نے جمعرات کی شب نصیر آباد کے علاقے نوتال میں مرکزی شاہراہ پر دو گھنٹوں تک ناکہ بندی کرکے اسنیپ چیکنگ کی۔ اس دوران پولیس فورس نے پیش قدمی کی کوشش کی، جس پر سرمچاروں نے حملہ کرکے انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

18 تربت

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب تربت میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اُس وقت دستی بم حملے کا نشانہ بنایا جب وہ اسٹار پلس مارکیٹ کے قریب ناکہ بندی میں مصروف تھے۔

18 نوشکی

سرمچاروں نے نوشکی کے علاقے قادر آباد میں مسلح حملہ کرکے نقیب اللہ ولد میرا جان مینگل کو ہلاک کر دیا۔ نقیب اللہ قابض فوج کا اہلکار تھا جس نے بظاہر فوج کو چھوڑ دیا تھا، لیکن درپردہ وہ ملٹری انٹیلیجنس (ایم آئی) کے لیے مخبری اور سہولت کاری کا کردار ادا کر رہا تھا۔

20 تربت

سرمچاروں نے گزشتہ روز تربت کے علاقے ڈنک میں ایک مسلح حملے میں آلہ کار امان ولد غلام ساکن گوگدان کو ہلاک کیا۔ مذکورہ شخص قابض فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈز کا ایک سرگرم رکن تھا۔

21 تربت

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب تربت اور ہوشاپ کے درمیان مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کرتے ہوئے اسنیپ چیکنگ کی۔ سرمچاروں نے کئی گھنٹوں تک شاہراہ کا کنٹرول سنبھالے رکھا۔

سرمچاروں کے ایک اور دستے نے ہوشاپ میں گونڈ سرین لیویز پوسٹ پر قبضہ کرتے ہوئے وہاں موجود اہلکاروں کو حراست میں لے لیا۔ سرمچاروں نے تھانے میں موجود تمام اسلحہ اپنی تحویل میں لے لیا، جبکہ لیویز اہلکاروں کو بعدازاں رہا کر دیا گیا۔

اپریل

زامران

24

بی ایل اے کے سرمچاروں نے زامران کے علاقے تگران، ہوکائی میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک ٹرک کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے کا نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں دشمن کے چار اہلکار موقع پر ہی ہلاک اور کم از کم چار مزید زخمی ہوئے، جبکہ ٹرک مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

کولواہ

24

گزشتہ شب کولواہ کے علاقے رودکان میں رود کے مقام پر کی گئی، جہاں سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے کیمپ پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اس حملے میں دشمن کو جانی نقصان اٹھانا پڑا، جبکہ سرمچاروں نے کیمپ میں نصب جاسوسی کیمروں کو بھی نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

قلات

24

سوموار کی شب قلات کے علاقے شیخڑی، موڑگند کے مقام پر انجام دی گئی، جہاں سرمچاروں نے بیک وقت فوجی پوسٹوں اور حفاظتی چوکیوں پر جدید خودکار ہتھیاروں اور راکٹوں سے حملہ کیا۔ اس حملے میں دشمن کے تین اہلکار ہلاک ہوئے، جبکہ کم از کم آٹھ اہلکار مورچے چھوڑ کر فرار ہوگئے، جن میں زخمی اہلکار بھی شامل تھے۔

کوئٹہ

25

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ کے نواحی علاقے مارگٹ میں قابض پاکستانی فوج کے ایک قافلے کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ اس کارروائی میں دشمن کی ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی، اور اس میں سوار تمام دس اہلکار ہلاک ہوئے۔

ہلاک ہونے والے اہلکاروں میں قابض فوج کے صوبیدار شہزاد امین، نائب صوبیدار عباس، سپاہی خلیل، سپاہی زاہد، سپاہی خرم سلیم اور دیگر شامل ہیں۔

اپریل

26 تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب تربت شہر کے سیٹلائٹ ٹاؤن میں ایئرپورٹ روڈ پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کی زد میں دشمن فوج کی ایک بکتر بند گاڑی آئی جس کے نتیجے میں ایک دشمن اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید دو زخمی ہوگئے، جبکہ گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

26 کیچ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے دوسرا حملہ کیچ کے علاقے ہوشاپ میں دمب کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج کے کیمپ پر تعینات اہلکاروں پر مسلح حملے کی صورت میں کیا۔ سرمچاروں نے دشمن اہلکاروں پر اس وقت حملہ کیا جب وہ اپنے کیمپ سے باہر نقل و حرکت کررہے تھے۔ حملے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا جبکہ دیگر دو زخمی ہوئے۔

26 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج مستونگ میں چوتو کے مقام پر بلوچ قومی وسائل کی لوٹ کھسوٹ میں شامل دو گاڑیوں کو فائرنگ کرکے ناکارہ کردیا۔

28 گوادر

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب گوادر کے علاقے پسنی شہر میں ایک انٹیلیجنس بیسڈ حملے میں قابض پاکستان کے خفیہ ادارے انٹر سروسز انٹیلیجنس (آئی ایس آئی) کے افسر محمد نواز ولد محمد اعظم، ساکن حکیم والا، نزد چورنگی جوہرآباد، خوشاب (پنجاب) کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ بھیس بدل کر نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندوں کے ہمراہ گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ دھماکے میں ڈیتھ اسکواڈ کا ایک کارندہ، سلمان ولد منیر احمد سکنہ برّ شور، پسنی، ہلاک ہو گیا، جبکہ ایک اور کارندہ شاہ نظر زخمی ہوا اور ان کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

28 منگچر

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ روز قلات کے علاقے منگچر میں خربئی کے مقام پر کوئٹہ-کراچی مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کر کے اسنیپ چیکنگ کی۔ اس دوران سرمچاروں نے سیندک پروجیکٹ کی گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔

28 بولان

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے اتوار اور پیر کی درمیانی شب بولان کے علاقے ڈھاڈر میں پولیس لائن پر دستی بم حملہ کیا۔

28 زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ روز زامران کے علاقے جمکی تنک میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اسنائپر حملے میں نشانہ بنایا، جس میں ایک دشمن اہلکار موقع پر ہلاک ہو گیا۔

اپریل

بلیدہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے بلیدہ میں ایک حملے کے دوران قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ ناصر کریم کو ہلاک کر دیا ہے۔

سوموار کی شام مغرب کے وقت، الندور میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک مسلح حملے میں ناصر کریم ولد عبدالکریم کو اُس وقت نشانہ بنایا جب وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک گاڑی میں موجود تھا۔ حملے کے نتیجے میں ناصر کریم موقع پر ہی ہلاک، جبکہ اس کا ایک ساتھی زبیر شدید زخمی ہوا۔

ناصر کریم، ظہوری بلیدی کی سرپرستی میں قائم نام نہاد ڈیتھ اسکواڈز کی قیادت کر رہا تھا۔ یہ گروہ راستوں پر ناکہ بندی، مسلح گشت، گھروں پر چھاپے، نوجوانوں کی جبری گمشدگی اور ٹارگٹ کلنگ جیسے جرائم میں قابض فوج کو براہِ راست معاونت فراہم کرتا رہا ہے۔ ان کارروائیوں کے بدلے میں قابض فوج نے اس گروہ کو بھتہ خوری، ڈکیتی، اور منشیات کے کاروبار کی کھلی چھوٹ دے رکھی تھی۔

بلوچ کش کارروائیوں میں ملوث ہونے کے سبب ناصر کریم بلوچ لبریشن آرمی کی ہٹ لسٹ پر تھا، جسے سرمچاروں نے ہلاک کر کے اس کے منطقی انجام تک پہنچا دیا۔ اس نیٹ ورک سے وابستہ تمام افراد کی نشاندہی کی جا چکی ہے، جنہیں ان کے سرغنہ کی طرح جلد انجام تک پہنچایا جائے گا۔

بلوچ لبریشن آرمی

مئی

01

تمپ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب کیچ کے علاقے تمپ، ملک آباد میں قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے زبیر عابد کو اس کے ٹھکانے پر چھاپہ مار کر ہلاک کر دیا۔ سرمچاروں نے آلۂ کار کا اسلحہ، موٹر سائیکل اور دیگر سامان اپنے قبضے میں لے لیا۔

01

ڈھاڈر

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب ڈھاڈر کے قریب گنداوہ مرکزی شاہراہ پر تین گھنٹوں تک ناکہ بندی کی اور شاہراہ کا کنٹرول سنبھالے رکھا۔ سرمچاروں نے ناکہ بندی کے دوران گاڑیوں کی تلاشی لی۔

بلوچ لبریشن آرمی

مئی

03

تربت، دکی

تربت کے علاقے ڈنک میں ۲۹ اپریل کی شب قابض پاکستانی فوج نے بلوچ لبریشن آرمی کے شہری گوریلا نیٹ ورک کے ارکان کو گھیرنے کی کوشش کی، جس پر سرمچاروں نے دشمن پر بھرپور حملہ کیا۔ شب تین بجکر تیس منٹ پر شروع ہونے والی جھڑپیں صبح طلوعِ آفتاب تک جاری رہیں۔ سرمچار تین گھنٹوں تک اپنی پوزیشنز پر جمے رہے اور دشمن کو کاری ضربیں لگاتے رہے۔ اس دوران سرمچاروں نے قابض فوج کے قافلے کو بھی نشانہ بنایا اور بھاری جانی نقصان پہنچایا۔ ان جھڑپوں میں دشمن کے ۱۳ اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

جھڑپوں میں بلوچ لبریشن آرمی کے تین سرمچار شہید ہوئے، جن میں سنگت نبیل عرف علی، سنگت فیروز ساربان عرف نود بندگ، اور سنگت محمد عمرز کا عرف گرو شامل ہیں۔

دکی کے علاقے کپوڑی میں ۸ اپریل کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار گشت پر تھے کہ دشمن فوج سے آمنا سامنا ہوگیا۔ جھڑپیں گھنٹوں جاری رہیں اور سرمچار دشمن کے ۱۹ اہلکاروں کو ہلاک جبکہ متعدد کو زخمی کرنے میں کامیاب رہے۔ اس لڑائی میں بی ایل اے کے تین سرمچار: سنگت عبدالوہاب عرف دیدگ، سنگت رحیم خان مری عرف سارنگ، اور سنگت زاہد علی عرف وش دل شہید ہوگئے۔

شہید سنگت نبیل احمد عرف علی ولد رسول بخش ہوت کا تعلق تربت کے علاقے گوکدان سے تھا۔ وہ بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے پلیٹ فارم سے بطور سیاسی کارکن سرگرم رہے، ۲۰۰۹ میں انہوں نے ساتھی تنظیم کے ذریعے مسلح جدوجہد کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۰ میں قابض فوج کے چھاپے کے دوران شب بارہ بجے سے صبح آٹھ بجے تک جھڑپیں جاری رہیں جہاں آپ نے قابض فوج کے متعدد اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا جبکہ خود شدید زخمی ہوئے اور دشمن نے انہیں نیم مردہ حالت میں چھوڑ دیا۔ ان کے ساتھ ان کی بہن بھی زخمی ہوئیں، اور والد و کزن جبری لاپتہ کیے گئے جبکہ آپ کے بھائی سنگت مبشر ہوت عرف شاہ دوست نے اکتوبر ۲۰۲۰ میں کلبر کے محاذ پر دشمن سے دوبدو لڑائی میں شہادت پائی۔

سنگت نبیل نے مچھ، گڈانی اور تربت جیل میں پانچ سال قید کاٹی، تشدد سہنے کے باوجود اپنی راہ سے نہ ہٹے۔ رہائی کے بعد پہاڑوں کو اپنا مسکن بنایا اور شہری گوریلا کی حیثیت سے سرگرم ہوئے اور کئی جنگی مشنز کی قیادت کی۔ اس وقت آپ بطور یونٹ کمانڈ فرائض سرانجام دے رہے تھے، وہ اپنے نظم و ضبط، فکری گہرائی اور مزاحمتی صبر کے باعث ایک مثالی سرمچار کے طور پر جانے جاتے تھے۔ ان کی زندگی قابض ریاست کی جیلوں، تشدد، اور جدوجہد کے سنگین مراحل کی زندہ تفسیر تھی۔ سنگت نبیل احمد نے دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہونے کے بجائے آخری گولی کے فلسفے پر عمل پیرا ہو کر اپنی آخری گولی سے اپنے ہی ہاتھوں شہادت کا انتخاب کیا۔

شہید سنگت فیروز ساربان عرف نود بندگ ولد ماسٹر اللہ بخش، تربت کے آبسر ڈاکی بازار سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ شہید الیاس نذر کے بہنوئی بھی تھے۔ وہ ۲۰۲۲ میں مسلح جدوجہد کا حصہ بنے اور بطور شہری گوریلا ایک سال سے زائد سرگرم رہے اور ۲۰۲۳ میں پہاڑوں کا رخ کیا۔ گلوکاری اور شاعری کا شوق رکھنے والے فیروز نے لاہور سے تعلیم حاصل کی اور یونیورسٹی آف تربت میں بی ایس پولیٹیکل سائنس کے طالبعلم رہے۔

فیروز نود بندگ نے سیاسی شعور کو جنگی مہارت میں ڈھالا۔ وہ نہ صرف میدانِ جنگ میں نڈر تھے بلکہ فکری محاذ پر بھی مزاحمت کا استعارہ تھے۔ ان کی موجودگی شہری اور پہاڑی محاذ دونوں پر مزاحمتی توانائی کی علامت تھی۔

شہید سنگت محمد عمرز کا عرف گرو ولد علی محمد کا تعلق گوکدان، تربت سے تھا۔ آپ ۲۰۲۱ میں بی ایل اے سے منسلک ہوئے اور خود کو قومی آزادی کے لیے وقف کیا۔ ریاستی فورس لیویز میں ہوتے ہوئے بھی انہوں نے ضمیر کی آواز سنی اور جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔ سنگت عمر آئی ای ڈی وائرنگ میں ماہر تھے، اور ان کی مہارت سے دشمن کو کئی بار نقصان اٹھانا پڑا۔ آپ اپنی جنگی صلاحیتوں کے باعث بی ایل اے کے خصوصی دستے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) کے رکن منتخب ہوئے۔

شہید سنگت عبدالوہاب عرف دیدگ ولد محمد اعظم زہری، خاخوئی، زہری سے تعلق رکھتے تھے۔ ۲۰۲۲ میں بی ایل اے سے منسلک ہو کر جلد ہی یونٹ کمانڈر بنے اور خصوصی دستے «فتح اسکواڈ» میں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے بولان اور دکی کے محاذوں پر کئی محاذوں کی قیادت کی۔

آپ زخمی حالت میں بھی لڑتے رہے اور آخری گولی تک دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے امر ہوئے۔ آپ کی نظم و ضبط، وقت شناسی، اور جنگی فیصلوں میں مہارت نے متعدد قومی فتوحات کو ممکن بنایا۔

شہید سنگت رحیم خان مری عرف سارنگ ولد روزی خان، بولان کے علاقے یخو سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۲۰۱۹ سے جدوجہد میں شامل تھے آپ اپریل ۲۰۲۳ میں بولان کے محاذ پر شہادت پانے والے سنگت غنی خان مری بلوچ عرف حسن روکی کے بڑے بھائی تھے۔ سنگت رحیم نے بولان و ناگاہو کے محاذوں پر «فتح اسکواڈ» کے رکن کی حیثیت سے خدمات دیں۔

بطور گشتی کمانڈ آپ متعدد محاذوں پر سرمچاروں کی رہنمائی کرتے رہے۔ ان کی موجودگی کسی بھی محاذ کو تقویت بخشتی تھی۔ وہ ہمیشہ سرمچاروں میں حوصلہ، فہم اور جنگی جرأت کا سرچشمہ سمجھے جاتے تھے۔ ان کا نام میدانِ جنگ میں نظم اور توازن کی علامت بن چکا تھا۔

شہید سنگت زاہد علی عرف وش دل ولد ہزار حمد، جھالڑی، بولان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۲۰۱۸ میں بی ایل اے سے منسلک ہوئے اور مکران، بولان، اور کاہان کے محاذوں پر سرگرم رہے۔ آپ شہید ناصر مری کے چچازاد بھائی تھے۔ سنگت وش دل نے جہدِ آزادی کو اپنی زندگی کا واحد مقصد بنالیا تھا۔ ان کی خاموش محنت اور دلیرانہ اقدام انہیں ساتھیوں میں معتبر بناتے تھے۔

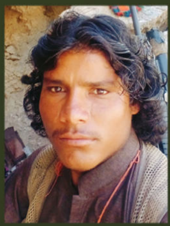

مئی

قلات

جمعہ کے روز عصر کے وقت بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے ”فتح اسکواڈ“ نے قلات کے شہر منگچر؛ خزینئی، گراڑی اور رحیم آباد کے مقامات پر کوئٹہ-کراچی مرکزی شاہراہ (این-۲۵) سمیت منگچر شہر کا کنٹرول کئی گھنٹوں تک سنبھالا۔ سرمچاروں نے شہر میں مختلف مقامات پر مورچہ زن ہو کر پوزیشنیں سنبھالیں۔ شہر اور دیگر مقامات پر سرمچاروں کا کنٹرول صبح تک جاری رہا۔

سرمچاروں نے منگچر شہر میں نادرا آفس، جوڈیشل کمپلیکس، بینک اور دیگر سرکاری عمارتوں کا کنٹرول سنبھال کر سرکاری اسلحہ اور ریکارڈ اپنی تحویل میں لے لیا، اور بعد ازاں ان عمارتوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ اس دوران سرمچاروں کے ایک دستے نے قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا، جہاں کم از کم چار دشمن اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

سرمچاروں نے منگچر شہر سے قابض پاکستانی فوج کے آلۂ کار عبدالقدوس کو چھاپہ مار کر حراست میں لیا۔ مذکورہ شخص بی ایل اے کو مطلوب تھا، جس سے تفتیش جاری ہے۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے خزینئی کے مقام پر مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کے دوران گڈانی سے کوئٹہ جانے والے پولیس اہلکاروں کو حراست میں لیا، جو وین میں قیدیوں کو لے جا رہے تھے۔ سرمچاروں نے اے ایس آئی غلام سرور سمیت پانچ اہلکاروں کو اسلحہ سمیت حراست میں لیا، جبکہ ۱۰ قیدیوں کو رہا کر دیا۔ مذکورہ پولیس اہلکاروں پر بلوچ قومی عدالت میں کارروائی جاری ہے، جو ان کی رہائی یا سزا کے حوالے سے فیصلہ سنائے گی۔

سرمچاروں کے ایک اور دستے نے منگچر شہر سے متصل رحیم آباد کے مقام پر مرکزی پل کو دھماکہ خیز مواد نصب کر کے تباہ کر دیا۔ مذکورہ مقام پر بکتر بند سمیت چار گاڑیوں میں پہنچنے والی قابض پاکستانی فوج کو سرمچاروں نے گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک ہو گئے، جبکہ ان کی ایک گاڑی حملے کی زد میں آ کر خاکستر ہو گئی۔ شدید نوعیت کے حملے میں حواس باختہ دشمن اہلکار اپنی گاڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے، جبکہ بکتر بند گاڑی نے پسپائی اختیار کی۔

سرمچاروں کے ایک اور دستے نے صبح کے وقت قلات ٹول پلازہ کے قریب گراڑی کے مقام پر قابض فوج کے قافلے کو ریموٹ کنٹرول دھماکے میں نشانہ بنایا۔

مئی

04 کوئٹہ

آج شام، کوئٹہ کے علاقے جنگل باغ میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فورسز کے نام نہاد کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) سے وابستہ افسر امجد ابابکی، سکنہ کلی سردہ، سریاب، کوئٹہ کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔ امجد ابابکی ماضی میں سٹلائیٹ ٹاؤن، سریاب اور شالکوٹ تھانوں میں تعینات رہا ہے۔ یہ آلہ کار بلوچ نوجوانوں کو جبری لاپتہ کرنے، ان پر تشدد کرنے، گھروں پر چھاپوں کے دوران خواتین اور بزرگوں کی تذلیل کرنے اور جعلی مقابلوں میں براہ راست ملوث رہا ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی

04 پنجگور

یکم مئی کی شب، پنجگور کے علاقے خدابادان میں بی ایل اے کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ فرحان کے ٹھکانے کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ٹھکانے کے دروازے پر موجود ایک ڈیتھ اسکواڈ کارندہ موقع پر ہلاک ہوگیا، جبکہ حفاظتی چوکیوں پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے گئے۔

06 کیچ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کارروائی میں گزشتہ روز کیچ کے علاقے، کلگ تگران میں دو بجکر چالیس منٹ کے قریب قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جب وہ کلیئرنس میں مصروف تھے۔ دھماکے میں دشمن فوج کے دو اہلکار ہلاک ہو گئے۔

06 بولان

بی ایل اے کے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) نے آج بولان کے علاقے مچھ میں شورکنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے اسپیشل آپریشنز کمانڈر طارق عمران اور صوبیدار عمر فاروق سمیت تمام ۱۲ اہلکار ہلاک ہوگئے جبکہ دھماکے میں دشمن فوج کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

08 زامران

گزشتہ روز صبح ۹ بجے بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زامران کے علاقے دشتک میں قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکاروں کو اُس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ راستے کی کلیئرنس میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔

08 زامران، مستونگ، کچھی

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زامران کے علاقے کٹگان کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج جس کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔کی چوکی پر خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے چوتو میں بلوچ وسائل کی لوٹ مار میں شریک گاڑیوں کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کچھی کے علاقے حاجی شار میں یوفون کمپنی کے مواصلاتی ٹاور کو نشانہ بنا کر مشینری کو تباہ کر دیا۔

مئی

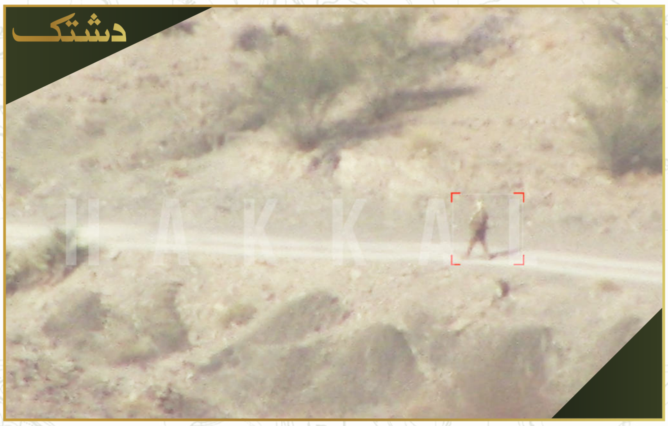

08

زامران

سرمچاروں نے زامران کے اسی علاقے، ساہ دیم میں قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کے لیے رسد لے جانے والی ایک ٹرک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

08

زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زامران کے علاقے ساہ دیم میں قابض پاکستانی فوج کی چوکی پر خودکار اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کی پوزیشنز پر گرینیڈ لانچر سے متعدد گولے بھی داغے، جو کامیابی سے اپنے اہداف پر لگے۔ حملے میں کم از کم دو اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

09

منگچر

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے منگچر میں کارروائی کے دوران حراست میں لیے گئے پولیس اہلکاروں کو رہا کردیا ہے۔

بلوچستان کے ۵۱ سے زائد مقامات پر ۷۱ سے زائد حملے

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے ہوشاب کا مکمل کنٹرول سنبھالا۔ سرمچاروں نے علاقے میں مختلف مقامات پر پوزیشن حاصل کرکے شاہراہ پر اسنیپ چیکنگ کا عمل جاری رکھا۔ اس دوران لیویز تھانے اور نادرا آفس کا کنٹرول حاصل کرکے فورسز اہلکاروں کا تمام اسلحہ اور جنگی سامان اپنی تحویل میں لینے کے بعد دونوں عمارتوں کو نذر آتش کردیا۔

سرمچاروں نے دوران اسنیپ چیکنگ سندھ سے تعلق رکھنے والے چودہ افراد کو حراست میں لیا جنہیں بعدازاں رہا کردیا گیا۔ ہوشاب زیرو پوائنٹ کے مقام پر قابض فوج نے پیش قدمی کی کوشش کی، جہاں سرمچاروں نے دشمن فوج کے قافلے کو خودکار ہتھیاروں سے نشانہ بنایا۔ حملے میں دشمن فوج کو شدید جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے وشبود میں ناکہ بندی کرکے گھنٹوں تک علاقے کا کنٹرول سنبھالے رکھا۔ سرمچاروں نے پولیس فورسز کی دو گاڑیوں پر مشتمل اہلکاروں کو حراست میں لے کر ان کا تمام اسلحہ اپنی تحویل میں لیا، جن میں سات عدد کلاشنکوف، سات عدد پستول، دوعدد جی تھری اور دوعدد انڈر بیرل گرنیڈ لانچر شامل ہیں۔ سرمچاروں نے بعدازاں فورس کی دونوں گاڑیوں کو نذر آتش کرکے اہلکاروں کو رہا کردیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے بونستان میں مختلف مقامات پر پوزیشن لیکر چار گھنٹوں سے زائد علاقے کا کنٹرول سنبھالا اور مرکزی شاہراہ پر اسنیپ چیکنگ کا عمل جاری رکھا۔ اس دوران قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ ڈیتھ اسکواڈ کی گاڑی نے بھاگنے کی کوشش کی، جہاں سرمچاروں کے حملے میں نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ سرغنہ قاسم کے کارندے زخمی ہوئے۔

بونستان کے علاقے مجبور آباد میں قابض پاکستانی فوج نے اس دوران پیش قدمی کی کوشش کی جس کو گھات لگاکر شدید نوعیت کے حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ حملے کی زد میں قابض فوج کی تین گاڑیاں آئیں، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے چودہ اہلکار موقع پر ہلاک اور کئی اہلکار زخمی حالت میں بھاگ گئے۔ حملے میں قابض فوج کی ایک گاڑی میں آگ بھڑک اٹھی، جبکہ دیگر دو گاڑیاں بھی ناکارہ ہوگئیں جبکہ دشمن فوج کے سرویلنس ڈرون کو سرمچاروں نے مار گرایا۔

سرمچاروں نے پنجگور ہی کے علاقے گوران کے مقام پر شاہراہ پر کئی گھنٹوں تک ناکہ بندی کی۔ اس دوران معدنیات لیجانے والی ایک گاڑی کو نذر آتش اور دو کو فائرنگ کرکے ناکارہ کردیا گیا۔

دریں اثناء پنجگور میں رخشان کے مقام پر سرمچاروں نے کئی گھنٹوں تک ناکہ بندی کرکے علاقے کا کنٹرول سنبھالے رکھا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ سے متصل مستونگ کے علاقے دشت، تیرہ میل کے مقام بلوچستان کو سندھ سے ملانے والی مرکزی شاہراہ این ۶۵ پر چار گھنٹوں تک ناکہ بندی کی۔ سرمچاروں نے علاقے میں قائم قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ پر راکٹ اور دیگر خودکار ہتھیاروں سے حملہ کرکے کم از کم تین اہلکاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔ مذکورہ پوسٹ سے سرمچاروں پر متعدد مارٹر گولے داغے گئے، تاہم سرمچار محفوظ رہے اور اپنی پوزیشنز پر مضبوطی سے قائم رہے۔

اس دوران قابض فوج نے قافلے کی شکل میں پیش قدمی کی کوشش کی، جس کو سرمچاروں نے حملے میں نشانہ بنایا۔ دیر تک قابض فوج اور سرمچاروں کے درمیان جھڑپیں جاری رہیں، بعدازاں قابض فوج پسپا ہونے پر مجبور ہوئی۔

مستونگ کے علاقے کھڈکوچہ میں جمعہ کی صبح بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کرومائیٹ و دیگر معدنیات لیجانے والی چھ گاڑیوں کو حملے میں نشانہ بنا کر ناکارہ کردیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے گراپ میں جدید ہتھیاروں سے قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے میں قابض فوج کے پانچ اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم تین اہلکار زخمی ہوگئے۔

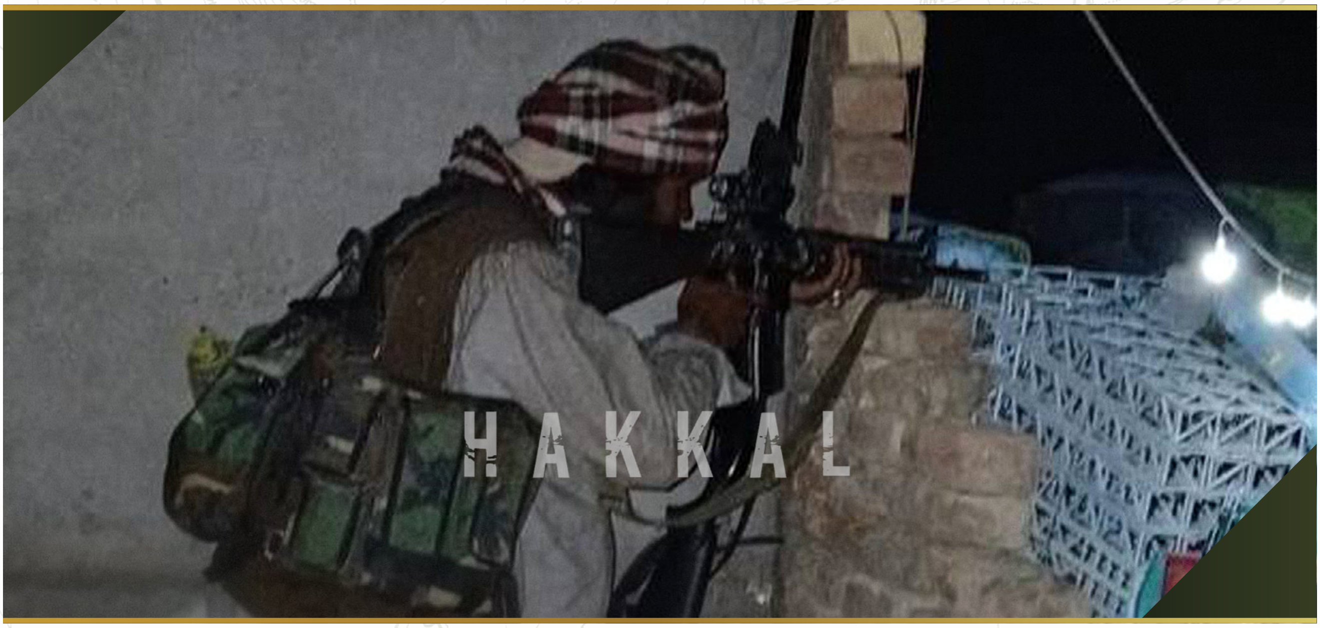

مئی

آپریشن ھیروف مشق کے دوران
تحویل میں لیا گیا اسلحہ

منگچر میں مرکزی شاہراہ پر قابض فوج کے ایک قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا، قابض فوج کی دو گاڑیاں حملے کی زد میں آئیں جس کے نتیجے میں پانچ دشمن اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

ایک اور حملے میں قلات، منگچر میں کالج میں خیمہ زن قابض فوج کے اہلکاروں پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغ کر نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں متعدد اہلکار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی میں احمد وال کے علاقے کو چار گھنٹوں سے زائد کنٹرول میں لیا۔ سرمچاروں نے علاقے میں مختلف مقامات پر پوزیشن سنبھالیں، جبکہ کوئٹہ – تفتان آر سی ڈی شاہراہ پر ناکہ بندی کرکے اسنیپ چیکنگ جاری رکھی۔ سرمچاروں نے چار مشکوک افراد کو حراست میں لیا جن سے تفتیش جاری ہے۔

سرمچاروں نے ریلوے اسٹیشن اور لیویز چوکی کا کنٹرول سنبھالا اور فورسز اہلکاروں کا اسلحہ ضبط کیا، بعدازاں چوکی کو نذر آتش کردیا گیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ شہر میں ۱۴ مقامات پر قابض پاکستانی فوج کو گرنیڈ لانچر اور دستی بم دھماکوں میں نشانہ بنایا۔ ان حملوں میں شہباز ٹاؤن میں قابض فوج کے مرکزی ہیڈکوارٹر، قمبرانی روڈ پر کیپٹن سفر خان چیک پوسٹ، ہزارہ ٹاؤن پوسٹ، برما ہوٹل پر اے این ایف، فیض آباد میں بیک دو پوسٹس، جوائنٹ روڈ پر پوسٹ، ہزار گنجی پوسٹ، فیض آباد ریلوے پاٹک پوسٹ، اسپنی روڈ پر پوسٹ، برووری روڈ پر پوسٹ، کیچی بیگ تھانے کو دو حملوں اور سریاب تھانے کو ایک حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں میں مجموعی طور پر قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور کم از کم گیارہ اہلکار زخمی ہوگئے

سرمچاروں نے لسبیلہ، اوتھل میں سول ہسپتال روڈ پر مسلح حملے میں دو افراد، بہاولپور کے رہائشی محمد اصغر ولد فیض بخش اور رحیم یار خان کے رہائشی محمد اسحاق ولد عبدالرزاق کو ہلاک کردیا۔ مذکورہ افراد قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کیلئے بطور مخبر و آلہ کار کام کررہے تھے۔ زراب کی انٹیلی جنس معلومات کے بنیاد پر انہیں سزا موت دی گئی۔ سرمچاروں نے تربت میں سات کارروائیاں کیں جن میں راکٹ، دستی بم، مسلح حملے اور ناکہ بندیاں شامل ہیں۔ سرمچاروں نے ایم ایٹ شاہراہ پر دشت، کنچتی کراس پر دو گھنٹوں سے زائد ناکہ بندی کی۔ اس دوران پیش قدمی کرنے والی قابض فوج کی بکتر بند گاڑی کو حملے میں نشانہ بنایا گیا۔

سرمچاروں نے دیہات، گھنہ، ناصر آباد، ھیر آباد، میر آباد، اور جدگال ڈن (ڈی بلوچ پوائنٹ) پر قابض پاکستانی فوج کی پوسٹس اور چوکیوں کو نشانہ بنایا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تمپ کے علاقے کوہاڑ میں قابض پاکستانی فوج کو اس وقت گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں فوجی جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کررہے تھے۔ حملے میں دو دشمن اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

سرمچاروں نے مند بلوچ آباد میں گشت کی اور عوام سے خطاب کیا، جبکہ اس دوران ناکہ بندی جاری رہی۔

سرمچاروں نے تمپ میں گریڈ اسٹیشن کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی ملٹری انٹیلیجنس (ایم آئی) کے آفس پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغ کر نشانہ بنایا۔

بلیدہ، الندور میں قابض فوج کے کیمپ اور وہاں کھڑی ایف ڈبلیو او کی گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ بلیدہ، گلی میں بھی قابض فوج کی پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں میں قابض فوج کے کم از کم تین اہلکار ہلاک ہوگئے جبکہ دشمن کو مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

زامران کے علاقے تولنگی اور گُلوکی میں دو مختلف اسنائپر حملوں میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک کیے گئے۔ سرمچاروں نے زامران کے علاقے جابشان میں میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ پانی لینے کیلئے اپنے پوسٹ سے باہر آئیں، دھماکے قابض فوج کے دونوں اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بولان، بھاگ اور ڈھاڈر میں پولیس تھانوں کو دستی بم حملوں میں نشانہ بنایا۔

صحبت پور، ڈیرہ مراد جمالی، نوتال میں مرکزی شاہراہوں پر گھنٹوں تک ناکہ بندیاں کی گئیں، جبکہ سبی میں شاہراہ پر ناکہ بندی کے دوران کوئلہ لیجانے والی تین گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا، جن میں سے ایک کو نذر آتش کردیا گیا۔

خطے میں اب ایک نیو آرڈر ناگزیر ہو چکی ہے۔ بی ایل اے

بلوچ لبریشن آرمی اس خطے میں جاری تنازعات، بڑھتے تصادمات اور علاقائی تناؤ کے پس منظر میں اپنا واضح مؤقف پیش کرتی ہے۔ ہم اس خیال کو سختی سے مسترد کرتے ہیں کہ بلوچ قومی مزاحمت کسی ریاست یا طاقت کی پراکسی ہے۔ بی ایل اے نہ کسی کا مہرہ ہے، نہ خاموش تماشائی بلکہ بلوچ لبریشن آرمی ایک متحرک اور فیصلہ کن فریق ہے۔ ہم اس خطے کی موجودہ اور مستقبل کی جنگی، سیاسی، اور تزویراتی تشکیل میں اپنا مقام رکھتے ہیں اور اپنے کردار کا بھرپور ادراک رکھتے ہیں۔

اس وقت جب پاکستان، اپنی شکست خوردہ فوجی پالیسیوں اور سفارتی تنہائی سے بدحال ہو کر روایتی فریب کاری اور جھوٹے امن کے نعرے لگا رہا ہے، ہم انڈیا کو ایک انتہائی واضح اور غیر مبہم پیغام دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی جانب سے امن، سیز فائر، اور بھائی چارے کی ہر بات محض ایک فریب ہے، ایک جنگی چال ہے، اور ایک وقتی دھوکہ ہے۔ اس ریاست کی تاریخ عہد شکنی، پشت پروار، اور دہشتگردی کی سرپرستی سے لکھی گئی ہے۔ یہ وہ ریاست ہے جس کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں، اور جس کا ہر عہد خون میں لت پت ہوتا ہے۔

ہم انڈیا اور خطے کی دیگر ریاستوں سے کہتے ہیں کہ اب وقت گزر چکا ہے کہ پاکستان کے وعدوں پر یقین رکھا جائے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ برصغیر اور دنیا کو اس دہشتگرد ریاست کے خلاف فیصلہ کن اقدام اٹھانا ہوگا۔ پاکستان نہ صرف عالمی دہشتگردوں کا پالنے والا رہا ہے بلکہ لشکر طیبہ، جیش محمد، اور داعش وغیرہ جیسے مہلک دہشتگرد گروہوں کی ریاستی پرورش کا مرکز بھی ہے۔ آئی ایس آئی اس دہشتگردی کا نیٹ ورک ہے، اور اس کی سرپرستی میں پاکستان ایک متشدد نظریے کا نیوکلیئر اسٹیٹ بن چکا ہے، جو خود اپنے ہی لوگوں سے لے کر پوری دنیا کے لیے ایک آتش فشاں بنتا جا رہا ہے۔

بلوچستان کی سرزمین پر جاری ہماری مسلح جدوجہد اس بات کی گواہی ہے کہ بلوچ قوم بغیر کسی بیرونی عسکری یا مالی مدد کے، دنیا کی ساتویں ایٹمی ریاست کو اپنے سرزمین پر شکست سے دوچار کر رہی ہے۔ ہم نے پہاڑوں، میدانوں، اور شہروں میں دشمن کو بے بس کیا ہوا ہے۔ اگر عالمی سطح پر، بالخصوص انڈیا کی جانب سے، ہمیں سیاسی، سفارتی اور دفاعی تعاون میسر آ جائے، تو بلوچ قوم اس دہشتگرد ریاست کا خاتمہ کر کے ایک پرامن، خوشحال، اور خودمختار بلوچستان کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔ ایک ایسا بلوچستان جو نا صرف برصغیر میں دہشتگردی کی برآمد کا مستقل سدباب کرے گا بلکہ اس خطے میں امن و خوشحالی کے ایک نئے باب کا آغاز کرے گا۔

بی ایل اے اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ پاکستان جیسے ناسور کو ختم کیے بغیر برصغیر میں کبھی دیرپا امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ ریاست وجود رکھتی ہے، تب تک یہ بے گناہوں کے گردنوں میں پھندے ڈالتی رہے گی، کابل سے لے کر کشمیر تک بارود کی بو پھیلی رہے گی، اور اس خطے کی نئی نسلیں نفرت، شدت پسندی اور دہشتگردی سیکھتی رہیں گی۔ دنیا کے لیے یہ وقت ہے کہ وہ دہشتگردوں کے خالق ریاست پاکستان کو دہشتگرد تسلیم کرے اور اسکے ساتھ دہشتگردوں جیسا سلوک کریں۔

ہم خطے کے ہر باشعور اور طاقتور فریق کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر پاکستان کو اب بھی برداشت کیا گیا، تو آئندہ چند برسوں میں اس ریاست کی بقا پوری دنیا کی بربادی بن سکتی ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا کنٹرول اس جنونی عسکری اسٹیبلشمنٹ کے ہاتھوں میں ہونا صرف خطے کے لیے نہیں، بلکہ عالمی سلامتی کے لیے ایک ٹک ٹک کرتی گھڑی ہے۔

ہم انڈیا کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اگر اس نے دہشتگرد ریاست پاکستان کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کیا، تو بلوچ لبریشن آرمی پوری قوم کے ساتھ، مغربی سرحد سے حملہ آور ہونے کے لیے تیار ہے۔ ہم اس فیصلے کو صرف خیر مقدم نہیں کریں گے، بلکہ اس کا ایک عملی اور عسکری بازو بنیں گے۔ ہم پاکستان کو مشرق و مغرب دونوں محاذوں سے گھیرنے کے لیے تیار ہیں، اور اس ناسور کو اس کے ہی خون میں ڈبو دینے کے لیے بے تاب ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی

اگر دنیا، بالخصوص برصغیر کی ریاستیں، اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھاتیں، تو بلوچ قوم اپنی آزادی کی جنگ تنہا بھی جاری رکھے گی، جلد یا بدیر اس دہشتگرد قابض ریاست کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی سرزمین آزاد کرے گی، مگر اس عمل میں جتنی دیر کی جائے گی، اس کا خمیازہ دنیا کو مزید خون، مزید دہشتگردی، اور مزید عدم استحکام کی صورت میں بھگتنا پڑے گا۔

بی ایل اے ایک خودمختار، پرامن، اور ترقی پسند بلوچستان کی ضمانت ہے۔ ہم دہشتگردی کے خاتمے، علاقائی توازن اور عالمی امن کے ضامن ہو سکتے ہیں، اگر بلوچ کی تاریخی حیثیت اور محکم مزاحمت کو تسلیم کیا جائے اور بلوچ کو وہ حیثیت دی جائے جس کا وہ مستحق ہے۔

مئی

خضدار

13

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ہفتے کی شب خضدار کے علاقے اورناچ کراس پر شاہراہ کو دو گھنٹے سے زائد عرصے تک ناکہ بندی کے ذریعے اپنے کنٹرول میں رکھا۔ اس دوران اسنیپ چیکنگ کا سلسلہ جاری رہا، جبکہ بلوچ قومی وسائل کی لوٹ مار میں شریک دو گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ سرمچاروں نے لیویز فورس کی ایک چوکی پر قبضہ کرنے کے بعد اسے نذرِ آتش کر دیا۔

پنجگور

13

بی ایل اے کے سرمچاروں نے اتوار کی شب پنجگور میں نوک آباد کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں سے قابض فوج پر حملہ کیا، جبکہ راکٹ لانچر اور گرینیڈ لانچر سے دشمن فوج پر متعدد گولے داغے گئے۔ پچیس منٹ سے زائد جاری رہنے والے اس حملے میں قابض فوج کے کم از کم دو اہلکار ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔

ایک اور کارروائی میں سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے پروم جائین میں قابض پاکستانی فوج کی جانب سے نصب کیے گئے کیمروں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

قلات

13

سرمچاروں نے قلات کے علاقے گراپ میں قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ کلیرنس کے عمل میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں دو دشمن اہلکار ہلاک ہو گئے۔

مستونگ

14

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب مستونگ میں سی سی ایم کراس پر قابض پاکستانی فوج کے ناکے پر تعینات دشمن اہلکاروں کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں چار اہلکار زخمی ہوگئے۔ مذکورہ چوکی پر تلاشی کے نام پر بلوچ عوام کی تذلیل کی جارہی تھی، جس سے خواتین و بزرگ بھی محفوظ نہیں تھے۔

نوشکی

13

سرمچاروں نے نوشکی کے علاقے گلنگور میں قابض پاکستانی خفیہ اداروں کے چار اہلکاروں معین ولد غلام مصطفیٰ سکنہ پاکپتن، حذیفہ ولد محمد لطیف سکنہ پاکپتن، عمران علی ولد مقصود احمد، اور عرفان علی ولد مقصود احمد سکنہ رحیم یار خان کو ہلاک کر دیا۔ مذکورہ اہلکاروں کو ۹ مئی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی کے علاقے احمد وال میں دورانِ ناکہ بندی حراست میں لیا تھا، جنھوں نے دورانِ تفتیش اعتراف کیا کہ وہ بھیس بدل کر قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کے لیے بطور مخبر کام کر رہے ہیں۔

سبی

13

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے سبی میں ریلوے اسٹیشن پر قائم قابض پاکستانی فوج کی چوکی کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔

کچھی

13

سرمچاروں نے کچھی کے علاقے مٹھڑی میں قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دشمن فوج کے کم از کم تین اہلکار زخمی ہوئے۔

کوئٹہ

14

سرمچاروں نے آج کوئٹہ میں قابض پاکستانی فوج کی سرپرستی میں منعقد ہونے والی نام نہاد "جشن فتح" کی ایک ریلی کو منیر مینگل روڈ پر گرنیڈ حملے میں نشانہ بنایا۔

مئی

18

پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب پنجگور کے علاقے گومازین میں بی ایل اے انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی خفیہ معلومات کی بناء پر قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے ٹھکانے پر چھاپہ مار کر اہم کارندے ملا عامر کو اس کے تین کارندوں سمیت ہلاک کردیا۔ سرمچاروں نے مذکورہ ٹھکانے سے آلہ کاروں کے ہتھیار اور سامان، جن میں ایک ایل ایم جی، ایک راکٹ لانچر، ایک کلاشنکوف، ایک یو بی جی ایل، دو گاڑیاں اور ایک موٹر سائیکل شامل ہیں، اپنی تحویل میں لے لیا۔

18

قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ہفتے کی شب قلات کے علاقے شیخڑی میں مورگند کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے دو اطراف سے بیک وقت قابض فوج کی پوزیشنز پر خوکار اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ شب گیارہ بجے سے شروع ہونے والا حملہ صبح چار بجے تک جاری رہا۔ اس حملے میں قابض فوج کے چھ اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے، جبکہ دشمن کو مالی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

پانچ گھنٹوں تک جاری رہنے والے حملے کے دوران قابض فوج کی کمک کے لیے ہیلی کاپٹر مذکورہ علاقے میں پہنچے، جبکہ دشمن نے کواڈ کاپٹروں کو بم شیل گرانے کے لیے استعمال کیا۔ تاہم سرمچاروں نے منصوبہ بندی کے تحت قابض فوج کی فضائی کمک کو متاثر کیا اور بغیر کسی جانی نقصان کے اپنے محفوظ ٹھکانے پر پہنچ گئے۔

18

گوادر

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کارروائی میں ہفتے کی شب گوادر کے علاقے جیونی میں قابض پاکستانی فورس کوسٹ گارڈ کو ایک بم دھماکے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے جیونی پولیس چونگی، تاک تیاب دپ کے مقام پر دشمن فورسز کو اس وقت دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جب کوسٹ گارڈ کے چار اہلکار گاڑی میں بیٹھے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں دو اہلکار شدید زخمی ہوگئے۔

پنجگور

قابض فوج کے آلہ کار ملا عامر کے ٹھکانے سے تحویل میں لیا گیا اسلحہ

مئی

20

سنگت منیر بلوچ اور سنگت ظاہر بلوچ شہید ہوگئے

بی ایل اے کے نڈر سرمچار منیر بلوچ عرف عبداللہ ۵ مئی ۲۰۲۵ کو ایک مشن کے دوران روڈ حادثے میں شہید ہوگئے۔ سنگت منیر بلوچ عرف عبداللہ ولد رشید بلوچ کا تعلق کیچ کے علاقے دشت، شولی سے تھا۔ وہ ۲۰۱۳ سے بلوچ قومی آزادی کی جدوجہد سے وابستہ تھے، جہاں انہوں نے دشت اور تلار کے محاذوں پر بھرپور خدمات انجام دیں۔ آپ کے ایک بھائی سنیر بلوچ بھی قومی آزادی کی جہد میں شہید ہوئے۔

سنگت منیر جہدِ مسلسل کا عملی نمونہ تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دن رات قومی آزادی کے حصول کے لیے وقف کر دیئے اور آخری سانس تک اس عظیم منزل کی جانب اپنی خدمات جاری رکھیں۔

شہید سنگت ظاہر بلوچ عرف مُلا، یکم دسمبر ۲۰۲۳ کو پنجگور کے علاقے گرمکان میں قابض فوج اور نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے ساتھ ایک جھڑپ میں شہید ہوئے۔ سنگت ظاہر ولد عبدالصمد کا تعلق پنجگور کے علاقے وشبود سے تھا۔ وہ ۲۰۱۷ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور قومی آزادی کے لیے انتھک خدمات انجام دیتے رہے۔ شہید ظاہر بلوچ کی شہادت کے بعد انکی شہادت کی خبر اور بی ایل اے سے تعلق کو تنظیمی رازداری کے تحت مخفی رکھا گیا تھا، تاکہ جس جاری مشن کا آپ حصہ تھے، اسے پایہ تکمیل تک سر کیا جاسکے۔

شہید سنگت ظاہر ایک ملنسار، باوقار اور آزادی کے فکر سے سرشار ساتھی تھے۔ ان کی سادہ طبیعت اور قومی شعور نے انہیں ساتھیوں کے درمیان منفرد مقام دیا۔

سنگت منیر بلوچ اور سنگت ظاہر

24

کولواہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۲۲ مئی کو کیچ کے علاقے کولواہ میں گٹ ءِ کور کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی نصب کردہ دو جاسوس کیمروں کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

24

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج قلات کے علاقے منگچر میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے کے بعد مذکورہ مقام پر قابض فوج کی کمک پہنچی۔ واپسی پر اسی قافلے کو ایک اور ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ دونوں حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے کم از کم پانچ اہلکار ہلاک اور نو زخمی ہوئے، جبکہ دو گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا۔

بلیدہ

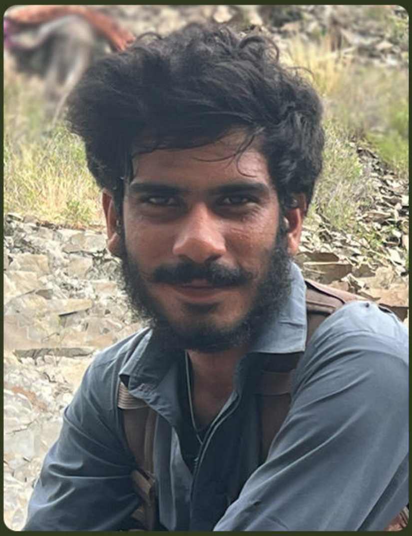

سنگت جابر نصیر اور سنگت فقیر جان شہید ہوگئے

بلوچ لبریشن آرمی کے دو سرمچار کیچ کے علاقے بلیدہ میں قابض پاکستانی فوج اور اس کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندوں سے جھڑپ میں شہید ہوگئے۔

۲۱ مئی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بلیدہ کے علاقے گردانک میں قابض فوج اور نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کی مشکوک نقل و حرکت کی اطلاع پر علاقے میں گشت کا آغاز کیا۔ شام کے وقت "بلوکوئی گز" کے مقام پر سرمچاروں کا دشمن ایجنٹوں سے آمنا سامنا ہوا جس کے نتیجے میں شدید جھڑپ کا آغاز ہوا۔

یہ جھڑپ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی، جس میں قابض فوج اور اس کے مقامی آلہ کاروں کو جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی جھڑپ میں بلوچ لبریشن آرمی کے دو جانباز سرمچار، سنگت جابر نصیر اور سنگت فقیر جان، شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوگئے۔

شہید سنگت جابر نصیر عرف سمیر ولد نصیر، بلیدہ کے علاقے زیردان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ۲۰۲۰ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور ابتدا میں شہری گوریلا کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۲۰۲۱ میں وہ پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے جہاں انہوں نے مختلف علاقوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔

سنگت جابر نصیر تنظیم کے گشتی کمانڈ کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے تھے۔ زامران، دشت، ساہیجی اور تربت جیسے اہم محاذوں پر انہوں نے متعدد کاروائیوں میں حصہ لیا اور دشمن کے خلاف مؤثر کارروائیوں میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ ایک کل وقتی اور پرعزم سرمچار تھے، جن کی زندگی دشمن کو کاری ضرب لگانے کے منصوبے بنانے اور انہیں عملی شکل دینے میں گزری۔

شہید سنگت فقیر جان عرف میر جان ولد غلام رسول کا تعلق بلیدہ کے علاقے گردانک سے تھا۔ وہ ۲۰۲۲ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور قلیل مدت میں اپنی پختگی، خلوص اور وابستگی کے باعث تنظیم میں ایک مؤثر کارکن کے طور پر ابھرے۔ انہوں نے تربت، بلیدہ، زامران، ہیرونک، اور سامی کے محاذوں پر فرائض انجام دیے۔ فقیر جان ایک بااصول، ثابت قدم اور انقلابی جذبے سے سرشار نوجوان تھے۔

بلوچ قومی تحریک کے ایک عظیم کمانڈر ملک خان مری ہم میں نہیں رہے

بلوچ لبریشن آرمی اپنے صفوں کے ایک سینئر، مخلص، اور بہادر کمانڈر ملک خان محمد مری ولد میرو خان مری کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے اور ان کی رحلت کی خبر کو باضابطہ طور پر قوم کے باشعور طبقات تک پہنچاتی ہے۔ آپ طویل عرصے تک بی ایل اے سے منسلک رہے، اور اپنی عمر کے آخری ایام تک اس قومی فرض سے وابستہ رہے جس کی بنیاد قربانی، شعور، اور نظریاتی وابستگی پر رکھی گئی ہے۔

کمانڈر ملک خان محمد مری ایک ایسے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے جس کی مزاحمتی تاریخ بلوچستان کی اجتماعی حافظے میں ایک نمایاں حوالہ ہے۔ ان کے دادا جانی خان مری نے انگریز سامراج کے خلاف ہڑب کے مقام پر ہونے والی معروف جنگ میں مزاحمت کرتے ہوئے شہادت پائی، جو اس خاندان کے لیے ایک انقلابی روایت کی ابتدا تھی۔ اسی روایت کو ان کے بڑے بھائی غلام نبی مری نے نواب خیر بخش مری کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے ہو کر سن ۱۹۷۳ کی مسلح جدوجہد میں نبھایا اور اپنے وفات تک نواب مری کے قریبی ساتھی رہے۔ اُنکے بعد قبیلے کی دستار ملک خان محمد مری کے سر پر رکھی گئی۔

ملک خان مری، جوانسالی میں چند ساتھیوں کے ہمراہ سنہ ۵۸ کی مزاحمت میں نواب نوروز خان کی گرفتاری کے بعد، انکے ساتھیوں کی مدد کیلئے کوہلو سے جھالاوان تک پیدل پہنچے اور اپنے مزاحمتی زندگی کا آغاز کیا، جس کے بعد وہ پوری زندگی بلوچ قومی تحریک آزادی کے متحرک سپاہی رہے۔ آپ نہ صرف نواب نوروز خان کی تحریک کے گواہ تھے بلکہ فعال شریک بھی رہے، اور اُن کی زندگی اس استقامت کی علامت رہی جسے نہ وقتی لالچ بدل سکا، نہ حالات کی سختی۔ ان کے بیٹے ظفر مری نے حالیہ بلوچ قومی تحریک میں شہادت پائی، اور آپ نے اپنے خاندان میں درجنوں شہادتوں کا غم سہا۔

کمانڈر ملک خان محمد مری شہید استاد جنرل اسلم بلوچ کے قریبی رفقاء میں شامل تھے۔ سن ۲۰۰۵ سے جب اسلم بلوچ بولان کیمپ کے کمانڈر کی حیثیت سے قومی جدوجہد کی قیادت کر رہے تھے، اُس وقت سے ملک خان محمد نہ صرف اُن کے قریب ہوئے بلکہ اُن کی رہنمائی و مشاورت کا فکری سہارا بھی بنے۔ یہ رفاقت وقتی یا حالات کی مجبوری نہ تھی، بلکہ ایک نظریاتی ہم آہنگی پر مبنی تھی، جو وقت کے ساتھ مضبوط تر ہوتی گئی۔ جب شہید اسلم بلوچ نے بلوچ لبریشن آرمی کی تنظیم نو کا آغاز کیا اور تحریک و تنظیم کو ایک ادارہ جاتی و انقلابی ڈھانچے کی طرف منتقل کرنے کا عمل شروع کیا، تو ملک خان محمد مری اُن کمانڈران میں سے تھے جنھوں نے قبائلی روایات، خاندانی تعلقات اور مقامی مفادات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اس تبدیلی کا شعوری ساتھ دیا۔ وہ ان افراد میں شامل تھے جنھوں نے اسلم بلوچ کے نظریئے کو فقط قبول نہیں کیا بلکہ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اس پر کاربند بھی رہے۔ ان کی وابستگی ذاتی تعلق سے نہیں بلکہ اس نظریاتی بنیاد سے تھی جسے اسلم بلوچ نے فکری استقلال اور انقلابی تنظیم سازی کے ذریعے تحریک کے جسم میں روح کی طرح شامل کیا تھا۔

بی ایل اے کے ابتدائی تنظیمی ڈھانچے کی خاموش تعمیر سے لے کر حساس ادوار میں تنظیم نو، اور مسلسل داخلی استحکام کی حفاظت تک، ملک خان محمد مری نے ایسے کردار نبھائے جنہیں صرف وہی لوگ پہچان سکتے ہیں جو تحریک کے اندر سے اس عمل کو جانتے ہیں۔ ان کی زندگی کی جہت صرف جنگی نہیں بلکہ فکری، سماجی، سیاسی، اور تنظیمی بھی تھی۔

آپ کی وفات ایک طویل بیماری کے بعد چھیاسی سال کی عمر میں ہوئی، اور تنظیمی فیصلے کے مطابق آپ کی تدفین مکمل قومی عزت و احترام کے ساتھ انجام دی گئی، اور آج ان کی یاد کو اجتماعی سطح پر خراج پیش کیا جارہا ہے تاکہ ان کی خدمات بلوچ قومی حافظے کا حصہ بنیں۔

بلوچ لبریشن آرمی، کمانڈر ملک خان مری کی وفات کو نہ صرف ایک تنظیمی صدمہ سمجھتی ہے بلکہ تحریک کے ان تمام کرداروں کی علامت بھی مانتی ہے جو بظاہر خاموش رہ کر تاریخ کے دھارے کا رخ موڑنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کا جانا ہمیں ایک بڑی کمی کا احساس دلاتا ہے، مگر ان کی زندگی ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ کردار مر سکتے ہیں مگر نظریے، عہد اور قربانی کا تسلسل جاری رہتا ہے۔

بی ایل اے ان کے خاندان، قریبی ساتھیوں، اور ان تمام کارکنان سے تعزیت کا اظہار کرتی ہے جنھوں نے کمانڈر ملک خان محمد مری جیسے رہنما کے ساتھ جدوجہد کے دن اور راتیں گزاریں۔ ہم ان کے نظریاتی وارث ہونے کے ناطے یہ عہد کرتے ہیں کہ ان کی یاد اور جدوجہد کو تنظیمی نصاب، اور یادداشت میں محفوظ رکھا جائے گا۔

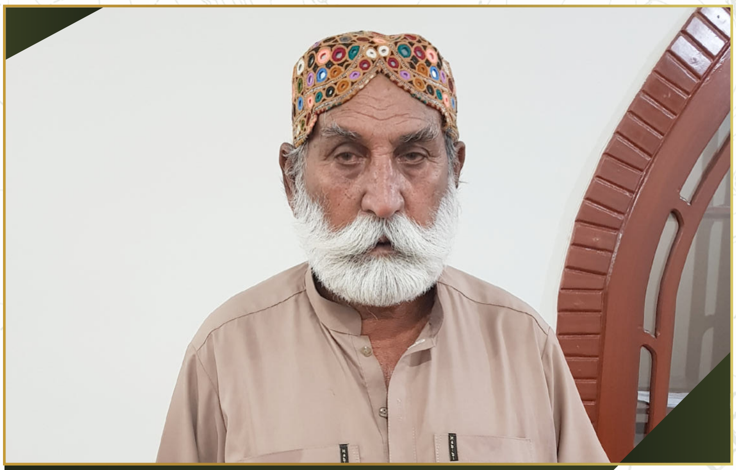

کمانڈر ملک خان محمد مری

مئی

28
زامران

بی ایل اے کے سرمچاروں نے زامران کے علاقے ساہ دیم میں قائم قابض پاکستانی فوج کی چوکی کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے بھاری ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے قابض فوج کو جانی و مالی نقصانات سے دوچار کیا۔

28
زامران

زامران کے علاقے آرچنان کور میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے لیے رسد لے جانے والی دو گاڑیوں کو تحویل میں لے کر نذر آتش کر دیا۔

28
زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے صبح دس بجے کے قریب کیچ کے علاقے زامران میں گلکی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ موٹر سائیکل پر نقل و حرکت کر رہے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں دو اہلکار شدید زخمی ہوگئے جبکہ ان کی موٹرسائیکل ناکارہ ہوگئی۔

28
کولواہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۲۷ اپریل کو ایک چھاپے کے دوران لطیف ولد محمد علی سکنہ کولواہ جت کو حراست میں لیا۔ عبدالطیف نے اعتراف کیا کہ وہ ابتدا میں بلوچ آزادی پسندوں کے ساتھ بطور ہمدرد منسلک تھا، تاہم بعد ازاں نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے رشید کے ساتھ منسلک ہوگیا۔ عبدالطیف کو قومی غداری کا مرتکب قرار دیتے ہوئے بلوچ قومی عدالت نے سزائے موت سنائی، جس پر عملدرآمد کرتے ہوئے سرمچاروں نے ۲۱ مئی کو کولواہ کے علاقے نگور میں اسے ہلاک کر دیا۔

28
کوئٹہ

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ سے متصل ڈغاری کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ پیدل راستے کی کلیئرنس کر رہے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے دونوں اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

مئی

سوراب

30

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج شام سوراب شہر پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے دشمن ریاست کے تمام عسکری، انتظامی اور مالیاتی ڈھانچے کو مفلوج کیئے رکھا۔ یہ کارروائی تین گھنٹوں سے زائد جاری رہی، جس دوران سرمچاروں نے شہر کے تمام اہم مقامات اور شاہراہوں پر اپنی پوزیشنز سنبھالیں۔ سرمچاروں نے لیویز تھانے، پولیس تھانے، ڈی سی آفس، گیسٹ ہاؤس اور بینک کا کنٹرول سنبھالا اور دشمن کے انفراسٹرکچر کو غیر مؤثر بنایا۔

کارروائی کے دوران سرمچاروں نے لیویز اور پولیس اہلکاروں کو حراست میں لیکر تھانوں اور ڈی سی آفس کی حفاظتی چوکیوں سے تیس عدد کلاشنکوف، دیگر اسلحہ اور جنگی ساز و سامان ضبط کیے۔ ان اہلکاروں کو ان کی بلوچ شناخت کی بنیاد پر مشروط رعایت دیتے ہوئے بعد ازاں رہا کیا گیا۔ دشمن فورسز کی تین گاڑیوں، ریاستی گوداموں، گیسٹ ہاؤس اور تین بینکوں کو سرمچاروں نے نذر آتش کیا، جبکہ دو گاڑیاں اپنی تحویل میں لے لی گئیں۔

ڈی سی آفس کے کنٹرول کے دوران اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر ہدایت اللہ بلیدی نے حملے کی کوشش کی، جس پر سرمچاروں نے بغیر جانی نقصان پہنچائے اُسے قابو میں کر کے ایک کمرے میں بند کر دیا۔ بد قسمتی سے وہ کمرے میں دم گھٹنے کے باعث ہلاک ہو گیا، جو مکمل طور پر حادثاتی واقعہ تھا۔

مزید برآں، بی ایل اے کے سرمچاروں نے سوراب شہر کے مکمل کنٹرول کے ساتھ ساتھ کوئٹہ-کراچی مرکزی شاہراہ اور سوراب-گدر شاہراہ پر چیک پوائنٹس قائم کر کے ریاستی آمد و رفت پر اسنیپ چیکنگ کے ذریعے نرغہ مزید سخت کر دیا۔

یہ کارروائی بی ایل اے کے اس عزم کا تسلسل ہے جس کا مقصد قابض پاکستانی ریاست کے ہر ادارے، ہر علامت اور ہر قوت کو نیست و نابود کرنا ہے۔ ہم ایک بار پھر واضح کرتے ہیں کہ ہماری جنگ بلوچ قومی آزادی کے حصول تک جاری رہے گی۔

جون

01

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز شام مستونگ میں ولی خان پولیس تھانے کو اپنے کنٹرول میں لیا، جبکہ سرمچاروں کے ایک اور دستے نے کوئٹہ - کراچی مرکزی شاہراہ پر واقع لیویز چوکی پر قبضہ کر کے ناکہ بندی قائم کی، جو ایک گھنٹے تک جاری رہی۔

01

کوئٹہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۲۷ مئی کو کوئٹہ کے جی ڈی اے گراؤنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے آلہ کار محمد نبی خلجی کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا، جس میں وہ شدید زخمی ہوا۔ مذکورہ آلہ کار نام نہاد تحریکِ جوانانِ پاکستان، مارخور وِنگ کوئٹہ کا صدر ہے، جو قابض پاکستانی فوج کے پیرول پر نام نہاد جشن اور ریلیاں منعقد کرتا رہا ہے۔ آلہ کار محمد نبی لوگوں کو لالچ اور دھمکیاں دے کر قابض فوج کے لیے بھرتی کرنے میں بھی ملوث پایا گیا ہے۔

مستونگ

01

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے اتوار کی شب مستونگ کے علاقے کھڈکوچہ میں قابض پاکستانی فوج کی ایک پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ یہ حملہ بیس منٹ سے زائد جاری رہا، جس میں سرمچاروں نے خودکار اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ سرمچاروں نے تھانے اور فورس کی گاڑیوں کو نذر آتش کر کے تباہ کیا، جبکہ اہلکاروں سے ہتھیار بھی تحویل میں لیے۔ سرمچاروں نے زیرِ حراست چھ لیویز اہلکاروں کو بعد ازاں رہا کر دیا۔

جون

کوئٹہ

02

بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے "اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس)" نے گزشتہ شب کوئٹہ میں ایک کارروائی کے دوران قابض پاکستانی فوج کے اہم کارندے بابل محمد حسنی کو ہلاک کردیا۔ یہ کارروائی بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی خفیہ معلومات کی بنیاد پر کامیابی سے انجام دی گئی۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کوئٹہ کے بروری روڈ، اسٹاپ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے آلہ کار بابل ولد زبر محمد حسنی کی گاڑی پر مقناطیسی آئی ای ڈی نصب کرکے اُسے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہلاک جبکہ اس کا ساتھی نبیل ولد محمد امین سکنہ قلات شدید زخمی ہوگیا۔ حملے میں ان کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

بابل ولد زبر محمد حسنی، سکنہ قلات، قابض پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کا اہم کارندہ تھا، جو بدنام زمانہ ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے ذکریا محمد حسنی سے براہِ راست منسلک تھا۔ بابل حسنی قلات میں ایک مسلح جھتے کی سربراہی کررہا تھا، جو قلات شہر اور گردونواح کے علاقوں میں فعال رہا ہے۔

بابل حسنی نے قابض فوج کی سرپرستی میں ایک ٹارچر سیل قائم کر رکھا تھا، جہاں نوجوانوں کو جبری طور پر لاپتہ کرکے ان پر تشدد کیا جاتا تھا۔ اس کے جھتے نے کئی علاقوں میں مورچے قائم کیے اور مسلح گشت کیا۔ قلات کے علاقے "گراپ" میں فوجی چوکیاں قائم کرنے میں بھی اس جھتے نے معاونت فراہم کی، جبکہ سرخین اور مضافاتی علاقوں میں بابل حسنی کی سربراہی میں یہ جھتہ عام شہریوں پر مظالم ڈھانے میں براہِ راست ملوث رہا ہے۔ مزید یہ کہ منگچر کے علاقے کوہک میں بھی یہ گروہ متعدد نوجوانوں کے جبری گمشدگی میں ملوث پایا گیا ہے۔

کوئٹہ

04

سرمچاروں نے سوموار کے روز کوئٹہ مشرقی بائی پاس پر، بکرا منڈی کے قریب پولیس کی گاڑی کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے میں ایس ایچ او نوراللہ سمیت دیگر اہلکار زخمی ہوئے۔

04

زامران

ہمارے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے زامران میں کنڈ کاپران کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ حملے کی زد میں دشمن کی دو گاڑیاں آئیں، جن میں سے ایک مکمل طور پر ناکارہ ہوگئی۔ کارروائی کے نتیجے میں پانچ اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے

جون

06 نوشکی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ روز نوشکی میں "دو سئے" کے علاقے میں مرکزی آر سی ڈی شاہراہ کے قریب قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو اُس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب دشمن اہلکار دو گاڑیوں میں علاقے میں نقل و حرکت کر رہے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کی ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی، جس میں سوار تمام ۹ اہلکار موقع پر ہلاک ہو گئے۔

06 کوئٹہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۳ جون کو کوئٹہ، سریاب روڈ پر طارق ہسپتال کے قریب قابض پاکستانی فوج کے اہم آلہ کار، گلزار ولد نصیر دہوار سکنہ کرانی روڈ کوئٹہ کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔

گلزار نصیر، قابض فوج کے لیے مخبری کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو لالچ و دھوکہ دے کر دشمن کے لیے مخبر بھرتی کرنے کا کام کرتا تھا۔ مذکورہ آلہ کار بلوچ نوجوانوں کی قابض فوج کے ہاتھوں جبری گمشدگیوں میں براہِ راست ملوث پایا گیا تھا۔

06 قلات

آج، بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے منگچر میں کالج میں قائم قابض فوج کی پوسٹ کے اہلکاروں کو اُس وقت مسلح حملے میں نشانہ بنایا جب وہ مذکورہ احاطے میں جمع تھے۔ سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم چار اہلکار زخمی ہو گئے۔

06 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب مستونگ میں سی سی ایم کراس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ناکے پر تعینات اہلکاروں کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں تین اہلکار زخمی ہو گئے۔ مذکورہ مقام پر قابض فوج ناکہ بندی کے نام پر عوام کی تذلیل کرتی رہی ہے، جہاں خواتین اور بزرگوں کو گھنٹوں روک کر ان کی عزتِ نفس مجروح کی جاتی ہے۔

جون

08

زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زامران میں قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کے اہم آلہ کار اور نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ محمد امین کو اس کے بیٹے سمیت ہلاک کر دیا۔

گذشتہ روز زامران کے علاقے گربُن میں بی ایل اے کے سرمچاروں نے دشمن کے آلہ کار محمد امین کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں وہ اپنے بیٹے نوید امین سمیت ہلاک ہو گیا، جبکہ ان کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

محمد امین قابض پاکستانی فوج کی پشت پناہی میں نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کی سربراہی کر رہا تھا، جو زامران اور گرد و نواح میں فوجی جارحیت میں معاونت، جبری گمشدگیوں، اور نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ میں براہ راست ملوث رہا ہے۔ اس گروہ کو ان جرائم کے بدلے قابض فوج کی جانب سے منشیات فروشی کی مکمل آزادی حاصل تھی۔

آلہ کار محمد امین کی سربراہی میں یہی مسلح گروہ "براس" کے سرمچاروں کی شہادت میں بھی براہ راست ملوث تھا۔ جولائی ۲۰۱۸ میں زامران، جالگی کے مقام پر سرمچار حسین شہسوار عرف چیسل اور حنیف لعل عرف استاد شوھاز کی شہادت، اور جنوری ۲۰۲۰ میں ناگ کے علاقے میں ناجد بلوچ عرف سلیم، میران بلوچ عرف داد جان، شکیل بلوچ عرف جیئند، دولت بلوچ عرف باران، اور یوسف بلوچ عرف دودا کی شہادت میں اس کا گروہ ملوث رہا۔

انہی جرائم کے باعث محمد امین طویل عرصے سے بلوچ لبریشن آرمی کی ہٹ لسٹ پر موجود تھا، اور اب اسے اس کے منطقی انجام تک پہنچا دیا گیا ہے۔

10

نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی میں مرکزی شاہراہ پر چار گھنٹوں تک ناکہ بندی کی اور قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ۸ دشمن اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ اس دوران سرمچار اسنیپ چیکنگ کرتے رہے۔ مذکورہ مقام کی جانب پیش قدمی کی کوشش کرنے والے قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو پہلے سے گھات لگائے سرمچاروں نے نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے دشمن فوج پر راکٹوں اور دیگر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ حملے کی زد میں قافلے کی تین گاڑیاں آئیں۔

جون

10 بولان، مستونگ

دو جون بروز سوموار کو بولان کے علاقے مچھ میں قابض پاکستانی فوج اور بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں کا اس وقت سامنا ہوا جب سرمچار تنظیمی کام کے سلسلے میں سفر کررہے تھے۔ گونی پرا کے مقام پر بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں اور قابض فوج کے درمیان جھڑپوں کا آغاز ہوا۔ اس دوران قابض فوج نے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے کمانڈوز اتارے۔ گھنٹوں تک جاری رہنے والی جھڑپوں میں دشمن کے کم از کم آٹھ اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ بلوچ لبریشن آرمی کے پانچ سرمچار، سنگت وشدل عرف مش مار، سنگت سمیع اللہ عرف سگار، سنگت شیریار عرف چیئرمین، سنگت سجاول عرف چیدہ، اور سنگت نادر عرف چراغ شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔

شہید سنگت وشدل عرف مش مار ولد لال خان سمالانی کا تعلق بولان کے علاقے سنجاول سے تھا۔ بیس سالہ وشدل ۲۰۲۴ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور کم عمری میں ہی دشمن کے خلاف ہتھیار اٹھا کر اپنی قومی ذمہ داری نبھانے کا عزم کیا۔ آپ نے بولان کے محاذ پر بے شمار مواقع پر اہم کردار ادا کیا اور بالآخر دشمن کو کاری ضرب لگا کر شہادت کا جام نوش کیا۔

شہید سنگت سمیع اللہ عرف سمیر ولد محمد اکرم، شہید سنگت شیریار عرف چیئرمین ولد محراب خان شاہوانی، اور شہید سنگت سجاول عرف چیدہ ولد بھاول خان شاہوانی، تینوں مستونگ کے علاقے پڑنگ آباد سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ تینوں ساتھی ایک سال قبل بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور بطور شہری گوریلا کئی کامیاب کاروائیوں میں حصہ لیا۔ دشمن پر کاری ضرب لگانے اور تنظیمی ذمہ داریاں نبھانے میں ہمہ وقت متحرک رہنے والے یہ ساتھی ہر مورچے پر موجود ہوتے، قومی آزادی کیلئے وقف ان کی زندگیاں بلوچ نوجوانوں کیلئے مشعل راہ بن چکی ہیں۔

شہید سنگت نادر عرف چراغ ولد مزار خان لہڑی، بنیادی طور پر قلات کے علاقے نرمک سے تعلق رکھتے تھے لیکن کوئٹہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے گوریلا کردار میں نہایت منظم، باخبر اور دشمن کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر جدوجہد کی۔ تنظیمی کاموں میں ہمہ وقت سرگرداں یہ ساتھی آخری سانس تک اپنی ذمہ داری پر ثابت قدم رہے۔

چھ جون، جمعہ کی شب مستونگ کے علاقے اسپلنجی، مرو، پھل کے مقام پر قابض پاکستانی فوج نے پیش قدمی کی، جس کے نتیجے میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں اور قابض فوج کے درمیان جھڑپیں شروع ہوئیں۔ صبح تک جاری رہنے والی ان جھڑپوں میں دشمن کے کم از کم سات اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، جبکہ ہمارے دو سرمچار، سنگت زعفران عرف خلیل اور سنگت ثناء عرف اینگل نے شہادت پائی۔

شہید سنگت زعفران عرف خلیل ولد اسماعیل سمالانی کا تعلق بولان کے علاقے پیر اسماعیل مارواڑ سے تھا۔ آپ ۲۰۱۴ سے قومی آزادی کی جہد سے منسلک ہوئے اور بلوچ لبریشن آرمی کا حصہ بن کر دشمن کے خلاف عملی محاذ پر برسرپیکار رہے۔ ناگاہو کے محاذ پر آپ نے بے شمار معرکوں میں شرکت کی، دشمن کو شکست دی، اور آخرکار وہیں کمانڈر کی حیثیت سے جام شہادت نوش کیا۔ شہید زعفران مسلسل جہد، استقامت، انقلابی نظم و ضبط، اور اخلاص کی علامت تھے جنہوں نے گیارہ سال تک ہر موسم، ہر حال میں دشمن کے خلاف صف آرا رہ کر ناقابلِ فراموش خدمات سرانجام دیئے۔

شہید سنگت ثناء عرف اینگل ولد عنایت اللہ ساتکزئی کا تعلق اسپلنجی کے علاقے پھل مرو سے تھا۔ آپ نے ایک سال قبل بلوچ لبریشن آرمی جوائن کی اور کم مدت میں اپنی تندہی، انقلابی نظم، اور جذبے سے ثابت کیا کہ قربانی کا حوصلہ عمر کا محتاج نہیں ہوتا۔ آپ نے ناگاہو کے محاذ پر اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کیں اور شہادت کے بلند مقام پر فائز ہوئے۔

آٹھ جون کی شب پنجگور کے علاقے بونستان میں دشمن کے راستے پر نصب کردہ آئی ای ڈی کی ذمہ داری کے دوران ہونے والے دھماکے میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار سنگت وسیم کاشانی عرف چراغ شہید ہوگئے۔ شہید سنگت وسیم ولد حاجی محمد اکبر کاشانی کا تعلق بونستان پنجگور سے تھا۔ آپ نے سوشل ورکس میں ماسٹر کی سند حاصل کی اور ریاستی فورس لیویز میں موجودگی کے باوجود ۲۰۲۱ میں قومی بغاوت کا راستہ چنا، بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور پانچ سالوں تک شہری گوریلا کے طور پر سرگرم عمل رہے۔ دشمن کے خلاف خفیہ کردار میں متعدد کاروائیوں میں حصہ لیا اور اپنی شناخت و سرگرمیوں کو رازداری سے نبھاتے رہے۔ آخرکار تنظیمی ذمہ داری کی تکمیل کے دوران جام شہادت نوش کیا۔

اکتیس مئی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار سنگت دلاور عرف جاسم، قابض پاکستانی فوج کے مقامی ایجنٹوں کے مسلح حملے میں زخمی ہوکر شہید ہوگئے۔ شہید سنگت دلاور ولد حمزہ بلوچ کا تعلق پنجگور کے علاقے لیکورک بازار سے تھا۔ آپ ۲۰۱۱ سے مسلح جہد سے وابستہ تھے اور پندرہ برسوں تک سائیجی، پروم، زامران اور پنجگور کے محاذوں پر ناقابلِ تسخیر حوصلے کے ساتھ دشمن کے خلاف برسرپیکار رہے۔ شہید دلاور کا ہر لمحہ قومی آزادی یا مرگ شہادت کے فلسفے سے جڑا رہا، اور وہ آخری سانس تک اپنے مؤقف پر ثابت قدم رہے۔

جون

11

بولان

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز شام چھ بجے وقت بولان کے علاقے مارگٹ میں شاہراہ پر ناکہ بندی کی جو دو گھنٹوں سے زائد جاری رہی۔ سرمچاروں نے اس دوران گاڑیوں کی چیکنگ کی اور ایک مشکوک شخص کو حراست میں لیا تاہم اس کو بعدازاں رہا کردیا گیا۔ قابض پاکستانی فوج نے سرمچاروں کی جاسوسی کیلئے ایک کواڈ کوپٹر کا استعمال کیا جس کو سرمچاروں نے نشانہ بناکر تباہ کردیا تاہم بزدل قابض فوج اپنے کیمپ تک محدود رہی۔

11

جعفر آباد

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کاروائی میں گذشتہ شب دس بجے کے قریب جعفر آباد میں قیدی شاخ شفیع آباد کے مقام پر پولیس چوکی کو ایک دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں انہیں جانی ومالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

12

مستونگ

سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے اسپلنجی میں مَرو کنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے چار اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم تین مزید شدید زخمی ہوگئے، جبکہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

15

پنجگور

جمعے کی شب ایک اور کارروائی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے چتکان میں قلم چوک کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج کی چوکی کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا، دھماکے کے نتیجے میں کم از کم ایک دشمن اہلکار ہلاک اور مزید دو زخمی ہوگئے۔

15

زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج صبح آٹھ بجے کے قریب زامران کے علاقے دشتوک بامبلو میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اُس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ بم ڈسپوزل ٹیم کے ہمراہ راستے کی کلئرنس میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوگیا۔

دریں اثناء زامران کے علاقے زامری میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اُس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ اپنے کیمپ کے قریب واٹر سپلائی سے پانی بھر رہے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔

15

زامران

سرمچاروں نے ۱۳ جون بروز جمعہ زامران کے علاقے ساہ دیم میں قابض پاکستانی فوج کی جانب سے کیمپ کے قریب نصب کردہ جاسوس کیمروں کو نشانہ بنا کر تباہ کیا۔ اس دوران قابض فوج نے سرمچاروں پر نظر رکھنے کیلئے کواڈ کاپٹر کا استعمال کیا جسے بھی سرمچاروں نے نشانہ بنا کر گرا دیا۔

جون

15 ساہیجی

گزشتہ روز ساہیجی کے پہاڑی سلسلے میں دشت ملائی نگور کے مقام پر بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار ریاض عرف امان قابض فوج کی جانب سے علاقے میں بچھائی گئی بارودی سرنگ کے دھماکے میں شہید ہوگئے۔ یہ واقعہ اُس وقت پیش آیا جب سنگت امان تنظیمی کام کے سلسلے میں سفر پر تھے۔

شہید سنگت ریاض عرف امان ولد قادر بخش کا تعلق کیچ کے علاقے دشت شولی سے تھا۔ بہادری اور مخلصی میں اپنی مثال آپ رکھنے والے سنگت ریاض ۲۰۱۶ سے قومی غلامی کے خلاف مسلح جدوجہد سے منسلک تھے۔ آپ دشت، کوسٹل ایریا، مند، تمپ اور زامران کے محاذوں پر جانفشانی سے متحرک رہے۔ آپ نے کئی مواقع پر اہم محرکات میں کردار ادا کرتے ہوئے مشنز کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

شہید سنگت ریاض "براس" کے آپریشنوں میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے رہے۔ فروری ۲۰۲۰ میں دشت کے علاقے درچکور میں براس کے "آپریشن آسریچ" کے تحت قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کو قبضے میں لینے کے وقت آپ فرنٹ لائن پر تھے، جہاں آپ پاؤں میں گولی لگنے سے زخمی بھی ہوئے۔

16 مستونگ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب مستونگ کے علاقے اسپلنجی میں مَرو کنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو اس وقت گھات لگا کر نشانہ بنایا جب وہ جارحیت کی غرض سے علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کر رہا تھا۔ سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر کے قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک کر دیے اور متعدد کو زخمی کیا۔

16 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے جوہان میں مکی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ کلیئرنس میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے مزید تین اہلکار ہلاک اور ایک شدید زخمی ہو گیا۔

19 کولواہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ١٦ جون کو کیچ کے علاقے کولواہ میں بل کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں چار اہلکار ہلاک ہوگئے جبکہ ان کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

19 ہوشاب

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے ہوشاب میں گونڈ سرین کے مقام پر سی پیک روٹ کی حفاظت کیلئے قائم قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے خودکار اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے دشمن فوج پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں کم از کم ایک اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

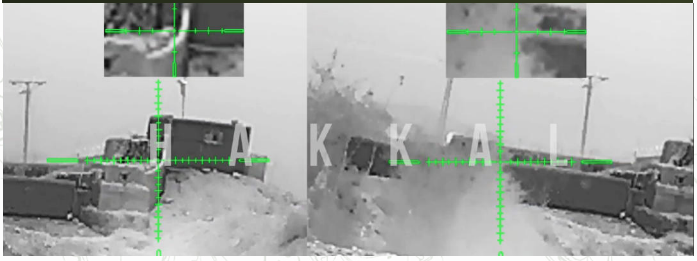

19 خضدار

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ دنوں خضدار کے علاقے زہری سے قابض پاکستانی فوج کے خفیہ ادارے ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کے ایک آلہ کار خضر کو گرفتار کیا جو بھیس بدل کر زہری شہر اور گردونواح میں مخبری کر رہا تھا۔ اعترافِ جرم کے بعد آلہ کار کو بلوچ قومی عدالت نے سزائے موت سنائی جس پر سرمچاروں نے فوری عمل درآمد کیا۔

جون

20
ڈُکی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے بدھ کی شب ڈُکی میں قابض پاکستان کے نام نہاد کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) کے تھانے کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں سی ٹی ڈی کا ایک اہلکار نورالدین زخمی ہو گیا جبکہ تھانے کو نقصان پہنچا۔

کوئٹہ
20

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز کوئٹہ کے سریاب، کیچی بیگ میں قابض پاکستانی فوج کی ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کے آلۂ کار مشتاق حسین ولد علی نواز زرا ٹھور سکنہ سندھ مورو کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔ مذکورہ آلۂ کار قابض فوج کا حاضر سروس اہلکار بھی تھا۔

قلات
21

بی ایل اے کے سرمچاروں نے آج قلات کے علاقے منگچر میں ڈیم کے قریب قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ دشمن فوج کے قافلے کو سیکیورٹی فراہم کرنے کے لیے عارضی مورچے میں پہنچے، جہاں سرمچاروں نے پہلے ہی سے دھماکہ خیز مواد نصب کر دیا تھا۔ دھماکے کے نتیجے میں دشمن فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

اسی مقام پر سرمچاروں نے قابض فوج کے اہلکاروں کو دوسرے آئی ای ڈی حملے میں اس وقت نشانہ بنایا جب وہ ایک جگہ جمع ہوگئے۔ دھماکے کے نتیجے میں چھ اہلکاروں میں سے دو موقع پر ہلاک اور چار شدید زخمی ہوگئے۔

دریں اثنا بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے موڑ گند کے قریب مکئی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے کی سیکیورٹی کے لیے عارضی مورچے میں پہنچنے والے اہلکاروں کو آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس میں دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی

بعد ازاں سرمچاروں نے علاقے میں کلئیرنس میں مصروف قابض فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے دو اہلکاروں کو آئی ای ڈی حملے میں ہلاک کر دیا۔

مذکورہ علاقے میں پیش قدمی کرنے والی قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو بھی سرمچاروں نے ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں گاڑی مکمل تباہ ہوگئی اور اس میں سوار تمام چار اہلکار ہلاک ہوگئے۔

اسی علاقے میں پیش قدمی کرنے والی قابض پاکستانی فوج کے موٹر سائیکلوں و گاڑیوں پر مشتمل قافلے کو سرمچاروں نے گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا۔ قابض فوج کی ایک گاڑی مکمل حملے کی زد میں آئی جس کے نتیجے میں دشمن فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک اور دو شدید زخمی ہوگئے۔

جون

22
مستونگ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مستونگ میں کلی دتو کے قریب نام نہاد سی ٹی ڈی کے اہلکار شکیل بنگلزئی کو اس کے ساتھی عدنان دہوار کے ہمراہ ہلاک کیا۔ شکیل بنگلزئی قابض فوج کی تشکیل کردہ ڈیتھ اسکواڈ کا آلہ کار بھی تھا۔

22
مستونگ

آج مغرب کے وقت بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ میں بلوچستان ہوٹل کے قریب کوئٹہ -کراچی مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کرکے ایک گھنٹے تک اسنیپ چیکنگ کی۔ اس دوران سرمچاروں نے استحصالی سینڈک پروجیکٹ کی دو گاڑیوں کو آگ لگا کر تباہ کردیا۔

قلات
22

بی ایل اے کے سرمچاروں نے آج قلات کے علاقے کوہک میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ قابض فوج کے قافلے پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ علاقے میں جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کی کوشش کررہا تھا۔ دھماکے کی زد میں آنے والے موٹر سائیکل سوار دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے اور ان کی موٹر سائیکل تباہ ہوگئی۔

جون

خضدار

بلوچ لبریشن آرمی خضدار میں قابض ریاستی ڈیتھ اسکواڈ کے متحرک کارندے و سرغنہ عطاالرحمان مینگل کو ہلاک کرنے کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ ۲۲ جون ۲۰۲۵ کو بی ایل اے کی انٹیلیجنس ونگ زراب اور آپریشنل یونٹ فتح اسکواڈ نے خضدار کی تحصیل وڈھ کے علاقے آڑنجی میں ایک مشترکہ اور منظم عسکری کارروائی کے دوران عطاالرحمان کو نشانہ بنا کر اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا۔ یہ کارروائی زراب کی طویل المدتی انٹیلیجنس معلومات، مسلسل مشاہدے اور ہدف کی سرگرمیوں پر مکمل تحقیق کے بعد عمل میں لائی گئی، جبکہ آپریشنل یونٹ کامیابی سے کارروائی مکمل کرنے کے بعد محفوظ طریقے سے اپنی پوزیشنز پر واپس لوٹ آئی۔

عطاالرحمان مینگل کا کردار خالصتاً ایک ایسے ریاستی آلہ کار کا تھا، جو بلوچ نسل کشی میں براہ راست شریکِ جرم رہا ہے۔ وہ ان نیٹ ورکس کا فعال حصہ اور نمائندہ تھا، جو پاکستانی فوج اور اس کے انٹیلیجنس اداروں کی سرپرستی میں بلوچستان میں بلوچ قومی تحریک کے خلاف منظم انداز میں سرگرم ہیں۔ اس نے گزشتہ کئی برسوں میں ریاستی ڈیتھ اسکواڈ نیٹ ورکس کی تشکیل، مقامی سہولت کاری، اور بلوچ سیاسی کارکنان کی شناخت، گرفتاری و شہادتوں میں مرکزی کردار ادا کیا۔ عطاالرحمان درجنوں بلوچ کارکنوں کی شہادت، جبری گمشدگیوں اور نسل کشی میں براہ راست ملوث رہا۔ وہ بلوچ طلباء، کارکنان اور قوم پرست تنظیموں کی نگرانی، نشاندہی اور حملوں کی منصوبہ بندی میں ریاستی ایجنڈے کا کلیدی حصہ تھا۔ اسے نہ صرف اسلحہ، محافظ اور قانونی استثنیٰ حاصل تھا بلکہ قبائلی نقاب اور فوجی سرپرستی نے اسے بے خوفی کے ساتھ بلوچ دشمنی پر کاربند رہنے کی گنجائش دی ہوئی تھی۔ اس کے نتیجے میں سینکڑوں بلوچوں کو اغواء کیا گیا، جن میں سے کئی شہید کر دیے گئے، جبکہ دو سو سے زائد لاشیں عطاالرحمان کی نگرانی میں اجتماعی قبروں میں دفن کی گئیں۔

عطاالرحمان مینگل محض ایک علاقائی عنصر نہیں بلکہ اس گہرے ریاستی منصوبے کا تسلسل تھا، جس کا خالق اور اہم سرغنہ اس کا بھائی شفیق الرحمن مینگل اور والد نصیر مینگل رہا ہے۔ شفیق مینگل نے ۲۰۰۰ کی دہائی کے دوران خضدار، وڈھ اور آس پاس کے علاقوں میں ریاستی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر بلوچ مزاحمت کے خلاف ایک منظم پراکسی نیٹ ورک قائم کیا، جس میں مذہبی شدت پسند گروہوں کی شمولیت، فرقہ وارانہ ہتھکنڈے، اور سیاسی کارکنوں کے خلاف دہشت گردی کو باقاعدہ پالیسی کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس نیٹ ورک کی کارروائیوں کے نتیجے میں بے شمار بلوچ نوجوان یا تو لاپتہ ہوئے، یا تشدد کا نشانہ بنے، یا خاموش قبروں میں دفن کر دیے گئے۔ ۲۰۱۴ میں توتک کے علاقے سے دریافت ہونے والی اجتماعی قبریں اسی منصوبے کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ شفیق مینگل اور اس کے نیٹ ورک نے نہ صرف بلوچ سیاسی کارکنوں بلکہ شیعہ ہزارہ برادری اور مذہبی اور فرقہ وارانہ اقلیتوں کو بھی نشانہ بنایا، جس کا مقصد بلوچ قومی تحریک کو مذہبی تصادم میں الجھا کر اس کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنا تھا۔

عطاالرحمان اپنے بھائی کے اسی نیٹ ورک کا متحرک حصہ تھا۔ اس نے مقامی سطح پر اسلحہ بردار جرائم پیشہ گروہوں (ڈیتھ اسکواڈز) کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا، اور ریاستی اداروں کو بلوچ نسل کشی تیز کرنے کیلئے براہ راست معلومات و معاونت فراہم کیں۔ اسے قابض فوج کی طرف سے ایک مکمل آپریشنل فریم ورک میں کام کرنے کی آزادی حاصل تھی۔

بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ زراب نے عطاالرحمان کے تمام روابط، سرگرمیاں، مقامی شراکت داروں اور خفیہ تعاون کاروں پر طویل عرصے تک نظر رکھی، جسکے بعد بی ایل اے نے اسے نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا، اور ایک منظم، مربوط اور مختصر کارروائی کے ذریعے آسانی کے ساتھ اس غدار اور بلوچ نسل کش کا خاتمہ کیا گیا۔

اس سے قبل، عطاالرحمان مینگل کے بھائی شفیق الرحمن مینگل پر ۳۰ ستمبر ۲۰۱۱ کو بی ایل اے کے فدائی یونٹ مجید بریگیڈ کی جانب سے ایک فدائی حملہ کیا گیا تھا، جس میں مجید بریگیڈ کے جانباز فدائی درویش بلوچ نے کوئٹہ کے ارباب کرم خان روڈ پر واقع اس کے رہائش گاہ کے باہر اپنی جان قربان کرتے ہوئے دشمن پر ایک کاری وار کیا۔ شفیق مینگل اس حملے میں بال بال بچ نکلا، مگر اس کے درجنوں ساتھی ہلاک کر کے، اسکے دہشتگرد نیٹورک کو شدید دھچکا پہنچایا گیا تھا۔

بلوچ لبریشن آرمی یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ ہماری جدوجہد محض عسکری تقاضوں کا ردعمل نہیں بلکہ ایک طویل، منظم اور گہری سیاسی بصیرت پر مبنی مزاحمت ہے، جس کی بنیاد ہماری قومی خودی، تاریخی جبر کی تفہیم، اور اجتماعی سیاسی شعور پر استوار ہے۔ ہم کسی بھی دشمن کو اس کی شناخت، تعلق یا لباس سے نہیں پرکھتے بلکہ اس کے عمل، کردار اور تحریکِ آزادی کے خلاف سرگرمیوں کو فیصلہ کن معیار سمجھتے ہیں۔ عطاالرحمان مینگل اور اس کا بھائی شفیق مینگل انہی اعمال کے آئینے میں دیکھے گئے ہیں۔ ان افراد کا ہر قدم بلوچ دشمن قابض ریاست کے مفادات کے تحفظ اور بلوچ قومی اجتماعی مفادات کے خلاف اٹھا ہے۔

جون

24
کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کوئٹہ میں وحدت کالونی کے قریب قابض پاکستان کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی کے آلہ کار بلال آراہی سکنہ لاہور، پنجاب کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔ مذکورہ آلہ کار میڈیکل سپلائر کے بھیس میں قابض پاکستانی فوج کیلئے سہولت کاری کا کام کر رہا تھا۔ آلہ کار بلال قابض فوج کیلئے مخبری وسہولت کاری سمیت آلہ کار بھرتی کرنے میں بھی ملوث تھا۔

25
گرگینہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۳ جون کو گرگینہ کے علاقے سے سمیع سرپرہ ولد فتح محمد سرپرہ سکنہ نوشکی کو شناخت کے بعد حراست میں لیا گیا۔ تفتیش کے دوران اس نے اعتراف کیا کہ وہ اختر بادینی کے ذریعے آئی ایس آئی سے منسلک ہوا اور ۲۰۱۴ سے قابض پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے لیے بطور آلہ کار کام کر رہا تھا۔ بلوچ قومی عدالت نے قومی غداری اور ان جرائم کی پاداش میں سمیع سرپرہ کو سزائے موت سنائی، جس پر ۲۳ جون کو لجے کے مقام پر عمل درآمد کیا گیا۔

24
خاران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران کے علاقے ساروان میں استحصالی پروجیکٹ پر کام کرنے والی روڈ تعمیر کرنے والی کمپنی کے مشینری کے سائٹ پر حملہ کر کے تمام مشنری کو نذر آتش کر دیا جن میں دو ٹریکٹر سمیت مزید تین ہیوی مشنری و دیگر سامان شامل ہیں۔

25
مستونگ

مستونگ کے علاقے اسپلنجی مَرو سے نظام کرد ولد ٹکری نورالدین سکنہ خلی کو حراست میں لیا گیا، جس نے دورانِ تفتیش اعتراف کیا کہ وہ گزشتہ پانچ سال سے قابض فوج کا آلہ کار تھا۔ بلوچ قومی عدالت نے اعترافِ جرم کے بعد نظام کرد کو بھی سزائے موت سنائی، جس پر گذشتہ روز سرمچاروں نے عمل درآمد کیا۔

25
گوادر

آج گوادر کے جیونی علاقے میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے ذریعے ان اہلکاروں کو نشانہ بنایا جو سڑک پر ناکہ لگا کر گاڑیوں سے بھتہ وصول کر رہے تھے۔ حملے کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار، اللہ داد، موقع پر ہلاک جبکہ دوسرا شدید زخمی ہوا۔

جون

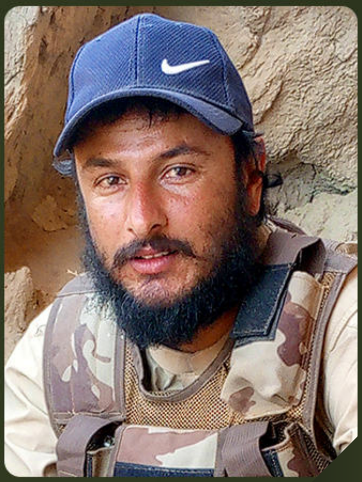

دشمن سے جھڑپوں میں چھ فوجی اہلکار ہلاک اور تین جانباز سرمچار شہید

۲۲ جون کو کوئٹہ کے علاقے ڈغاری میں بلوچ لبریشن آرمی کی ایک گشتی ٹیم کا سامنا قابض پاکستانی فوج سے اس وقت ہوا جب وہ علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کر رہی تھی۔ قابض فوج اور سرمچاروں کے مابین دوبدو لڑائی کا آغاز ہوا جو دیر تک جاری رہی۔ جھڑپوں میں قابض فوج کے متعدد اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار جمشید عرف رضوان شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگئے۔

دریں اثناء اسی روز صبح قلات کے علاقے کوہک میں بلوچ لبریشن آرمی نے قابض پاکستانی فوج کو اس وقت شدید نوعیت کے حملوں میں نشانہ بنایا جب وہ فوجی جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کر رہی تھی۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے موٹر سائیکل اور گاڑیوں پر مشتمل قافلوں کو آئی ای ڈی حملوں میں نشانہ بنا کر نقصانات سے دوچار کیا۔

شام کے وقت بی ایل اے کے سرمچاروں کے دو دستوں نے قابض فوج کے پیدل اہلکاروں کو ایک نالے میں گھیر کر دو اطراف سے حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کے چھ اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ قابض فوج کے ساتھ ایک گھنٹے تک جاری جھڑپوں میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار نوروز عرف کنگ نجیب شہید ہوگئے۔

۲۰ جون کو دشت کے علاقے لنگاسی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں کا سامنا قابض پاکستانی فوج سے اس وقت ہوا جب وہ تنظیمی کام کے سلسلے میں سفر پر تھے۔ قابض فوج اور سرمچاروں کے مابین دوبدو لڑائی میں قابض فوج کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ زخمی حالت میں قابض فوج کے ساتھ جھڑپ میں سنگت منور بیگ شہید ہوگئے۔

شہید سنگت جمشید عرف رضوان ولد نور خان ساتکزئی کا تعلق کوئٹہ کے علاقے ڈغاری سے تھا۔ انیتس سالہ سنگت جمشید ۲۰۱۹ میں بلوچ لبریشن آرمی کا حصہ بنے اور بطور شہری گوریلا خدمات سرانجام دیتے ہوئے کئی مواقع پر قابض فوج کو کاری ضربیں لگائیں۔ بعد ازاں ۲۰۲۴ میں آپ پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے۔ آپ نے بولان اور کوئٹہ محاذوں پر خدمات سرانجام دیئے۔ آپ نظم وضبط، خاموشی اور چابک دستی کی علامت تھے۔ ساتھیوں میں آپ کی موجودگی اعتماد کی ضمانت سمجھی جاتی تھی۔ ہر مشن میں آپ نے جرات مندی اور ذہانت سے قابض فوج کو مات دی۔

شہید سنگت نوروز عرف کنگ نجیب ولد میر محمد شاہوانی مستونگ کے علاقے سُنگر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۲۰۲۳ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور مستونگ، ناگاہو و قلات کے محاذوں پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی شخصیت میں غیر معمولی استقامت اور نظریاتی پختگی تھی۔ آپ ہمیشہ سب سے آگے رہ کر مزاحمت کی قیادت کرتے تھے۔ تنظیمی کام میں آپ نے ثابت کیا کہ نوجوان نسل قومی جدوجہد کا سرمایہ ہے۔

شہید سنگت منور بیگ عرف میرک ولد بیگ کا تعلق کیچ کے علاقے دشت میں بلنگور بازار، کلیر و سے تھا۔ آپ ایک سال قبل بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور آپ نے ساہیجی و دشت کے محاذ پر خدمات سرانجام دیے۔ بہت قلیل عرصے میں آپ نے ثابت کیا کہ قربانی عمر کی محتاج نہیں۔ منور بیگ محض ایک جہدکار نہیں، بلکہ شعور کا متحرک استعارہ تھے۔

جون

27 قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب قلات میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کو اس وقت حملوں میں نشانہ بنایا جب قابض فوج کا قافلہ کیمپ میں پہنچا۔ سرمچاروں نے کیمپ پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے، جس کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

27 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ روز مستونگ میں تین مقامات پر بلوچ قومی وسائل کی لوٹ مار میں شریک نو گاڑیوں کو حملوں میں نشانہ بنا کر نقصان پہنچایا۔ سرمچاروں نے ژلی کے مقام پر ایک گاڑی، کوہ نور ہوٹل کے مقام پر دو، اور نواب ہوٹل کے مقام پر چھ گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔

28 کوئٹہ

گذشتہ شب، سرمچاروں نے کوئٹہ کے علاقے ہزار گنجی میں قابض پاکستانی فوج کی ایک چوکی پر دستی بم سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

28 مستونگ

آج مستونگ میں سرمچاروں نے قومی وسائل کی لوٹ مار میں شریک استحصالی کمپنیوں کی پانچ گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔ حملے کے دوران ریکوڈک منصوبے کے لیے سامان لے جانے والی تین گاڑیوں کو بلوچستان ہوٹل کے قریب مرکزی شاہراہ پر نذرِ آتش کرکے تباہ کر دیا گیا، جبکہ سینڈک منصوبے سے منسلک ایک گاڑی اور نوشکی سے اسٹیل ملز کو معدنیات فراہم کرنے والی ایک اور گاڑی کو رحمان ہوٹل اور کوہ نور ہوٹل کے قریب نشانہ بنا کر ناکارہ بنایا گیا۔

بلوچ قومی مزاحمت کا ایک ستون: سینٹرل کمانڈر باسط زہری عرف قاضی انتقال کر گئے

بلوچ لبریشن آرمی کے سینٹرل کمانڈر، اعلیٰ ترین ادارے سینئر کمانڈ کونسل کے بانی و فعال کمانڈر، اور تنظیمی تشکیل نو کے معمار، باسط زہری عرف قاضی کے انتقال کی خبر نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ بلوچ قوم کو دی جا رہی ہے۔ آپ ۲۶ جون ۲۰۲۵ کو شدید علالت کے بعد اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔ یہ خبر بیک وقت ایک شخص کی جدائی کا دکھ ہے، ایک عہد کا اختتام ہے، اور ایک ایسی نظریاتی، عسکری اور تنظیمی بنیاد کی یاد دہانی ہے جو آج بلوچ قومی مزاحمت کو دنیا کی ایک طاقتور اور مربوط تحریک کے طور پر نمایاں کرتی ہے۔

باسط زہری کا مزاحمتی سفر محض ایک شخص کا فیصلہ نہیں، بلکہ نوآبادیاتی جبر، سرداری استبداد اور قومی ذلت کے خلاف وہ اجتماعی شعور تھا، جسے انہوں نے ایک فرد کی حیثیت میں اخذ کیا اور پھر اسے ادارتی بنیادوں پر مزاحمت کے قالب میں ڈھال دیا۔ ان کی پیدائش ۱۹۸۱ میں خضدار کے نواحی علاقے زہری میں ہوئی۔ باسط زہری نے نوجوانی میں ہی وہ راستہ چنا جو درد، قربانی، اور بے لوث جہد کا راستہ تھا۔ ان کی قومی سوچ اور سیاسی بلوغت نے انہیں ۲۰۰۶ میں بی ایل اے کی صفوں میں شامل کیا۔ ان کا ابتدائی کردار اربن گوریلا کے طور پر خضدار میں ابھرا، لیکن جلد ہی یہ کردار بلوچستان کی شہری جنگی تاریخ کا ایک فیصلہ کن باب بن گیا۔

خضدار، کوئٹہ، حب چوکی، اور گوادر جیسے اہم شہروں میں اربن گوریلا وارفیئر کی تنظیم سازی، ساخت اور طریقہ کار کو جس جدید رخ پر استوار کیا گیا، وہ براہ راست باسط زہری کی اسٹریٹیجک بصیرت، قیادت اور عسکری مہارت کا نتیجہ تھا۔ آپ صرف کارروائیاں کرنے والے کمانڈر نہیں تھے، بلکہ ایک مکمل اسکول آف تھاٹ تھے، جنہوں نے شہری مزاحمت کو ایک منظم جنگی سائنس بنایا۔ دشمن کی عسکری منصوبہ بندی کو ناکام بنانے، سیکورٹی نیٹ ورک کو مفلوج کرنے، اور دشمن کی اندرونی کمزوریوں کو جنگی حکمت عملی میں بدلنے کا فن باسط زہری کے پاس تھا۔ یہی وہ بنیاد تھی جس نے انہیں بی ایل اے کے صف اول کمانڈران میں شامل کیا، اور انہیں شہید استاد جنرل اسلم بلوچ جیسے نظریاتی و عسکری قائد کا دست راست بنا دیا۔

سنہ ۲۰۱۰ کے بعد باسط زہری پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے، جہاں انہوں نے اپنی جنگی قیادت، نیٹ ورکنگ، اور نظریاتی تربیت کو ایک وسیع تناظر میں استعمال کیا۔ بلوچستان کے مختلف پہاڑی ریجنز میں ہونے والی درجنوں بڑی کارروائیوں کی منصوبہ بندی، کمانڈ اور انٹیلیجنس کی تنظیم نو ان ہی کی نگرانی میں ہوئی۔ ۲۰۱۸ میں جب شہید جنرل اسلم بلوچ کی قیادت میں بی ایل اے کی تنظیم نو کی گئی اور تحریک کو ایک جدید، ادارتی، اور اسٹریٹیجک ڈھانچے میں ڈھالا گیا، تو باسط زہری اس عمل کے کلیدی معماروں میں شامل تھے۔ انہیں سینٹرل کمانڈر کی ذمہ داری سونپی گئی، اور وہ بی ایل اے کے اعلیٰ ترین ادارے سینئر کمانڈ کونسل کے رکن منتخب ہوئے، جس حیثیت سے وہ اپنی آخری سانس تک متحرک اور فعال رہے۔

اسی دوران ۲۰۱۸ میں وہ شدید گردوں کے عارضے میں مبتلا ہوئے۔ ان کے دونوں گردے ناکارہ ہو گئے، اور طویل جدوجہد کے بعد ان کا ٹرانسپلانٹ ممکن ہوا۔ لیکن یہ بیماری ان کے عزم، کام یا جدوجہد کے راستے میں حائل نہ ہو سکی۔ وہ دورانِ علالت بھی بی ایل اے کی تنظیم سازی، عسکری امور، اور فکری منصوبہ بندی میں اسی شدت سے شریک رہے جس طرح ایک صحت مند سرمچار ہوتا ہے۔ ان کا یہ مزاحمتی رویہ نہ صرف نوجوانوں کے لیے مثال بنا بلکہ قیادت کے معنی ہی بدل دیے۔

باسط زہری عرف قاضی کا وژن محض جنگی یا عسکری نہیں تھا، وہ بی ایل اے کو ایک متبادل قومی ریاستی ڈھانچے کے طور پر دیکھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر مزاحمت ایک سائینسی، فکری، اور تکنیکی بنیاد پر استوار نہ ہو تو وہ محض ردِ عمل کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لیے انہوں نے بی ایل اے کو ایک منظم ادارے کی حیثیت سے قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان کی نگرانی میں ہائی ٹیک، فنانس، میڈیا، تربیت، انٹیلیجنس، ریسرچ، ٹیکنالوجی، اور سیاسی رابطوں جیسے کئی غیر عسکری محاذوں کو مربوط و مستحکم کیا گیا۔ یہی وہ ادارتی سوچ تھی جس نے بی ایل اے کو بلوچستان کی سب سے مضبوط اور منظم مزاحمتی قوت میں تبدیل کیا۔

ان کی جدوجہد کا ایک اہم پہلو ان کی ذاتی قربانیوں پر مبنی ہے۔ ریاست نے ان کے خاندان کو ہدف بنا کر انہیں کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ۲۰۱۰ میں ان کے ۱۲ سالہ بھائی مجید زہری کو شہید کیا گیا۔ ۲۰۱۱ میں ان کے والد محمد رمضان زہری کو خفیہ اداروں نے شہید کر دیا۔ سنہ ۲۰۱۲ میں ان کے ۲۱ سالہ بھائی شہید عبدالحئیٰ عرف ثار زہری ایک مشن کے انجام دہی کے دوران شہید ہوئے۔ ۲۰۱۴ میں ان کے دو کزن عبدالصمد زہری اور شیر محمد زہری دشمن سے ایک طویل مقابلے میں پھلین شہید امیر الملک قلندرانی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بعد ازاں ان کے خالہ زاد بھائی شہید ٹِک تیر ضیاالرحمان زہری عرف دلجان نے دشمن سے لڑتے ہوئے، آخری گولی کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے، اپنی آخری گولی خود پر چلا کر شہادت قبول کی۔ اسی برس ایک اور خالہ زاد، راشد حسین، دبئی سے اغوا کر کے پاکستان کے حوالے کیے گئے، اور وہ تا حال لاپتہ ہیں۔ بعد ازاں ان کے بڑے بھائی عبدالحفیظ زہری کو بھی ریاستی اداروں نے اغوا کیا، اور خاندان کے دیگر افراد کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

جون

لیکن ان تمام قربانیوں، اذیتوں اور صدمات کے باوجود باسط زہری کی نظریاتی استقامت، مزاحمتی شعور اور تنظیمی عزم میں کوئی لغزش نہ آئی۔ وہ نہ صرف خود مضبوط رہے بلکہ بی ایل اے اور بلوچ قومی مزاحمت کو ایک ایسا نظریاتی، عسکری اور ادارتی تسلسل دے گئے جس کی جڑیں اب ناقابلِ شکست ہو چکی ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سینٹرل کمانڈر باسط زہری عرف قاضی کی وفات سے تنظیم صرف ایک جنگی کمانڈر سے محروم نہیں ہوئی، بلکہ ایک ایسی فکری، ادارہ جاتی، اور نظریاتی بنیاد سے بھی جدا ہو گئی ہے جس نے بی ایل اے کے غیر عسکری شعبہ جات کو مستقبل بین وژن کے ساتھ استوار کیا۔ وہ ان چند کمانڈران میں سے تھے جنہوں نے مزاحمت کو محض بندوق کے دائرے میں محدود رکھنے کے بجائے اسے ریاست سازی کی طرف بڑھانے کی بنیاد فراہم کی۔ ان کا ماننا تھا کہ ایک مزاحمتی تنظیم کو محض عسکری قوت کے طور پر نہیں بلکہ ایک ڈی فیکٹو ریاستی متبادل کے طور پر منظم ہونا چاہیے، جس کے پاس سویلین ادارے، پالیسی ساز مراکز، اور سائبر دفاعی مہارتیں بھی ہوں۔ یہی وژن اُن کے کام میں جھلکتا رہا، اور اسی وژن نے انہیں تنظیم کی فیصلہ ساز کونسل میں ایک مستقل، فیصلہ کن آواز میں ڈھالا۔

ان کے عملی وژن کا ایک اور اہم پہلو نئی نسل کی تنظیم میں شمولیت کے لیے ادارہ جاتی اقدامات تھے۔ وہ ذاتی طور پر سینکڑوں نوجوانوں سے رابطے میں رہے، ان کی سیاسی تربیت، جنگی تربیت، اور تنظیمی انضمام کو براہ راست مانیٹر کرتے رہے۔ صرف بی ایل اے ہی نہیں، بلکہ بلوچ مزاحمتی تحریک میں نئی نسل کو فکری و عملی طور پر تیار کرنے والے ادارہ جاتی خاکے بھی اُن کے دماغ کی پیداوار تھے۔ وہ صرف جنگجو نہیں، بلکہ فکری رہنما بھی تھے، جو نوجوانوں سے گفت و شنید کرتے، ان کے سوالوں کے جوابات دیتے، اور ان کے اندیشوں کو سیاسی پختگی میں بدلتے۔

باسط زہری عرف قاضی اپنی ذاتی زندگی میں بھی ایک مثال تھے۔ وہ سادہ طبیعت، عاجز مزاج، اور بے حد نرم لہجے کے مالک تھے، لیکن فیصلہ سازی میں غیر متزلزل اور انتہائی واضح تھے۔ آپ بی ایل اے میں ساتھیوں کے لیے صرف کمانڈر نہیں بلکہ بھائی، استاد اور دوست کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے، ان کے فیصلے مشاورت سے طے ہوتے، اور ان کے حکم میں نہ جذباتی جھکاؤ ہوتا نہ سختی کا زعم۔ ان کی شخصیت نے مزاحمت کو انسانی رنگ دیئے، ایک ایسی مزاحمت جو صرف دشمن کے خلاف بندوق نہ اٹھائے بلکہ اپنے لوگوں کے ساتھ برابری سے کھڑی ہو۔

ان کی مزاحمتی فکر میں سائنس اور تحقیق کو غیر معمولی مقام حاصل تھا۔ وہ تسلسل سے کہا کرتے کہ آنے والی جنگیں علمی و تکنیکی محاذ پر لڑی جائیں گی، اور جو قوم ان محاذوں پر پیچھے رہ جائے گی، وہ بندوق سے بھی فتح حاصل نہ کر پائے گی۔ اسی فکر کے تحت انہوں نے ریسرچ، اسٹریٹیجی و ٹیکٹیکس، سائبر سیکیورٹی، مواصلاتی ڈسپلن، اور فزیکل و الیکٹرانک انٹیلیجنس کے شعبوں میں تنظیم کو ترقی دی۔ انہوں نے بی ایل اے کے نیٹ ورکس کو غیر مرئی بنانے کے لیے جدید طریقہ کار اپنایا اور انفارمیشن وارفیئر کو تنظیمی جنگی پالیسی کا جزو قرار دیا۔ وہ ہائی ٹیک دور کے مزاحمتی ماڈل کو سمجھتے اور اس کے مطابق بی ایل اے کو ڈھالنے پر یقین رکھتے تھے۔

ان کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ وہ مزاحمت کو جذبات نہیں، فہم و بصیرت سے چلاتے تھے۔ ان کی رہنمائی میں بننے والی ہر پالیسی میں وقتی جوش نہیں بلکہ طویل المدت حکمت عملی ہوتی۔ وہ ریاستی نفسیات، دشمن کے رویے، اور بین الاقوامی رجحانات کو پڑھنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔

بلوچ لبریشن آرمی نے اپنے سینئر کمانڈر عبدالباسط زہری عرف قاضی کی انقلابی خدمات کے اعتراف میں تنظیم کے ایک اہم عسکری یونٹ کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ محض تعزیتی علامت نہیں بلکہ ایک عملی اقدام ہے جس کے ذریعے بی ایل اے اپنی تنظیمی ساخت، ادارہ جاتی تسلسل، اور فکری میراث کو نئی نسلوں تک منتقل کرنے کے اصول پر عمل پیرا ہے۔ اس یونٹ کی ذمہ داریاں، نام، دائرہ کار اور قیادت کی تفصیلات بہت جلد بلوچ عوام کے سامنے رکھی جائیں گی۔

کمانڈر باسط زہری

عبدالباسط زہری عرف قاضی کی شہادت محض ایک شخصی سانحہ نہیں، بلکہ یہ بلوچ قومی مزاحمت کے ایک ایسے باب کا اختتام ہے جس نے بی ایل اے کو محض ایک تنظیم سے ایک ادارہ، ایک قوت، اور ایک متبادل نظام میں ڈھالنے کا کام کیا۔ وہ نہ صرف ایک عسکری قائد تھے، بلکہ ایک فکری انجینیئر، ایک تنظیم ساز اور ایک انقلابی معمار بھی تھے۔ اُن کی جدوجہد کا دائرہ میدانِ جنگ سے لے کر سیاسی تنظیم سازی، فکری منصوبہ بندی اور سائنسی مزاحمتی ڈھانچے کی تعمیر تک پھیلا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی بیماری، ذاتی نقصان، اور ریاستی جبر کے باوجود جس عزم، بصیرت اور وقار سے اپنی جدوجہد جاری رکھی، وہ بلوچ نوجوانوں کے لیے ایک مستقل معیار بن چکا ہے۔

قاضی کی زندگی نے یہ ثابت کیا کہ مزاحمت محض ہتھیار اٹھانے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک نظم ہے، ایک مقصدی زندگی ہے، ایک فکری سمت ہے جسے ہر نسل کو سیکھنا اور اپنانا ہوگا۔ ان کی سیاسی پختگی، تنظیمی تدبر، اور اخلاق ساکھ نے بی ایل اے کو داخلی استحکام اور بیرونی اثرپذیری کے درمیان توازن عطا کیا۔ وہ مزاحمتی تحریک کے ان قائدین میں سے تھے جنہوں نے جذباتی نعروں کے بجائے فکری ڈھانچے، حکمت عملی، اور ادارہ جاتی بنیادوں پر زور دیا۔

عبدالباسط زہری عرف قاضی کی شہادت کے ساتھ بی ایل اے ایک عہد کو الوداع کہہ رہی ہے، مگر اس عہد کا نظریہ، اس کی تعمیر، اور اس کا وژن تنظیم کے ہر محاذ پر زندہ ہے۔

جولائی

01 بارکھان

بی ایل اے کے سرمچاروں نے بارکھان سے زیرِ حراست ایم آئی ایجنٹ رسول بخش بلوانی کھیتران سکنہ بغاؤ کے سزائے موت پر عمل کرکے ہلاک کردیا۔

02 بولان

بی ایل اے کے سرمچاروں نے بولان، مچھ سے قابض پاکستانی فوج کے دو آلہ کاروں، جمال خان ولد طور گل سکنہ مچھ اور عرضی ولد سہراب چاگلہ سمالانی سکنہ سانگان کو حراست میں لیا۔ مذکورہ آلہ کاروں نے دورانِ تفتیش اعتراف کیا کہ وہ قابض پاکستانی فوج کے لیے پیسوں کے عوض مخبری کا کام کررہے تھے۔ جمال خان اور عرضی کو غداری کے مرتکب ہونے پر بلوچ قومی عدالت نے سزائے موت سنائی، جس پر سرمچاروں نے عملدرآمد کرکے دونوں کو ہلاک کردیا۔

03 سی ٹی ڈی بلوچ قومی دشمن ادارہ قرار، مستونگ پر سرمچاروں کا کنٹرول

منگل کی صبح بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ شہر میں دو مختلف مقامات پر مربوط انداز میں کارروائی کی۔ سرمچاروں نے نہایت منظم حکمت عملی کے تحت تحصیل آفس، تین مختلف بینک اور دیگر ریاستی اداروں پر کنٹرول حاصل کیا۔ سرکاری دفاتر سے اہم ریکارڈ قبضے میں لیا گیا، اور دشمن فورسز کے اہلکاروں کو غیر مسلح کرکے اسلحہ ضبط کیا گیا۔ اس دوران شہر کے اندر سرمچاروں کی مکمل گشت اور پیشقدمی نے نہ صرف دشمن کے خفیہ نیٹ ورک کو مفلوج کیا بلکہ بزدل قابض فوج کی کھوکھلی حقیقت آشکار کردیا۔

قابض پاکستانی فوج اور پولیس کا دہشتگرد ذیلی ادارہ سی ٹی ڈی (کاونٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ) نے اس کارروائی کو روکنے کی غرض سے بکتر بند گاڑیوں کے ذریعے پیشقدمی کی کوشش کی، جس پر سرمچاروں نے بھاری ہتھیاروں، راکٹ لانچروں اور خودکار رائفلوں سے حملہ کرتے ہوئے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا۔ قابض ریاست کی فورسز کی جانب سے کی جانے والی ہر جوابی کارروائی کو سرمچاروں نے عسکری مہارت سے ناکام بنایا، جس کے نتیجے میں مستونگ شہر میں بی ایل اے کے سرمچار دو گھنٹوں تک عملاً مکمل کنٹرول میں رہے۔

اسی دوران قابض ریاست کے زیر حکم کام کرنے والا پولیس کا دہشتگرد ذیلی ادارہ، سی ٹی ڈی، بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں پر حملے کی کوشش میں ملوث پایا گیا۔ سرمچاروں نے اس حملے کو مکمل ناکام بنا کر، دشمن کو شدید جانی نقصان پہنچایا۔ بی ایل اے نے پہلے ہی پولیس اور لیویز فورسز کے متعلق اپنی پالیسی واضح کی ہے کہ انہیں بطور ادارہ نشانہ نہیں بنایا جائے گا، تاہم ان اداروں میں شامل وہ افراد جو براہ راست دشمن کی جنگی مشینری کا حصہ ہیں، اُنہیں نشانہ بنایا جانا بی ایل اے کی جنگی حکمت عملی کا حصہ ہے۔

لیکن حالیہ واقعے اور ماضی کے متعدد شواہد کی روشنی میں یہ بات پوری وضاحت سے کہی جا سکتی ہے کہ سی ٹی ڈی بلوچ نسل کشی، جبری گمشدگیوں، اور ریاستی دہشتگردی میں نہ صرف ملوث ہے بلکہ ایک فعال فریق بن چکی ہے۔ اس بناء پر بلوچ لبریشن آرمی آج باضابطہ طور پر سی ٹی ڈی کو "بلوچ قومی دشمن ادارہ" قرار دیتی ہے، اور اعلان کرتی ہے کہ آئندہ سے یہ ادارہ قابض دشمن فوج کی طرح بی ایل اے کے حملوں کا براہ راست ہدف ہوگا۔ اس بابت تمام سرمچاروں کو سینئر کمانڈ کونسل سے ہدایات جاری کی جاچکی ہیں کہ وہ سی ٹی ڈی پر براہ راست حملوں کا آغاز کردیں۔ اسی لیئے تمام بلوچوں کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ قابض ریاست کے اس ذیلی دہشتگرد فورس اور اسکے اہلکاروں سے محفوظ فاصلہ رکھیں اور انکا سماجی بائیکاٹ کرکے ان سے کوئی لین دین نا رکھیں۔

بی ایل اے اس اعلان کے ذریعے سی ٹی ڈی میں موجود تمام بلوچ اہلکاروں کو انتباہ دیتی ہے کہ اگر وہ اب بھی سی ٹی ڈی جیسے ادارے کا حصہ رہیں گے تو انہیں غداری، بلوچ نسل کشی میں شمولیت، اور دشمن کی صف میں ہونے کے باعث نشانہ بنایا جائے گا۔ البتہ وہ بلوچ جو اس اعلان کے بعد سی ٹی ڈی سے علیحدگی اختیار کرلیں گے، انہیں بی ایل اے نشانہ نہیں بنائے گی۔

بلوچ لبریشن آرمی

جولائی

سی ٹی ڈی کے علاوہ دیگر پولیس فورسز اور لیویز کے حوالے سے بی ایل اے کی پالیسی وہی برقرار رہے گی کہ بطور ادارہ انہیں نشانہ نہیں بنایا جائے گا، مگر انفرادی طور پر ملوث اہلکاروں کو دشمن قوت کے آلہ کار ہونے کی بنیاد پر ہدف بنایا جا سکتا ہے۔

مستونگ شہر پر کنٹرول کے دوران سرمچاروں نے ریاستی عمارتوں کو مکمل کنٹرول میں لینے کے بعد انہیں نذر آتش کیا تاکہ دشمن کے نوآبادیاتی ادارے نہ صرف تباہ ہوں بلکہ بلوچ عوام کے ذہنوں سے اُن کی اجارہ داری کا خوف بھی زائل ہو۔ کارروائی کے بعد سرمچار منصوبہ بندی کے تحت کامیابی سے نکلنے میں کامیاب رہے، اور دشمن کسی بھی قسم کی گرفت یا ردعمل میں ناکام رہا۔

آماچ کے پہاڑی علاقے میں بلوچ لبریشن آرمی کے ایک اور دستے نے ریاستی فوج کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کے ذریعے نشانہ بنایا۔ حملے کے بعد سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں سے قابض فوج پر تابڑتوڑ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کم از کم سات دشمن اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ اس جھڑپ میں بی ایل اے کے دو سرمچار، سنگت طاہر عرف سربلند اور سنگت نعیم ساتکزئی عرف شاہد شہادت کے عظیم مرتبت فائز ہوکر سرخرو ہوئے۔

ان شہداء نے اپنے خون سے مزاحمت کی تاریخ میں ایک اور سنہرا باب رقم کیا۔ شہید طاہر شاہوانی، مستونگ کے علاقے کھڈکوچہ سے تعلق رکھتے تھے اور گزشتہ ایک سال سے بی ایل اے سے منسلک تھے۔ وہ مستونگ کے محاذ پر عسکری خدمات انجام دے رہے تھے۔

شہید نعیم عرف شاہد ساتکزئی، کوئٹہ کے علاقے ڈغاری سے تعلق رکھتے تھے، اور ۲۰۲۴ سے بلوچ لبریشن آرمی کے ساتھ منسلک ہوکر مادر وطن کے دفاع میں سرگرم تھے۔ شہید نعیم ساتکزئی عرف شاہد اپنی نظریاتی وابستگی، مسلسل مطالعے، اور قربانی کے جذبے کے باعث نئی نسل کے لیے ایک انقلابی مثال تھے۔ دونوں شہداء نے نہ صرف دشمن کے خلاف مزاحمت کی، بلکہ اپنی زندگی کو قومی آزادی کی اجتماعی سوچ میں ڈھال دیا۔

جولائی

05

کیچ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب کیچ کے علاقے ہوشاب میں گونڈسرین کے مقام پر لیویز فورس کے تھانے کو اپنے کنٹرول میں لے لیا، تھانے میں موجود تمام اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا۔ سرمچاروں کے ایک اور دستے نے سی پیک روٹ پر چیک پوائنٹس قائم کرکے ناکہ بندی جاری رکھی۔ اس دوران قابض فوج نے کواڈ کاپٹر کا استعمال کیا، جسے سرمچاروں نے مار گرایا۔ قابض فوج نے گاڑیوں کے ذریعے پیش قدمی کی کوشش کی، جسے گھات لگائے سرمچاروں نے نشانہ بنایا۔ قابض فوج کی ایک گاڑی حملے کی زد میں آئی، جس کے نتیجے میں چار اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

05

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے منگچر میں زرد عبداللہ کے مقام پر ایک مقامی سڑک تعمیر کرنے والی استحصالی کمپنی کی ہیوی مشینری کو نذر آتش کرکے تباہ کردیا۔

05

زامران

زامران کے علاقے میں گیشتگان کے قریب بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ روز قابض پاکستانی فوج کے لیے رسد لے جانے والی ایک ٹرک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

07

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج قلات کے علاقے مکئی میں جوہان کراس کے قریب قابض پاکستانی فوج کو دو آئی ای ڈی حملوں میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے پہلے حملے میں قابض فوج کے بم ڈسپوزل ٹیم کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ کلئرینس میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہوگیا۔ دریں اثناء سرمچاروں نے اسی مقام پر قابض فوج کے پیدل اہلکاروں کو ایک اور ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں قابض فوج کے مزید دو اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

07

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں آج مغرب کے وقت قلات کے علاقے مورگند میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت اسنائپر حملے میں نشانہ بنایا جب وہ اپنے پوسٹ کے قریب راشن لیجانے کیلئے پہنچے تھے، اسنائپر حملے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔ اس دوران سرمچاروں نے قابض فوج کے پوسٹ پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا اور گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے جس کے نتیجے میں دشمن کو مزید جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

07

تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تربت کے علاقے گھنہ میں قابض پاکستانی فوج کے گاڑیوں کے قافلے کو گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا۔ قابض فوج کی دو گاڑیاں براہ راست حملے کی زد میں آئی جبکہ دیگر اہلکار گاڑیوں میں فرار ہوگئے۔ حملے کے نتیجے میں قابض فوج کے کم از کم دو اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی

جولائی

10

سوراب

گزشتہ شب تقریباً گیارہ بجے، سرمچاروں نے سوراب کے گدر علاقے میں موجود پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر دو اطراف سے حملہ کیا۔ ایک گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی جھڑپوں کے دوران سرمچار کیمپ کے دو حصوں پر کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تیسرے حصے پر قبضے کی کوشش کے دوران، سرمچار ہارون بلوچ عرف دوستین جامِ شہادت نوش کر گئے۔

اس جھڑپ میں قابض فوج کے کم از کم ۱۱ اہلکار مارے گئے جبکہ متعدد بھگوڑے اہلکار اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر میدان جنگ سے فرار ہو گئے۔ سرمچاروں نے کیمپ سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی تحویل میں لے لیا۔ اس دوران دشمن کا ایک کواڈ کاپٹر سرمچاروں کی فائرنگ سے تباہ کیا گیا، جو حملے کے دوران نگرانی کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔

قابض فوج کی مدد کے لیے روانہ ہونے والے پانچ گاڑیوں پر مشتمل ایک قافلے کو سرمچاروں نے گھات لگا کر نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دو گاڑیاں تباہ ہوئیں اور فوج پسپائی پر مجبور ہو گئی۔ بعد ازاں، فوج کی جانب سے بارہ گاڑیوں پر مشتمل ایک اور قافلے نے پیش قدمی کی کوشش کی، جسے آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا گیا۔ حملے میں دشمن کی ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی جبکہ دوسری کو بھی نقصان پہنچا۔ اس حملے میں مزید ۷ اہلکار ہلاک اور کم از کم ۱۱ زخمی ہوئے۔

10

پنجگور

آج پنجگور کے علاقے سوراپ میں سی پیک روٹ پر دشمن کے قافلے پر ایک اور ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملہ کیا گیا، جس میں قابض فوج کا ایک اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے جبکہ ان کی گاڑی شدید متاثر ہوئی۔

10

بلیدہ

بلیدہ میں بی ایل اے کے سرمچاروں نے دشمن کو رسد پہنچانے والی دو گاڑیوں کو رسد سمیت تحویل میں لے لیا۔ مچھ میں، قابض فوج کے آلہ کار عبدالغفار ولد حاجی عبدالجبار راجپوت کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا گیا، جس میں وہ شدید زخمی ہوا۔ مذکورہ شخص دکاندار کی آڑ میں قابض فوج کا مخبر اور سہولت کار تھا۔

شہید ہارون بلوچ عرف دوستین

شہید ہارون بلوچ عرف دوستین ولد علی بخش بلغانی کا تعلق نوشکی کے علاقے کیشنگی، بلغانی سے تھا۔ وہ ۲۰۲۲ میں بلوچ لبریشن آرمی میں شامل ہوئے اور ابتدائی طور پر بطور شہری گوریلا سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ بعد ازاں، وہ پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے اور اپنی عسکری صلاحیتوں کی بنیاد پر وہ بی ایل اے کے ہراول دستے فتح اسکواڈ کا حصہ بنے۔

شہید ہارون بلوچ نے قلات کے شور پارود، نوشکی، اور خاران کے محاذوں پر اہم تنظیمی آپریشنوں کی قیادت کی۔

ہارون بلوچ نہ صرف شہید یاسین عرف رؤف کے بچپن کے دوست تھے بلکہ دونوں کا تعلق ایک ہی علاقے سے تھا۔ دونوں نے آزادی کی فکر کو شہر سے لے کر سنگلاخ پہاڑوں تک نبھایا اور اسی فکر کے ساتھ شہادت کا عظیم مرتبہ حاصل کیا۔

شہید ہارون بلوچ عرف دوستین کی قربانی بلوچ قومی تحریک کے اس تسلسل کا حصہ ہے جو نسل در نسل جاری مزاحمت کی علامت بن چکی ہے۔ ان کی شہادت نہ صرف بی ایل اے کے عسکری عزم کو مزید تقویت بخشتی ہے بلکہ یہ قربانی بلوچ نوجوانوں کے لیے ایک نظریاتی چراغ بھی ہے، جو آزادی کی راہ میں ہر قربانی کو قبول کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ قابض قوتوں کے خلاف جاری اس جدوجہد میں ہر شہید کا خون تحریک کو نئی توانائی دیتا ہے، اور یہ واضح پیغام ہے کہ بلوچ سرزمین پر مسلط جبر کا ہر ہتھکنڈہ آخرکار شکست سے دوچار ہو گا۔

14

تمپ

سرمچاروں نے گذشتہ روز دوپہر بارہ بجے تمپ کے علاقے میر آباد میں قابض پاکستانی فوج پر گھات لگا کر اُس وقت حملہ کیا جب دشمن فوج کے آٹھ اہلکار ایک قافلے کو سیکیورٹی فراہم کرنے کے بعد اپنی پوسٹ کی جانب واپس جا رہے تھے۔ سرمچاروں کے حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ ایک شدید زخمی ہوا، جبکہ دیگر اہلکار اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

جولائی

16 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے فتح اسکواڈ نے قلات میں نیمرغ کراس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کو لے جانے والی ایک بس کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے یہ کارروائی بی ایل اے کے انٹیلی جنس ونگ زراب کی معلومات پر سرانجام دی۔

زراب مذکورہ بس پر مسلسل نظر رکھے ہوئے تھا، جو قابض پاکستانی فوجی اہلکاروں کو کراچی سے کوئٹہ منتقل کر رہی تھی۔ حملے میں قابض فوج کے ۱۲۷ اہلکار موقع پر ہلاک ہوئے، جبکہ متعدد اہلکار زخمی ہوئے جن میں شدید زخمی بھی شامل ہیں۔

بس میں قوال فنکار بھی موجود تھے۔ مذکورہ فنکار ہمارے نشانے پر نہیں تھے، لیکن وہ قابض فوج کے اہلکاروں کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ اس حوالے سے ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ قابض فوج سے محفوظ فاصلہ رکھا جائے تاکہ کسی قسم کے نقصان سے بچا جاسکے۔

16 کوئٹہ

دریں اثنا، بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ کے علاقے ہزار گنجی میں قابض پاکستانی فوج کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور سات اہلکار زخمی ہوگئے۔

19 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعہ کے روز مستونگ کے علاقے آب گل کے قریب ژلی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے گاڑیوں کے قافلے کو اس وقت گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا گیا جب وہ علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کر رہے تھے۔ حملے میں قابض فوج کے چھ اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ انہیں مزید جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

19 نصیر آباد

آج صبح بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نصیر آباد کے علاقے منجھو شوری میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول دھماکے میں نشانہ بنایا جب وہ ایک چوکی میں قابض فوج کے قافلوں کو سیکورٹی فراہم کرنے کیلئے پہنچے تھے۔ سرمچاروں نے عارضی چوکی میں پہلے سے ہی دھماکہ خیز مواد نصب کیا تھا، دھماکے کے نتیجے میں دو اہلکار شدید زخمی ہوگئے۔

19 کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کوئٹہ میں جبل نور کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے میجر رینک کے افسر انور کاکڑ کو ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ یہ کاروائی بی ایل اے کے خصوصی دستے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) نے انٹیلی جنس ونگ «زراب» کی معلومات پر کامیابی سے سرانجام دیا۔

قابض پاکستانی فوج کے میجر انور کاکڑ بلوچستان میں جارحیت میں ملوث ہونے سمیت «آئی ایس پی آر» کی سرپرستی میں ڈس انفولیبز کی سربراہی کرتا رہا ہے جس کا مقصد سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر ہزاروں جعلی اکاونٹس اور ویب سائٹس کے ذریعے بلوچستان کے حقیقی صورتحال کو چھپا کر قابض ریاست کے حق میں پروپیگنڈہ کرنا شامل ہے۔

بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ زراب میجر انور کاکڑ پر کافی عرصے نظر رکھ رہی تھی اس کے تمام ٹھکانوں اور نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے بعد اس کو منطقی انجام تک پہنچایا جاسکا۔

جولائی

21

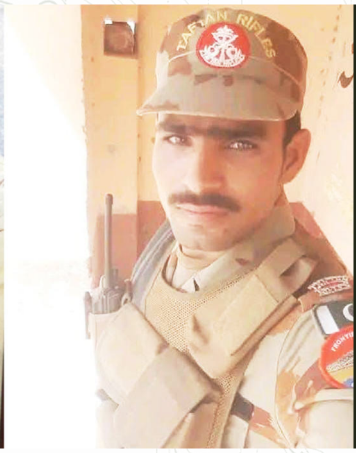

تفتان

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز تفتان میں قابض پاکستانی فوج کے ایک اہلکار کو اس وقت مسلح حملے میں ہلاک کر دیا جب وہ اپنے کیمپ سے نکل کر بازار کی جانب جا رہا تھا، ہلاک اہلکار کی شناخت اختر ولد محمد صدیق آراہی سکنہ شجاع آباد، پنجاب کے نام سے ہوئی ہے۔

21

کوئٹہ، مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ سے قابض پاکستانی فوج کے مخبر و آلہ کار محمد نواز ولد شیر دل خان سمالانی سکنہ ہزار گنجی، کوئٹہ کو ایک کاروائی کے دوران حراست میں لیا۔

محمد نواز نے انکشاف کیا کہ وہ قابض فوج کیلئے مخبری کرنے سمیت لوگوں کو لالچ دے کر اور بلیک میل کر کے بھرتی کرنے کا بھی کام کر تا رہا ہے۔ آلہ کار نے دوران تفتیش اپنے تمام ساتھیوں کے نام اور دیگر راز بھی افشاں کیے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے یکم جولائی کو ایک چھاپے میں قابض پاکستان کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی کے ایک آلہ کار فیصل ولد نزیر احمد شاہوانی سکنہ پڑنگ آباد، مستونگ کو حراست میں لیا۔ آلہ کار فیصل شاہوانی نے انکشاف کیا کہ احسان شاہ ولد مقبول شاہ سکنہ پڑنگ آباد، مستونگ کو آئی ایس آئی افسر عمر نے خفیہ اداروں کیلئے کام کرنے سے انکار کرنے پر قتل کروایا۔

آلہ کار محمد نواز اور آلہ کار فیصل شاہوانی کو جرائم کا مرتکب ہونے پر بلوچ قومی عدالت نے سزائے موت دی جس پر سرمچاروں نے عمل درآمد کر کے دونوں کو ہلاک کر دیا۔

نوشکی، سوراب

نوشکی میں قابض پاکستانی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں ہمارے سرمچاروں نے دشمن کے کم از کم سات اہلکاروں کو ہلاک کیا جبکہ بلوچ لبریشن آرمی کے چار سرمچار جامِ شہادت نوش کرگئے۔ اس کے علاوہ سوراب حملے میں زخمی ہونے والے بی ایل اے کے جانباز ساتھی نے بھی زخمی ہونے کے چند روز بعد شہادت کا عظیم مقام حاصل کیا۔

قابض ریاست نے ۱۹ جولائی کو نوشکی کے پہاڑی سلسلے میں بڑے پیمانے پر فوجی جارحیت کا آغاز کیا۔ اس جارحیت میں دشمن کو ہیلی کاپٹروں اور ڈرونز کی مدد حاصل تھی۔ دشمن کی اس پیش قدمی کو روکنے کیلئے ہمارے سرمچاروں نے مؤثر مزاحمت کی اور مختلف مقامات پر حملے کیئے۔

تین روز تک جاری رہنے والی اس فوجی جارحیت کے دوران 'شیشاری' کے مقام پر دوپہر کے وقت ہمارے سرمچاروں اور دشمن فوج کے درمیان دوبدو لڑائی کا آغاز ہوا، جو دو دن تک جاری رہی۔ اس لڑائی میں دشمن کے کمانڈوز کو فضائی کمک حاصل تھی۔ مزاحمت کے دوران دشمن کے سات کمانڈوز ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ اس شدید جھڑپ میں ہمارے چار سرمچار، کمانڈر چیئرمین صفیان کرد، فدائی رشید بزدار، سنگت نبیل بادینی اور سنگت خالد فاروقی محمد حسنی، بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔

شہید صفیان کرد عرف چیئرمین شاشان ولد میر سعید کرد کا تعلق بولان کے علاقے دشت، جلب گندان دروازوئی سے تھا۔ آپ بابو عبدالرحمٰن کرد جیسے سیاسی، ادبی و صحافتی شخصیت کے پوتے تھے۔ یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں پولیٹیکل سائنس کے طالب علم رہنے والے صفیان کرد بلوچ طلباء سیاست میں متحرک رہے اور ایک سال قبل بی ایل اے سے منسلک ہوئے۔ قلیل عرصے میں اپنی ذہانت اور جنگی صلاحیتوں کی بنیاد پر بطور کمانڈر منتخب ہوئے۔ شہید صفیان نے نوشکی، شور پارود اور خاران کے محاذوں پر دشمن کو کاری ضربیں لگائیں اور آخری لمحے تک وطن سے وفا کا حق ادا کیا۔

شہید رشید بزدار عرف میرل ولد حافظ امام دین کا تعلق ڈی جی خان کے علاقے اللہ آباد سے تھا۔ آپ نے ایلمنٹری کالج ڈی جی خان سے تعلیم حاصل کی اور ۲۰۲۲ میں بی ایل اے سے منسلک ہوئے۔ آپ نے ایک سال بعد مجید بریگیڈ میں شمولیت اختیار کی اور درہ بولان وغیرہ جیسے بڑے آپریشنز میں حصہ لیا۔ شہید رشید نے زخمی ہونے کے باوجود دشمن سے لڑائی جاری رکھی، اور گولیاں ختم ہونے پر فدائی فلسفے پر عمل کرتے ہوئے اپنی آخری گولی خود پر چلا کر دشمن کو گرفتاری کا موقع نہ دیا۔

شہید سنگت نبیل بادینی عرف بارگ ولد عنایت اللہ بادینی کا تعلق نوشکی کے علاقے کلی جمال آباد سے تھا۔ چھ ماہ قبل تنظیم سے وابستہ ہونے کے بعد آپ نے لانگ کورس مکمل کیا اور نوشکی کے محاذ پر شاندار خدمات سرانجام دیں۔ ہیلی کاپٹر شیلنگ میں زخمی ہونے کے باوجود شہید نبیل نے آخری سانس تک لڑائی جاری رکھی اور بی ایل اے کے جنگی اصولوں پر عمل پیرا رہے۔

شہید سنگت خالد فاروقی عرف زبیر ولد عبدالقیوم محمد حسنی کا تعلق اسٹیشن کلی، تفتان سے تھا۔ آپ نے لانگ کورس مکمل کرنے کے بعد نوشکی کے محاذ پر دشمن کے خلاف کارروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وطن سے وفا کا عہد نبھاتے ہوئے شہید خالد نے لڑتے لڑتے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور شہادت کی بلند منزل پر فائز ہوئے۔

دس جولائی کو سوراب کے علاقے گدر میں دشمن کے مرکزی کیمپ پر ہمارے سرمچاروں نے حملہ کیا اور کیمپ کے دو حصوں پر کنٹرول حاصل کیا۔ اس جھڑپ میں بی ایل اے کے جانباز سرمچار جنید بلوچ زخمی ہوئے، جو بعد ازاں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئے۔

شہید جنید عرف کنگ ولد نور احمد کا تعلق نوشکی کے علاقے زور آباد سے تھا۔ ۲۰۲۴ میں بی ایل اے سے منسلک ہونے کے بعد آپ نے قلات، نوشکی اور خاران کے محاذوں پر دلیرانہ خدمات انجام دیں۔ کم عمری میں ہی جہد و قربانی کا علم بلند کرنے والے جنید نے سوراب آپریشن میں جرأت و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔

نوشکی

جولائی

24
مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مستونگ کے علاقے تلخ کاوی میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو ایک آئی ای ڈی دھماکے میں نشانہ بنایا، حملے کے بعد مذکورہ علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کرنے والے قابض فوج کے قافلے کو گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا گیا حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے میجر زیاد سمیت چھ اہلکار موقع پر ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔

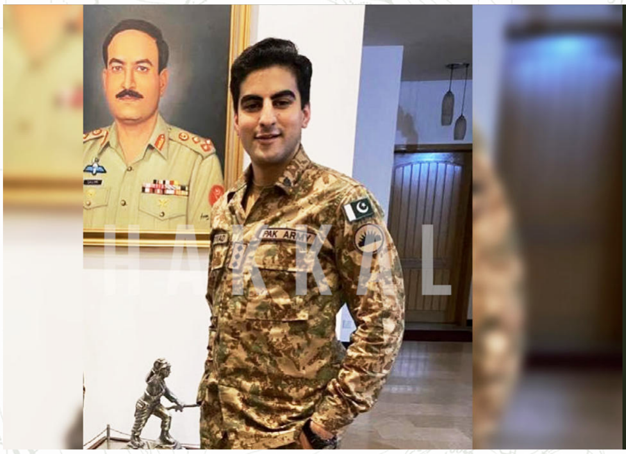

قلات
24

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے کوہک میں قابض پاکستانی فوج کو اس وقت شدید نقصانات سے دوچار کیا جب بائیس جولائی کو قابض فوج نے جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کی کوشش کی۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے قافلے کو گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا۔ قابض فوج کی تین گاڑیاں براہ راست حملے کی زد میں آئی، حواس باختہ بزدل اہلکاروں نے بھاگنے کی کوشش کی جن کو سرمچاروں نے گھیرے میں لیکر نشانہ بنایا۔ حملے میں قابض فوج کے ۱۳ اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ اہلکاروں کا اسلحہ بھی سرمچاروں نے تحویل میں لیا۔ قابض فوج کی کمک کیلئے پہنچنے والے قافلے کو بھی سرمچاروں کے ایک دستے نے شدید نوعیت کے حملے میں نشانہ بناکر دشمن فوج کو مزید جانی و مالی نقصانات دوچار کیا جس کے باعث قابض فوج پسپائی پر مجبور ہوگئ۔

24
نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے اہم کارندے معاویہ جمالديني کو گذشتہ شب اس وقت حملے میں نشانہ بناکر ہلاک کردیا جب وہ اپنی گاڑی میں کلي جمالديني اپنے گھر جارہا تھا۔ بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ زراب آلہ کار معاویہ جمالديني کے ہر نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئی تھی۔

24
نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی کے علاقے زیارت دستگیر کراس اور دالبندین میں کرود پھاٹک کے مقام پر معدنیات لیجانے والی دو گاڑیوں کو نذرآتش کرکے تباہ کردیا۔ اس دوران سرمچاروں نے دالبندین میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کرکے اسنیپ چیکنگ کی جاری رکھی۔

جولائی

24

مستونگ

سرمچاروں نے مستونگ ہی کے علاقے آب گل کے مقام پر قابض فوج کے پیدل اہلکاروں کو ایک آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔

24

زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بائیس جولائی کو زامران کے علاقے آرچنان میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کی زد میں آکر ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔

24

بلیدہ

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بلیدہ کے علاقے گلی میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوگئے جبکہ ان کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

24

کوئٹہ

گذشتہ شب بی ایل اے کے سرمچاروں نے کوئٹہ، اختر آباد میں قابض پاکستانی فوج کی چوکی کو دستی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

24

پنجگور

سرمچاروں پنجگور کے علاقے پُل آباد میں قابض فوج کی نصب کردہ جاسوس کیمروں، ٹاور اور اس سے منسلک آلات کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

25

قلات

آج قلات کے علاقے کوہک میں قابض پاکستانی فوج نے صبح نو بجے کے قریب جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کی کوشش کی، جس کو سرمچاروں نے گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا۔ یہ حملہ چالیس منٹ سے زائد جاری رہا، جس میں قابض پاکستانی فوج کے نو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے، جبکہ متعدد اہلکار زخمی حالت میں فرار ہوگئے۔

قابض فوج گزشتہ پانچ روز سے کوہک اور گردونواح کے علاقوں میں پیش قدمی کی کوشش کر رہی ہے، تاہم بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں کی مضبوط حکمت عملی کے باعث قابض فوج کو مسلسل شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہی جھڑپوں میں سنگت صہیب بلوچ عرف امیر بخش شہادت کے درجے پر فائز ہوئے۔

شہید سنگت صہیب بلوچ عرف امیر بخش ولد محمد دین بنیادی طور پر قلات کے علاقے منگچر سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت کلی اسماعیل، کوئٹہ میں رہائش پذیر تھے۔ وہ ایک سال قبل بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور قومی آزادی کے حصول کے لیے قلات کے محاذ پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

شہید صہیب بلوچ ایک دلیر، باہمت اور بااصول ساتھی تھے، جنھوں نے اپنی مختصر مگر پُرعزم انقلابی زندگی میں کئی اہم کارروائیوں میں حصہ لیا۔ وہ نہ صرف ایک بہادر سپاہی بلکہ ایک باشعور انقلابی کارکن بھی تھے، جن کی وابستگی تحریک کے نظریے سے غیر متزلزل رہی۔

انہوں نے آخری معرکے میں بھی فرنٹ لائن پر رہ کر قابض فوج کو کاری ضربیں لگائیں اور دشمن کو شدید نقصان پہنچایا۔ ان کی بہادری اور قربانی نہ صرف قلات کے محاذ بلکہ پورے قومی تحریک کے لیے ایک روشن مثال ہے۔

شہید صہیب کی قربانی بلوچ قومی تاریخ کا ایک تابناک باب ہے، جو نسل در نسل آزادی کے متوالوں کو جدوجہد کا حوصلہ، راستہ اور یقین فراہم کرتا رہے گا۔

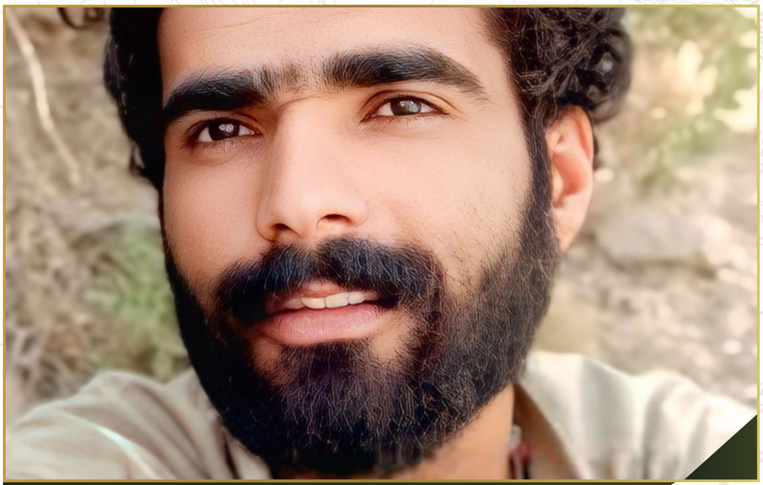

شہید سنگت صہیب بلوچ عرف امیر بخش

جولائی

28 مچھ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب مچھ میں دربار ہوٹل کے قریب قابض پاکستانی فوج کے آلہ کار نوید سمالانی سکنہ سمالانی کالونی، مچھ کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔ مذکورہ شخص قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کا کارندہ تھا، جو مخبروں کے جھتے کی سربراہی کررہا تھا جس میں کم عمر لڑکوں کو استعمال کیا جاتا ہے اس نیٹورک سے منسلک دیگر افراد اس عمل کو ترک کردیں وگرنہ ہمارے نشانے پر ہونگے۔

آلہ کار نوید سمالانی مچھ شہر میں گھروں پر چھاپوں، خواتین و بزرگوں کی تذلیل اور نوجوانوں کو جبری لاپتہ کرنے میں قابض فوج کی سہولت کاری میں براہِ راست ملوث پایا گیا، جبکہ مچھ روڈ پر ناکہ لگا کر گاڑیوں سے قابض پاکستانی فوج کے لیے بھتہ لینے میں بھی شامل تھا۔

28 ہوشاب

گزشتہ دنوں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک کارروائی کے دوران غلام ولد عبداللہ کو ہوشاب سے حراست میں لیا۔ دورانِ تفتیش غلام عبداللہ نے اعتراف کیا کہ وہ قابض پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کا کارندہ ہے اور اختر سعید کی سرپرستی میں پیرول پر رہا ہے۔

غلام عبداللہ نے اعتراف کیا کہ وہ بالگتر، کولواہ اور ہوشاب میں قابض فوج کی جارحیت میں بطور سہولت کار براہِ راست ملوث رہا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ سعید لاٹو، اختر اور اس کے بیٹوں کے ہمراہ بالگتر میں سرمچاروں پر حملے میں شریک ہوا، جہاں جھڑپ کے دوران ایک سرمچار شہید ہوا، جبکہ کولواہ کے علاقے جیرک میں راستوں کی ناکہ بندی کرکے دو موٹر سائیکلوں پر سوار افراد کو نشانہ بنایا گیا۔

غلام عبداللہ کو قومی جرائم کے ارتکاب پر بلوچ قومی عدالت نے سزائے موت سنائی، جس پر سرمچاروں نے عمل درآمد کرتے ہوئے اسے ہلاک کر دیا۔

28 کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کارروائی میں گزشتہ شب کوئٹہ میں برما ہوٹل کے قریب قابض پاکستانی فوج کے ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کے کارندے امیر داس ولد پیار کو مسلح حملے میں ہلاک کر دیا۔ مذکورہ کارندہ بھیس بدل کر قابض فوج و خفیہ اداروں کے لیے مخبری کا کام کر رہا تھا۔

31 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منگل کو قلات میں شیخاجی اور شاہ مردان کے درمیان پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ خودکار اسلحہ کے ذریعے کیے گئے نتیجہ خیز فائرنگ میں دو اہلکار ہلاک ہوگئے۔

اگست

03

پنجگور

ایک پوسٹ پر کنٹرول حاصل کے لمحے تین اہلکار سرمچاروں کے گھیرے میں آئے۔ فرنٹ لائن پر موجود سرمچار امیر عرف بابا نے ان اہلکاروں کو بغیر کسی جانی نقصان کے گرفتاری دینے پر آمادہ کیا، مگر اسی اثنا میں عقب سے دشمن کی فائرنگ کا نشانہ بنے۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود آپ نے تھوڑا فاصلہ طے کیا، مگر خون زیادہ بہہ جانے کے سبب اپنے نظریاتی عہد کے مطابق آخری گولی کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے خود کو دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے بچایا اور اپنے ساتھیوں کو رخصت کیا۔

شہید سرمچار امیر عرف بابا ولد آسی کا تعلق کیچ کے علاقے ہوشاب کے عرض محمد بازار سے تھا۔ آپ ۲۰۱۴ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور بطور شہری گوریلا دو سالوں تک تنظیمی و عسکری خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۲۰۱۶ میں آپ نے پہاڑی محاذ پر باقاعدہ شمولیت اختیار کی اور سخت ترین حالات میں بھی نظم، حوصلے اور سلیقے کے ساتھ جہدِ مسلسل کا عملی نمونہ بنے رہے۔ آپ نے کولواہ کے محاذ بطور کیمپ کمانڈ خدمات سرانجام دیئے۔

شہید امیر عرف بابا نہ صرف ایک جانفشاں سرمچار تھے بلکہ ایک فکری و نظریاتی کارکن بھی تھے، جن کی سیاسی بصیرت، عسکری ذمہ داریوں سے ہم آہنگی، اور ساتھیوں کے ساتھ محبت نے انہیں ایک مثالی کامریڈ کا درجہ عطا کیا۔

04

زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز زامران کے علاقے جابشان میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ اپنے پوسٹ کیلئے پانی لے جارہے تھے۔ دھماکے کی زد میں آکر قابض فوج کے دو اہلکار زخمی ہوگئے۔

04

ڈھاڈر

بی ایل اے کے سرمچاروں نے جمعہ کی شب ڈھاڈر کے علاقے سنی شوران میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کے دروازے پر تعینات اہلکاروں کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا۔ حملہ اس وقت کیا گیا جب قابض فوج کے چار اہلکار گیٹ پر موجود تھے۔ حملے کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ حملے کے بعد حواس باختہ قابض فوج نے آبادیوں پر متعدد مارٹر گولے فائر کیئے۔

04

مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ہفتے کے روز مستونگ میں غلام پڑنز کے مقام پر بلوچ قومی وسائل کی لوٹ مار میں شریک دو گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے ڈرائیوروں کو تنبیہ کے بعد رہا کردیا۔

04

مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مستونگ کے علاقے اسپلنجی، مَرو میں قابض پاکستانی فوج کیلئے راشن لے جانے والی دو ٹرک گاڑیوں کو تحویل میں لے لیا۔

04

تگران

سرمچاروں نے آج تگران کے علاقے عبدوئی میں قابض فوج کیلئے سامان لے جانے والی ایک ٹرک گاڑی کو نذر آتش کرکے تباہ کردیا۔

اگست

بلوچ لبریشن آرمی

نوشکی

05

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج نوشکی میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران قابض پاکستانی فوج کے میجر رضوان کو ہلاک کردیا۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی فراہم کردہ خفیہ معلومات پر گرگینہ کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو نشانہ بنایا۔ اس کارروائی میں ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی کے ذریعے میجر محمد رضوان کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں میجر رضوان، نائب صوبیدار امین اور لانس نائک یونس ہلاک جبکہ تین اہلکار شدید زخمی ہوگئے۔

تربت

06

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ شب تقریباً دس بجے قابض پاکستانی فوج کے تین گاڑیوں پر مشتمل قافلے میں شامل ایک گاڑی کو اُس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے کا نشانہ بنایا جب وہ تربت شہر سے نکل رہے تھے۔ سرمچاروں نے گوگدان سوراپ پل کے مقام پر فوج کی گاڑی کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک اور کم از کم چار زخمی ہوگئے۔

امریکہ کا فیصلہ ہماری جدوجہد کی صداقت کو متاثر نہیں کرتا، بی ایل اے اپنی مزاحمتی پوزیشن پر قائم ہے

امریکہ کی جانب سے بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے مجید بریگیڈ کو غیر ملکی دہشتگرد تنظیموں کی فہرست میں شامل کرنے کا حالیہ فیصلہ ایک بین الاقوامی طاقت کی جانب سے زمینی حقیقتوں سے روگردانی اور نوآبادیاتی بیانیے کی خاموش توثیق ہے۔ ہم اس فیصلے کو نہ حیرت سے دیکھتے ہیں نہ کوئی نیا دباؤ محسوس کرتے ہیں۔ بلوچ لبریشن آرمی وہ مزاحمتی قوت ہے جو صرف قابض ریاست کے عسکری تسلط کے خلاف سرگرم ہے اور صرف اپنے مقبوضہ وطن کی آزادی کے لیے میدان میں ہے۔

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ بلوچستان پر پاکستان نے ۱۹۴۸ میں مسلح قبضہ کیا تھا، اور بی ایل اے اسی دن سے پیدا ہونے والی مزاحمت کا تسلسل ہے۔ ہم کسی عارضی سیاسی ردعمل یا محدود گروہی ابھار کا نام نہیں، بلکہ ایک تاریخی، قومی اور دفاعی حقیقت ہیں۔ بی ایل اے اُس بلوچ قومی غیرت کا مسلح اظہار ہے جو کسی بیرونی تصدیق یا عالمی سند کا محتاج نہیں۔

ہم اپنی جدوجہد کو بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں کے تحت دیکھتے ہیں۔ بی ایل اے ایک منظم عسکری قوت ہے، جو "غیر بین الاقوامی مسلح تنازعہ" کے تمام معیارات پر پورا اترتی ہے، جیسا کہ جنیوا کنونشنز کے مشترکہ آرٹیکل تین میں درج ہے۔ اس دائرہ میں، جنگ کے اصول، جنگجوؤں کے حقوق، اور شہریوں کی حفاظت کے ضوابط متعین کیے گئے ہیں۔ ہم نے خود کو ہمیشہ ان اصولوں کا پابند رکھا ہے۔ دنیا بھر میں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں غیر ریاستی مزاحمتی تحریکوں کو ان قوانین کے تحت اخلاقی، قانونی اور سیاسی درجہ دیا گیا ہے۔

ہماری تمام تر کارروائیاں بلوچستان کے اندر، پاکستان کی فوج، فرنٹیئر کور، انٹیلیجنس نیٹ ورکس، ڈیتھ اسکواڈز اور ان کے معاون گروہوں کے خلاف ہیں۔ ہماری جنگ، زمین کی جنگ ہے؛ وہ زمین جو ہمارے بزرگوں کی ملکیت تھی، اور جسے بندوق کی طاقت سے ہم سے چھینا گیا۔ ہم نہ پاکستانی عوام کے خلاف ہیں، نہ کسی عالمی طاقت کے۔ ہماری بندوق صرف اس قوت کے خلاف اٹھتی ہے جو ہماری سرزمین پر قابض ہے، اور قابض چاہے جو بھی ہو ہماری بندوق اسی طرح اٹھے گی۔

امریکہ کی جانب سے جو الزامات سامنے لائے گئے، ان میں وہی بیانیہ دوہرایا گیا جو قابض ریاست پاکستان برسوں سے پروپیگنڈے کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ ہم واضح کرتے ہیں شہری آبادی کو نشانہ بنانا ہمارے منشور کا حصہ نہیں ہے۔ البتہ ہم یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ ہم اپنی جنگ کی نوعیت پر کسی سے وضاحت دینے کے پابند نہیں، اور نہ ہی ہم کسی ایسے بیانیے کے مطابق خود کو ڈھالیں گے جو ریاستی مفادات کے تابع ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ امریکہ جیسے طاقتور ملک کی پالیسیوں میں سکیورٹی، معاہدات اور جغرافیائی مفادات کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اس کی حساسیت کا ادراک ہے، لیکن ہمیں یہ بھی علم ہے کہ بعض اوقات ایسی فہرستیں زمینی عدل سے زیادہ سیاسی توازن کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ہم ان فہرستوں کو نہ قانونی معیار مانتے ہیں، نہ اخلاقی۔ بلوچ مزاحمت، جو پچھلے پچھتر برسوں سے اپنی زمین پر جاری ہے، اسے جرم میں تبدیل کرنا کسی بین الاقوامی انصاف کی ترجمانی نہیں کرتا۔

ہماری جنگ، بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں کے دائرے میں آتی ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی ایک منظم عسکری قوت ہے جو تمام عالمی جنگی ضوابط، کی روشنی میں اپنی کارروائیاں انجام دیتی ہے۔ ہم وہ غیر ریاستی قوت ہیں جو قابض کے مقابل اپنے لوگوں کے تحفظ کے لیے کھڑی ہے۔ اگر دنیا میں کسی بھی جگہ ریاستی جبر، نسل کشی اور غلامی کے خلاف مزاحمت جائز ہے، تو بلوچستان اس اصول سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔

ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہماری سرزمین پر قابض آخری سپاہی موجود ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ایک قوم کو اس کی زمین، اس کی شناخت، اس کی زبان اور اس کے وسائل سے محروم کر دیا جائے، تو ہر فرد فدائی بن جاتا ہے۔ آج بلوچستان میں ہر باشعور بلوچ فدائی ہے۔ یہ جنگ صرف بندوق کی نہیں، شعور، قربانی، اور اجتماعی عزتِ نفس کی جنگ ہے۔

امریکہ کا یہ فیصلہ اس وقت آیا ہے جب بلوچستان کے قیمتی معدنی ذخائر عالمی سرمایہ دارانہ مفادات کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ پاکستان، ان ذخائر کو بیرونی کمپنیوں کے سامنے پیش کر رہا ہے، اور بلوچستان کو ایک خاموش اقتصادی کالونی میں تبدیل کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ ایسے وقت میں، جب ایک قومی مزاحمت ان منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو، اسے عالمی سطح پر غیر قانونی قرار دینا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ہم اس صورتحال کو سمجھتے ہیں، اور ہم اپنی صف بندی اسی ادراک کے ساتھ کرتے ہیں۔

ہم دنیا کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بلوچستان آئیں، دیکھیں کہ ہماری سرزمین پر کیا ہو رہا ہے۔ وہ خود ان اجتماعی قبروں کو دیکھیں جن میں ہمارے نوجوان دفن کیے گئے۔ وہ ان ماؤں کی آنکھوں میں جھانکیں جن کے بیٹے برسوں سے لاپتہ ہیں۔ وہ ان شہروں کو دیکھیں جہاں بولنے پر پابندی ہے، اور ان دیہاتوں کو جہاں رات کے اندھیرے میں فوجی آپریشنز کیے جاتے ہیں۔ اور پھر فیصلہ کریں کہ اگر اس سب کے خلاف ایک منظم مزاحمت اٹھے تو کیا وہ دہشتگردی کہلائے گی، یا وہ انسان ہونے کی دلیل ہو گی؟

امریکہ اور عالمی برادری کو یہ بنیادی حقیقت تسلیم کرنی چاہیے کہ بلوچ قوم اور اس کی انقلابی مزاحمت فطری طور پر اُن عالمی قوتوں کے قریب تر ہے جو انصاف، استحکام اور اصولی شراکت داری پر یقین رکھتی ہیں۔ بی ایل اے ایک ایسی مزاحمتی تنظیم ہے جو مذہبی انتہاپسندی سے پاک، ایک منظم قومی سوچ اور دنیا کے ساتھ باوقار تعلقات پر یقین رکھتی ہے۔ اس کے برعکس پاکستان نے اپنی تاریخ میں ہر اس عالمی اصول کو پامال کیا ہے جس پر مہذب اقوام کی شراکت داری استوار ہوتی ہے۔ ماضی گواہ ہے کہ پاکستان نے بارہا اپنے معاہدوں، وعدوں اور اعتماد کو مفاد پرستی کی نظر کیا، اور یہی روش اسے ایک ناقابل اعتبار ریاست کے طور پر دنیا کے سامنے لاتی ہے۔ اگر امریکہ خطے میں حقیقی استحکام، زمینی سچائیوں کے مطابق تعلقات، اور پائیدار مفادات کی بنیاد رکھنا چاہتا ہے تو اسے اپنے فطری اتحادیوں کو پہچاننا ہو گا۔ بلوچ قوم، جو جدید، مزاحمتی اور اصولی مزاج رکھتی ہے، اور بلوچ لبریشن آرمی، جو صرف اپنے وطن کی آزادی اور انصاف کے لیے میدان میں ہے، وہ قوتیں ہیں جنہیں مضبوط کرنا ہی اس خطے میں کسی دیرپا امن اور اصولی توازن کی ضمانت بن سکتا ہے۔

ہم اپنی قوم سے وعدہ کرتے ہیں کہ بی ایل اے اپنی نظریاتی، عسکری اور انقلابی ذمہ داری سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ ہم ریاستی بیانیے، بین الاقوامی لیبل یا کسی عالمی فیصلے کو اپنے راستے کی دیوار نہیں بننے دیں گے۔ ہم اپنی جنگ کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک بلوچ قومی آزادی و خودمختاری حاصل نہیں ہوتی۔

اگست

20

پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور میں ایک حملے میں قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے چار کارندوں کو ہلاک کردیا۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے منگل کی شب پنجگور کے علاقے سوردو میں چھاپہ مار کر نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ غلام سرور سمیت اسلام ولد غلام سرور، نظام ولد غلام سرور سکنہ پنجگور اور حبیب اللہ ولد شاہ محمد سکنہ گریشہ خضدار کو ہلاک کردیا۔

سرمچاروں نے چھاپے کے دوران اسلام سرور کے ٹھکانے سے تین عدد کلاشنکوف، ایک عدد ایم-فور و دیگر ہتھیاروں سمیت دو گاڑی اور تین موٹر سائیکل ضبط کی، جبکہ مذکورہ ٹھکانے کو بطور ٹارچر سیل بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ٹھکانے میں کرنٹ دینے اور دیگر طریقوں سے تشدد کے آلات واوزار پائے گئے۔ دو مہینے قبل پنجگور سے نوجوان ذیشان ظہیر کے اغواء اور بعد ازاں ان کو شہید کرنے میں بھی اسلام سرور براہ راست ملوث پایا گیا تھا۔

غلام سرور قابض فوج کی سرپرستی میں نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ تشکیل دیکر اس کی سربراہی کررہا تھا جو گذشتہ کئی عرصے سے گچک سمیت پنجگور کے دیگر علاقوں میں سرگرم تھا۔ یہ جھتہ نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ، جبری گمشدگیوں میں ملوث ہونے سمیت فوجی جارحیت میں قابض فوج کی براہ راست معاونت کرتا رہا ہے، جبکہ قابض فوج کی جانب سے اس جھتے کو منشیات فروشی، اغواء برائے تاوان اور راستوں پر ناکہ لگاکر بھتہ خوری کی مکمل چھوٹ دی جاچکی تھی۔

سرمچاروں نے چھاپے کے دوران اسلام سرور کے ٹھکانے سے تین عدد کلاشنکوف، ایک عدد ایم-فور ہتھیار ضبط کی

24

تمپ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار سنگت زاہد صالح عرف واحد قابض پاکستانی فوج سے جھڑپ کے دوران شہید ہوگئے۔

۲۲ اگست کو تمپ کے علاقے تلوکان میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار تنظیمی کام کے سلسلے میں سفر کررہے تھے کہ اس دوران قابض فوج سے جھڑپ شروع ہوگئی۔ اس جھڑپ میں قابض فوج کے متعدد اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ سرمچار زاہد صالح عرف واحد دلیری سے لڑتے ہوئے شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگئے۔

شہید سنگت زاہد عرف کیپٹن واحد ولد صالح محمد کا تعلق کیچ کے علاقے تمپ کے نظر آباد سے تھا۔ اپنی جنگی صلاحیتوں کے حوالے سے ساتھیوں میں شہرت رکھنے والے سنگت زاہد نے ۲۰۱۴ میں بلوچ قومی آزادی کی جدوجہد کے لئے مسلح تحریک میں شمولیت اختیار کی۔

شہید زاہد عرف واحد نے ۲۰۲۳ میں بلوچ لبریشن آرمی میں شمولیت اختیار کی اور تمپ، زامران اور دشت کے محاذوں پر خدمات سرانجام دیں۔ وہ ایک کہنہ مشق ساتھی تھے جنھوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ وطن کے نام وقف کردیا تھا۔

سنگت زاہد صالح عرف واحد

اگست

29 کولپور

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کچھی کے علاقے کولپور میں قابض فوج کے بم ڈسپوزل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا جب وہ ریل ٹریک کی کلیئرنس میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔ اسی روز کولپور ہی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض فوج کی ایک اور گاڑی کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں انہیں جانی و مالی نقصانات اٹھانے پڑے۔

29 پنجگور

گذشتہ روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے پروم میں قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں چھ اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہوگئے اور گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

29 بلیدہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۲۳ اگست کو بلیدہ، کوچگ میں قابض فوج کے لیے رسامان لے جانے والی تین ٹرک گاڑیوں اور ایک کرین کو نذرِ آتش کرکے تباہ کردیا۔

29 کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ کے علاقے میاں غنڈی میں قابض پاکستان کی پولیس فورس کے اہلکاروں کو حراست میں لیا۔ سرمچاروں نے اہلکاروں کا اسلحہ ضبط کیا، جن میں تین عدد کلاشنکوف شامل ہیں، جبکہ انہیں بلوچ عوام پر مظالم میں شریک نہ ہونے کی تنبیہ دینے کے بعد رہا کردیا گیا۔

29 چاغی

۱۲۳ اگست کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے چاغی کے علاقے دالبندین میں معدنیات لے جانے والی دو گاڑیوں کو نذر آتش کرکے تباہ کردیا۔

29 گوادر

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعرات کی شب گوادر کے شہر جیونی میں قابض فوج کے بندری کیمپ پر دستی بم حملہ کیا جس میں فوج کو نقصانات اٹھانے پڑے۔

29 خاران

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۱۲۱ اگست کو خاران کے علاقے گواش میں قابض فوج کے آلہ کار منیر کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ مذکورہ شخص قابض فوج کے خفیہ اداروں کے لیے بطور مخبر کام کررہا تھا۔

ستمبر

زامران

01

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے زامران میں ارچنان کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ کے قریب قائم ان کی واٹر سپلائی پر آئی ای ڈی نصب کیا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے دو اہلکاروں کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ مذکورہ مقام پر پہنچے۔ دھماکے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ دوسرا زخمی ہوا۔

کوئٹہ

01

بلوچ لبریشن آرمی نے گزشتہ شب کوئٹہ کے علاقے میاں غنڈی کے قریب معدنیات لے جانے والی ایک گاڑی کو نشانہ بنا کر نذر آتش کر دیا۔

خاران

01

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران کے علاقے بر شونکی میں ایک پولیس چوکی پر کنٹرول حاصل کیا۔ وہاں موجود اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا تاہم انہیں بعد ازاں رہا کر دیا گیا۔

کیچ

01

دریں اثنا کیچ کے علاقے گورکوپ، جمک میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکاروں کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید ایک شدید زخمی ہوا۔

ہرنائی

01

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ہرنائی کے علاقے شاہرگ، کھوسٹ میں گیس پلانٹ کے سائٹ کو حملے میں نشانہ بنایا، جہاں سرمچاروں نے گیس ٹینکرز دھماکے سے تباہ کر دیا۔

ستمبر

03

زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز کیچ کے علاقے زامران میں نوانو کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب قابض فوج علاقے میں جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کی کوشش کر رہی تھی۔ دھماکے میں قابض پاکستانی فوج کے سات اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید چار اہلکار شدید زخمی ہوگئے جبکہ دشمن فوج کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

03

کولواہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کولواہ کے علاقے ماڈگ کلات میں قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا، حملے میں سرمچاروں نے راکٹ و دیگر بھاری ہتھیاروں سے قابض فوج کی پوزیشنز کو نشانہ بناکر جانی ومالی نقصانات سے دوچار کیا۔

03

بولان

بی ایل اے کے سرمچاروں نے بولان کے علاقے شورکنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی جانب سے نصب کردہ جاسوس کیمروں کو نشانہ بناکر تباہ کردیا۔

05

مند

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج مند کے علاقے کوہ پشت گیاب میں قابض پاکستانی فوج کے دو اہلکاروں کو اس وقت مسلح حملے میں ہلاک کیا جب وہ موٹر سائیکل پر گشت کررہے تھے۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے دونوں اہلکاروں سپاہی جمیل احمد اور عزیز اللہ کو ہلاک کر کے ان کا اسلحہ اپنی تحویل میں لیا۔

05

قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۱۵ اگست کو قلات کے علاقے منگچر میں چوٹانک کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے قافلے کو حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

05

کوئٹہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گذشتہ شب نیو سریاب تھانے کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں پولیس کو جانی ومالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

05

مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۳ اگست کو مستونگ کے علاقے مَروکنڈ میں قابض فوج کی سہولت کاری میں ملوث ٹرانسپورٹ کمپنی کے دفتر کو نذرِ آتش کیا۔ مذکورہ ٹرانسپورٹ کمپنی قابض فوج کے لیے راشن اور دیگر رسد پہنچانے میں ملوث تھی جبکہ اسے اس سے قبل تنبیہ کیا جاچکا تھا۔

ستمبر

07 زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کیچ کے علاقے زامران میں نوانو کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب قابض فوج علاقے میں جارحیت کے بعد واپس آرہی تھی۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کی گاڑی مکمل تباہ ہوگئی جبکہ اس میں سوار تمام نو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

07 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز قلات میں مورگند کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید دو زخمی ہوگئے۔

10 خضدار

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خضدار کے علاقے زہری، انجیرہ میں قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اہلکاروں کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دو اہلکار مارے گئے۔

10 قلات

قلات کے علاقے مورگند میں سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں دو دشمن اہلکار مارے گئے۔

09 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ میں معدنیات لے جانے والی ایک گاڑی پر حملہ کیا اور اسے نقصان پہنچایا۔

10 قلات

مورگند ہی میں ایک اور کارروائی کے دوران سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ پر تعینات اہلکار کو اسنائپر حملے میں ہلاک کر دیا۔

10 قلات

گذشتہ روز سرمچاروں نے قلات کے علاقے شیخزی میں قابض پاکستانی فوج کی ایک ٹرک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے چار اہلکار موقع پر ہلاک اور تین زخمی ہوگئے جبکہ دشمن فوج کی گاڑی تباہ ہوگئی۔

10 قلات

۵ ستمبر بروز جمعہ سرمچاروں نے مورگند کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی دھماکے میں نشانہ بنایا، جس میں دو اہلکار ہلاک اور مزید دو زخمی ہوئے۔

09 تمپ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے تمپ، نذر آباد میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار تمام سات اہلکار ہلاک ہوگئے۔

ستمبر

11

قلات

گذشتہ روز قلات کے علاقے شیخڑی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت گھات لگا کر نشانہ بنایا جب وہ ایک روز قبل سرمچاروں کے حملے میں تباہ ہونے والی اپنی گاڑی کے قریب پہنچے تھے۔ اس کارروائی میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید دو زخمی ہوگئے۔

11

قلات

سوموار کے روز قلات ہی کے علاقے مکی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

11

بولان

گذشتہ شب سرمچاروں نے بولان کے علاقے بی بی نانی میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی جو دو گھنٹے سے زائد جاری رہی۔ اس دوران سرمچاروں نے اسنیپ چیکنگ بھی جاری رکھی۔

11

منڈ

آج کیچ کے علاقے منڈ میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے لیے راشن لے جانے والی ایک گاڑی کو راشن سمیت اپنی تحویل میں لے لیا۔ گاڑی کا ڈرائیور بھی سرمچاروں کی حراست میں ہے اور اس سے تفتیش جاری ہے۔

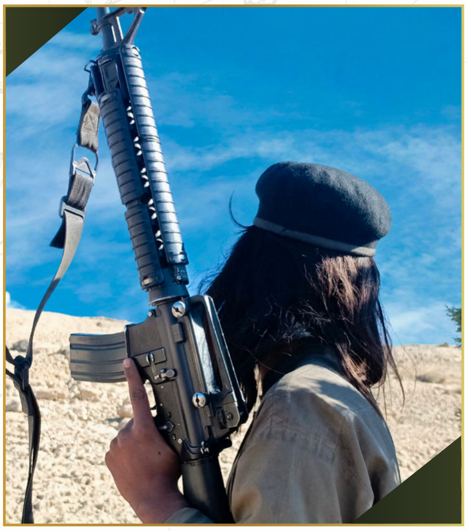

15

منڈ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کیچ کے علاقے منڈ میں شند کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ۱۲۵ ونگ کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے میں قابض فوج کے کیپٹن وقار کاکڑ، نائیک جنید، نائیک عصمت، لانس نائیک خان محمد اور سپاہی ظہور احمد سمیت آٹھ اہلکار ہلاک ہوگئے۔

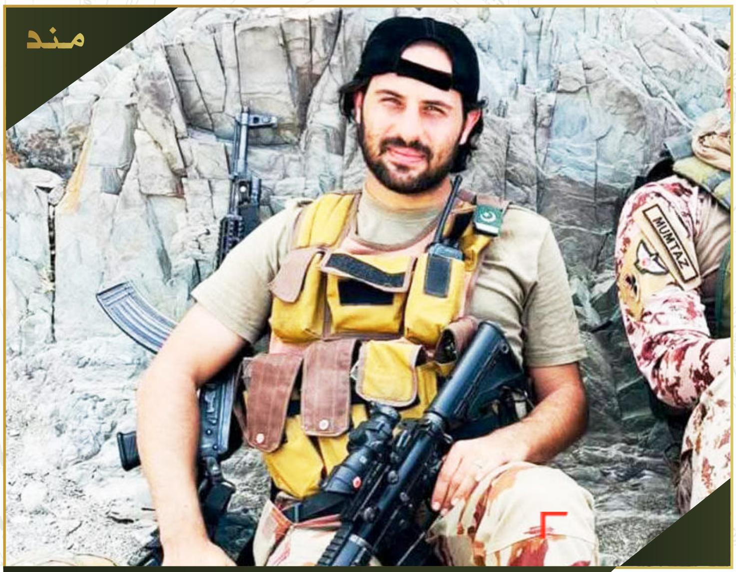

دھماکے میں قابض فوج کے کیپٹن وقار کاکڑ ہلاک ہوگئے۔

15

مستونگ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ہفتے کے روز مستونگ کے علاقے مَرو میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ 'کہر' کے مقام پر پیش قدمی کی کوشش کر رہے تھے۔ سرمچاروں نے گھات لگا کر قابض فوج کے اہلکاروں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں انہیں جانی نقصانات اٹھانے پڑے، جبکہ دیگر اہلکار اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر میدان سے فرار ہوگئے۔

15

نوشکی

ایک اور کارروائی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعہ کی شب نوشکی شہر میں ڈی سی آفس اور اس کے اطراف میں قابض فوج کی جانب سے نصب جاسوس کیمروں کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔ اس دوران قابض فوج نے کواڈ کاپٹر کا استعمال کیا، جسے سرمچاروں نے مار گرایا۔ اسی وقت لیویز فورس نے سرمچاروں کے سامنے رکاوٹ بننے کی کوشش کی، جس پر سرمچاروں نے جوابی حملہ کرتے ہوئے انہیں بھی نشانہ بنایا۔

ستمبر

دشت

بلوچ لبریشن آرمی کے فدائی یونٹ مجید بریگیڈ نے بدھ، ۱۸ ستمبر ۲۰۲۵ کو بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے دشت میں کنچتی کراس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک بڑے اور بھاری قافلے کو فدائی حملے میں نشانہ بنایا۔ یہ قافلہ چھ بسوں پر مشتمل تھا، جس میں قابض پاکستانی فوج کے درجنوں اہلکار سوار تھے، اور ان کی حفاظت کے لیئے ایک علیحدہ عسکری اسکواڈ بھی ہمراہ تھا۔ قافلہ ایک روز قبل کراچی سے گوادر پہنچا تھا اور حملے کے روز گوادر سے تربت کی جانب روانہ ہو رہا تھا۔ حملہ دوپہر ایک بجکر پانچ منٹ پر ایک منظم منصوبہ بندی، بھرپور معلوماتی تیاری اور مکمل عسکری نظم کے تحت اس وقت انجام دیا گیا جب دشمن غفلت میں تھا، اور بی ایل اے کے فدائین نے پوری مہارت، تدبیر اور جانفشانی سے اس موقع کو دشمن کے خلاف فیصلہ کن حملے میں تبدیل کر دیا۔

مجید بریگیڈ کی فدائی کارروائی کا پہلا مرحلہ اس وقت شروع ہوا، جب فدائی سنگت الطاف عرف چاکر نے بارود سے بھری گاڑی دشمن قافلے کی مرکزی بس سے ٹکرا دی، جس کے نتیجے میں ایک بڑا دھماکہ ہوا، بس مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار تمام اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اس دھماکے کے فوراً بعد فدائی سنگت گہرام عرف زگرین اور خلیل عرف کلمیر نے باقی ماندہ بسوں اور حواس باختہ حفاظتی اسکواڈ کو دشمن کے حصار کے اندر گھس کر نشانہ بنایا۔ دشمن کی جوابی فائرنگ کے باوجود دونوں فدائین نے حملے کو جاری رکھا اور دشمن کی نقل و حرکت کو منجمد کر دیا۔ حملہ تیس منٹ سے زائد جاری رہا، اور جب دسیوں دشمن اہلکاروں کو ہلاک کرنے کے بعد دونوں فدائین کے ہتھیار ختم ہو گئے تو انہوں نے بی ایل اے کے فدائی نظم کے تحت آخری گولی کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے اپنی جانیں اپنی قوم اور سرزمین پر قربان کر دیں۔

بلوچ لبریشن آرمی کے زمینی ذرائع اور انٹیلی جنس ونگ «زراب» کے مطابق اس حملے میں قابض پاکستانی فوج کے کم از کم ۱۳۲ اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے ہیں، جن میں کئی افسران بھی شامل ہیں۔ اس حملے میں تین سے زائد بسیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں، اور دشمن کو جائے وقوعہ سے لاشیں نکالنے اور زخمیوں کو منتقل کرنے میں کئی گھنٹوں کی تاخیر اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حملے کے بعد دشمن نے جائے وقوعہ پر فوری طور پر فضائی کمک، ڈرون سرویلنس، اور زمینی دستے روانہ کیئے، تاہم مکمل تباہی، تنظیمی انتشار اور گہرے نفسیاتی اثرات کے باعث قابض فوج کو امدادی کارروائیوں میں گھنٹوں کا وقت لگا، جسکی وجہ سے زیادہ تر زخمی فوجی اہلکار موقع پر ہلاک ہو گئے۔ بی ایل اے کے لیئے یہ کارروائی صرف ایک کامیاب حملہ نہیں بلکہ اس یقین کا عملی اظہار ہے کہ دشمن کو بلوچستان کے کسی بھی کونے میں چین و اطمینان میسر ہونے نہیں دیا جائیگا۔

یہ حملہ ایک ایسے وقت میں کیا گیا، جب ریاست پاکستان اور اس کی اتحادی چین بلوچ قومی تحریک کے خلاف عالمی سطح پر عسکری، سفارتی اور قانونی دباؤ بڑھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ حال ہی میں پاکستان اور چین نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ۱۲۶۷ کمیٹی کے تحت بلوچ لبریشن آرمی اور اس کی فدائی یونٹ مجید بریگیڈ کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں شامل کرنے کی مشترکہ تجویز پیش کی۔ اس قرارداد کے ذریعے پاکستان یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ بلوچ مزاحمتی تنظیمیں القاعدہ یا داعش جیسے بین الاقوامی شدت پسند گروہوں سے مربوط ہیں۔ تاہم امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے اس تجویز مسترد کر دیا، کیونکہ پیش کردہ شواہد نہ صرف ناکافی تھے بلکہ بین الاقوامی قوانین کے معیار پر بھی پورا نہیں اترتے تھے۔ اس مستردی نے نہ صرف پاکستان کے بیانیئے کی کمزوری کو آشکار کر دیا ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کیا کہ بلوچ لبریشن آرمی اور اس کی فدائی قوتوں کے خلاف بین الاقوامی سطح پر وہ یکجہتی موجود نہیں جس کا خواب قابض ریاست دیکھتی ہے۔ یہ ایک سفارتی شکست تھی جو ایک بار پھر ثابت کرتی ہے کہ ہماری جدوجہد ایک منظم، نظریاتی اور سیاسی بنیادوں پر استوار قومی تحریک ہے، جسے دہشت گردی کے خانے میں رکھنا ممکن نہیں۔

ستمبر

بلوچ لبریشن آرمی اس فدائی کارروائی میں شہید ہونے والے تین عظیم فرزندانِ وطن کو انتہائی فخر، احترام اور قومی جذبے سے سلام پیش کرتی ہے۔ شہید فدائی سنگت الطاف عرف چاکر ولد عبدالرحمٰن، بلیدہ کے علاقے الندور سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ۲۰۲۳ میں بی ایل اے سے وابستہ ہوئے، اور شہری گوریلا کی حیثیت سے کئی تنظیمی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے مختصر وقت میں اپنی قابلیت، دیانت اور عزم سے قیادت کا اعتماد حاصل کیا۔ بعد ازاں پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے اور مجید بریگیڈ میں شامل ہو کر نو ماہ تک عسکری و نظریاتی تربیت حاصل کی۔ ان کی شہادت، قربانی اور فدائی عمل نے مجید بریگیڈ کی تاریخ میں ایک نئی تابندگی پیدا کی ہے۔

شہید فدائی سنگت گہرام عرف زگرین ولد فاروق، پنجگور کے علاقے پروم، لگاروک سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۲۰۲۳ میں بی ایل اے کی صفوں میں شمولیت اختیار کی، اور ابتدا ہی سے اپنی سنجیدگی، ضبط اور خاموش استقلال کے باعث ایک فدائی یونٹ کے لیئے موزوں ترین قرار پائے۔ وہ صرف عسکری اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے بلکہ نظریاتی فہم اور تنظیمی شعور میں بھی بے مثال تھے۔ ان کی شہادت بلوچ نوجوانوں کے لیئے ایک استعارہ بن چکی ہے۔

شہید فدائی سنگت خلیل عرف کلمیر ولد فضل، تربت کے علاقے سامی، بلوچی بازار سے تھے۔ انہوں نے ۲۰۲۳ میں بلوچ لبریشن آرمی سے وابستگی اختیار کی، اور شہری گوریلا کی حیثیت سے متعدد ذمہ داریاں ادا کرنے کے بعد پہاڑی محاذ پر منتقل ہوئے۔ ۲۰۲۴ میں وہ مجید بریگیڈ کا حصہ بنے اور مختصر مدت میں اپنے فدائی عزم، عسکری سلیقے اور تنظیمی شفافیت کے باعث نمایاں حیثیت حاصل کی۔ ان کی شخصیت اس بات کی عکاس تھی کہ فدائیت جذبے کا نہیں بلکہ شعور کا نام ہے، اور وہ شعور اب ناقابلِ شکست صورت اختیار کر چکا ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی واضح کرتی ہے کہ ہماری تمام عسکری کارروائیاں بین الاقوامی انسانی اور جنگی قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے قابض ریاست کے خلاف ایک جائز قومی مزاحمت ہیں۔ قابض دشمن کے برعکس، ہم نہ بیگناہ شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں، نہ عوامی املاک کو، اور نہ غیر متحارب قوتوں پر حملے کرتے ہیں۔ ہماری فدائیت اور گوریلا حکمت عملی دشمن کی فوجی قوت، اس کے مراکز، قافلوں، چوکیوں، دشمن کے براہ راست سہولتکاروں، استحصالی ذرائع اور جنگی نیٹ ورک کے خلاف مرکوز ہے۔ ہماری جدوجہد اس اصول پر قائم ہے کہ ایک قابض ریاست کو نہ امن کا حق حاصل ہے اور نہ ہی وہ استحصال کے ساتھ غیر جانبداری کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ مقبوضہ بلوچستان میں جہاں جہاں دشمن کی موجودگی ہو گی، وہاں وہاں شدید حملے و مزاحمت جاری رہے گی۔

بلوچ لبریشن آرمی اپنے ایلیٹ یونٹ مجید بریگیڈ کی اس فدائی حملے کی مکمل ذمہ داری قبول کرتی ہے اور قابض ریاست کو غیر مبہم الفاظ میں تنبیہ کرتی ہے کہ جب تک بلوچستان پر قبضہ برقرار ہے، ہماری مسلح مزاحمت پوری قوت، نظم اور مقصدیت کے ساتھ جاری رہے گی۔ دشمن کے لیے بلوچستان کی کوئی شاہراہ محفوظ رہے گی نہ قافلہ، کوئی چوکی پر سکون رہے گی نہ کوئی قلعہ۔ ہماری فدائیت محض ردِعمل نہیں بلکہ نظریاتی استقامت، عسکری بصیرت اور قومی شعور کی وہ صورت ہے جسے شکست دینا دشمن کی عسکری منصوبہ بندی سے ماورا ہے۔ ہماری گوریلا قوتیں مسلسل تنظیمی تعمیر، جنگی تیاری اور فکری مرکزیت کے عمل سے گزر رہی ہیں۔ بلوچ مزاحمت اب ایک ناقابلِ واپسی مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جہاں ہر حملہ صرف انتقام نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا فیصلہ ہے۔ ہر قربانی صرف جذبہ نہیں بلکہ نظریاتی عہد ہے، اور ہر فدائی صرف سپاہی نہیں بلکہ ایک مکمل انقلابی کردار بن چکا ہے۔ اور جب تک بلوچ سرزمین پر قبضے کا آخری نشان مٹ نہیں جاتا، مزاحمت کا یہ قافلہ اپنی پیش قدمی جاری رکھے گا۔

ستمبر

زامران

22

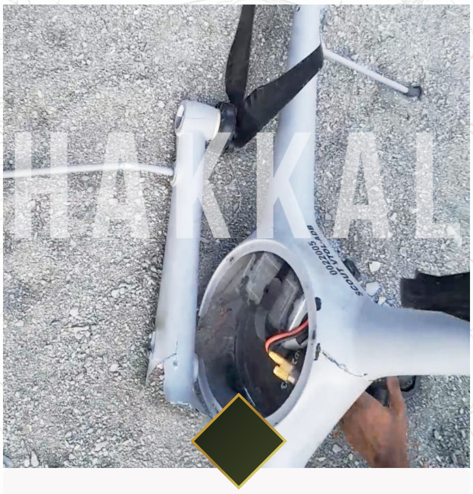

گزشتہ روز زامران کے علاقے تنک میں سرمچاروں نے پاکستانی فوج کے کیمپ پر تعینات ایک اہلکار کو اسنائپر حملے میں ہلاک کیا اور حملے میں استعمال ہونے والا فوج کا کواڈ کوپٹر بھی مار گرایا۔

کوئٹہ

22

اکیس ستمبر کی شب کوئٹہ میں شیخ زائد اسپتال کے قریب مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کے دوران ایک پولیس اہلکار کو حراست میں لیکر اس کا اسلحہ ضبط کیا گیا، جسے بعدازاں رہا کردیا گیا۔ اسی رات ڈھاڈر میں کمبڑی پل کے مقام پر گیس پائپ لائن کو دھماکہ خیز مواد سے تباہ کیا گیا۔

قلات

22

اٹھارہ ستمبر کو قلات کے علاقے منگچر میں فوجی ناکہ بندی کے دوران سرمچاروں نے دستی بم حملہ کیا، جس میں ایک اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ حملے کے بعد فوج نے اندھادھند فائرنگ کی جس سے عام شہری بھی زخمی ہوئے۔

21

شہید سنگت عبدالحد، شہید سنگت اسلام

شہید سنگت عبدالحد مینگل عرف عثمان ولد حاجی موسیٰ کا تعلق قلات کے علاقے جوہان سے تھا۔ وہ ایک سال سے بلوچ لبریشن آرمی کے ساتھ وابستہ تھے اور مستونگ کے محاذ پر قومی غلامی کے خلاف اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

شہید سنگت اسلام عرف سگار ولد عطا محمد کا تعلق مشکے کے علاقے تنک سے تھا۔ لوامز یونیورسٹی اوتھل سے تعلیم حاصل کرنے والے اسلام عرف سگار رواں سال بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور پنجگور کے محاذ پر سرگرم رہے۔

قلات

22

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے زاوہ سے قابض پاکستان فوج کے ایم آئی (ملٹری انٹیلی جنس) کے ایک اہلکار قیصر عباس سکنہ فتنڈ، گجرانوالہ کو حراست میں لیا۔ اہلکار کے اعتراف جرم کے بعد بلوچ قومی عدالت نے اس کو سزائے موت سنائی جس پر سرمچاروں نے عمل در آمد کرکے اس کو ہلاک کردیا۔

22

خاران

انیس ستمبر کو خاران کے علاقے برشونکی میں بی ایل اے نے ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ حافظ ممتاز کے ٹھکانے پر حملہ کیا، جہاں سے دو آلہ کاروں کو حراست میں لیا گیا۔ ٹھکانے میں موجود اسلحہ اور سامان قبضے میں لے کر عمارت کو نذر آتش کیا گیا۔ اسی علاقے میں سرمچاروں نے لیویز چوکی پر کنٹرول حاصل کرکے چار اہلکاروں کو حراست میں لیا، جنہیں بعدازاں رہا کردیا گیا۔

ستمبر

24 سوراب

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۷ستمبر کو سوراب کے علاقے گدر سے فوجی آلہ کار و مخبر اسحاق مینگل ولد خیر جان سکنہ چھڈ، گدر کو اس کے ٹھکانے سے گرفتار کیا اور اسلحہ بھی اپنی تحویل میں لیا۔ تفتیش کے دوران اسحاق مینگل نے انکشاف کیا کہ وہ قابض فوج کے تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے سرغنہ شفیق مینگل کی سرپرستی میں سرگرم تھا اور سوراب میں اختر ولد ٹکری یار محمد مینگل کی سربراہی میں بطور آلہ کار کام کررہا تھا۔ اس نے مزید انکشاف کیا کہ ان کا گروہ سوراب شہر، گدر اور بسیمہ میں قابض فوج کی سہولت کاری میں ملوث رہا ہے۔ ان اعترافات کے بعد بلوچ قومی عدالت نے اسحاق مینگل کو قومی غداری کا مرتکب قرار دے کر سزائے موت سنائی جس پر گذشتہ روز عمل درآمد کیا گیا۔

24 مستونگ

گذشتہ روز مستونگ کے علاقے دشت میں سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی دھماکے کا نشانہ بنایا جب وہ ریلوے ٹریک کی کلئرنس میں مصروف تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید دو زخمی ہوگئے۔

24 کیچ

آج کیچ کے علاقے گورکوپ میں سرمچاروں نے قابض فوج کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں تین اہلکار ہلاک جبکہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

27 زہری

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زہری کے علاقوں انجیرہ اور گزان میں پیش قدمی کرنے والے قابض پاکستانی فوج کو شدید حملوں میں نشانہ بنایا۔ گذشتہ روز قابض فوج کے دس گاڑیوں پر مشتمل قافلے کو انجیرہ میں سرمچاروں نے گھات لگا کر نشانہ بنایا، جس میں چار گاڑیاں براہ راست حملے کی زد میں آئی جبکہ دشمن فوج کی دو گاڑیاں تباہ ہوکر خاکستر ہوگئی۔ ان حملوں میں قابض فوج کے پندرہ سے زائد اہلکار ہلاک ہوگئے۔

زہری ۱۱ اگست سے سرمچاروں کے کنٹرول میں ہے اور اب تک ۴۷ دنوں کے دوران قابض فوج کی بار بار کی گئی پیشقدمیوں کو ناکام بناکر انہیں پیچھے دھکیلا گیا ہے۔ آج دوسرے روز بھی گزان، انجیرہ اور گردنواح میں جھڑپیں جاری ہے۔

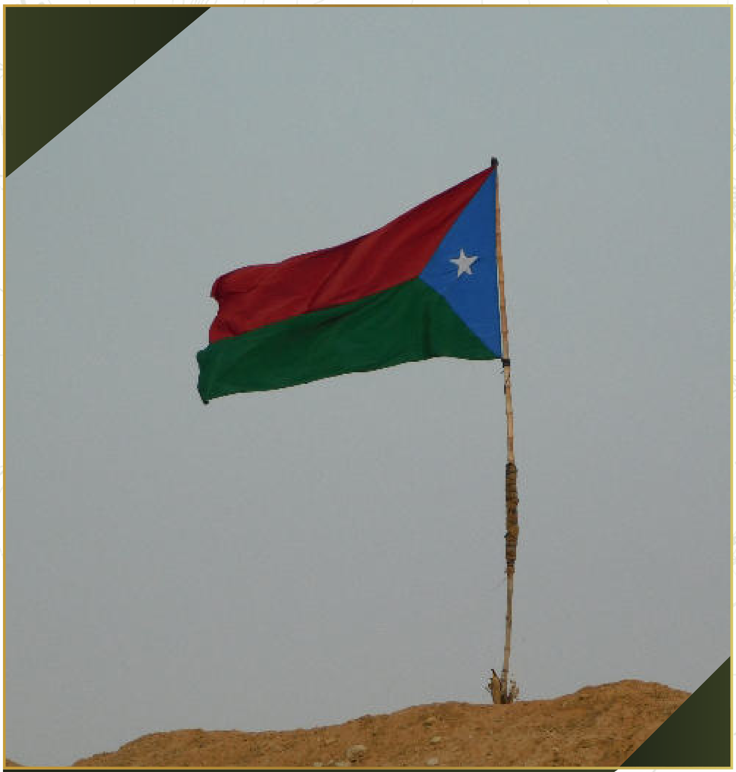

بلوچ لبریشن آرمی

ستمبر

28

سوراب

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز سوراب کے قریب خیسن دون کے مقام پر مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی جو دو گھنٹوں تک جاری رہا، سرمچاروں نے اس دوران اسنیپ چیکنگ جاری رکھی۔

28

نوشکی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج نوشکی میں بدل کاریز کراس پر ناکہ بندی قائم کرنے والے قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا، حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

28

نوشکی

بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۲۵ ستمبر کو نوشکی، غریب آباد میں قابض پاکستانی فوج کی نصب کردہ دوعدد جاسوس کیمروں کو نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

28

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز قلات کے علاقے خزینئی میں معدنیات لیجانے والی ایک گاڑی کو مسلح حملے میں نشانہ بنا کر نقصان پہنچایا۔

28

قلات

سرمچاروں نے ۲۶ ستمبر کو قلات کے علاقے زاوہ میں قابض پاکستانی فوج کو اس وقت گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کی کوشش کررہے تھے۔ حملے میں قابض فوج کو جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

28

زہری، خاران، قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے زہری میں کاروائی کے دوران غلام حسین ولد مہردل جتک سکنہ کوچو، زہری کو حراست میں لیا۔ دوران تفتیش غلام حسین نے اعتراف کیا کہ ایک سال سے قابض پاکستانی فوج کیلئے بطور مخبر کام کررہا ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران کے علاقے برشونکی سے قابض پاکستانی فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے ٹھکانے سے آلہ کار دولت خان ولد مرید مری سکنہ کوہلو کو حراست میں لیا۔ دولت خان نے دوران تفتیش اعتراف کیا کہ وہ حافظ ممتاز کی سربراہی میں چلنے والے نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کا رکن ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ایک اور کاروائی میں قلات میں اسحاق نیچاری ولد علی محمد سکنہ کوہک، منگچر کو حراست میں لیا۔ دوران تفتیش اسحاق نیچاری نے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یوسف، جمیل، صدام سمیت دیگر افراد کو جبری لاپتہ کروانے اور گھروں پر چھاپوں میں وہ قابض پاکستانی فوج کی سہولت کاری میں براہ راست ملوث رہا ہے۔

اعترافات کے بعد بلوچ قومی عدالت نے غلام حسین، دولت خان اور اسحاق نیچاری کو قومی غداری کا مرتکب قرار دے کر سزائے موت سنائی جس پر عمل درآمد کیا گیا۔

30

قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے زاوہ میں قابض پاکستانی فوج پر حملہ کرکے چھ اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔ اس حملے میں جدید اور خودکار ہتھیار استعمال کیے گئے۔

30

تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ شب تربت کے علاقے آبسر، بورڈ کے مقام پر قابض فوج کی ایک چوکی پر دستی بم حملہ کیا، جس کے نتیجے میں فوجی اہلکاروں کو جانی ومالی نقصانات اٹھانے پڑے۔

اکتوبر

02 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منگل کے روز قلات کے علاقے جوہان میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ پیش قدمی کی کوشش کر رہے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

02 قلات

اسی شب قابض فوج کے دیگر اہلکاروں کو سرمچاروں نے جدید اور خودکار ہتھیار استعمال کرتے ہوئے حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم مزید دو اہلکار زخمی ہوگئے، جبکہ قابض فوج کے بزدل اہلکار اپنی پوزیشنز چھوڑ کر بھاگ گئے۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے چھوڑے جانے والا اسلحہ اپنی تحویل میں لیا۔

02 پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۲۹ ستمبر کی شب پنجگور کے علاقے سیدان میں قابض پاکستانی فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے شاکر کو حملے میں ہلاک کردیا۔

05 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے زاوہ میں قابض پاکستانی فوج کی ایک پوسٹ پر مسلح حملہ کیا۔ سرمچاروں نے راکٹوں اور دیگر بھاری ہتھیاروں سے قابض فوج کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دو اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ حملے کے دوران زخمی ہونے والے کئی دشمن اہلکار اپنی پوزیشنیں چھوڑ کر فرار ہوگئے۔

05 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ روز قلات کے علاقے منگچر میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی، جو ایک گھنٹے سے زائد جاری رہی۔

دریں اثنا، سرمچاروں کے ایک اور دستے نے منگچر بازار سے ظہور نامی ایک شخص کو حراست میں لیا، جس سے تفتیش جاری ہے اور بلوچ قومی عدالت ان کے حوالے سے فیصلہ دے گی۔

05 پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۳۰ ستمبر کو پنجگور کے علاقے سبزآپ میں سی پیک روٹ پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔

05 تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعہ کے روز تربت کے علاقے ہیرونک میں قابض پاکستانی فوج کے آلہ کار لکمیر ولد سید محمد، سکنہ شاپک، کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔

05 مچھ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعہ کے روز مچھ میں پولیس تھانے کو ایک دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔

بلوچ لبریشن آرمی

اکتوبر

08

خاران

بی ایل اے کے سرمچاروں نے خاران کے علاقے گرک میں ڈیم کے قریب قائم قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ پر بیک وقت دو اطراف سے حملہ کیا۔ سرمچاروں نے خودکار اور جدید ہتھیاروں سے قابض فوج کی پوزیشنز کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے پانچ اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

10

زامران

زامران کے علاقے صابونی میں ہمارے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کیلئے سامان لیجانے والی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ حملے کے نتیجے میں گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔ ہمارے سرمچاروں نے انسانی نقصانات سے بچنے کیلئے گاڑی کے پچھلے حصے کو نشانہ بنایا۔

10

کولواہ

کولواہ کے علاقے ڈنڈار میں ہمارے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب قابض فوج کے نو اہلکار ایک جگہ جمع تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک اور دیگر زخمی ہوگئے۔

10

بلیدہ

بلیدہ میں ہمارے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے کارندے دادین ولد یلان کو اس کے ٹھکانے پر حملہ کرکے ہلاک کردیا۔ یہ آلہ کار قابض فوج کے پیرول پر تھا اور فوجی ایماء پر علاقے میں مسلح جھتے کے ہمراہ نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ، گھروں پر چھاپوں، جبری گمشدگیوں اور جارحیت میں قابض فوج کی سہولت کاری میں ملوث تھا۔

اکتوبر

11 زہری

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ١٦ اکتوبر کو ایک بجے کے قریب زہری میں گزان، کوچو کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے پیدل اہلکاروں کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید تین زخمی ہو گئے۔

14 تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج تربت کے مضافاتی علاقے میں مرکزی شاہراہ پر قائم قابض پاکستانی فوج کی چوکی پر حملہ کیا۔ سرمچاروں نے قابض فوج پر راکٹ لانچر سے متعدد گولے داغے، جس کے نتیجے میں انھیں جانی و مالی نقصان پہنچا۔

14 کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ میں میاں غنڈی کے مقام پر پولیس اہلکاروں کا اسلحہ اور دیگر سامان اس وقت ضبط کیا جب وہ موٹر سائیکل پر گشت کر رہے تھے۔ اہلکاروں کو تنبیہ کے بعد رہا کر دیا گیا۔

14 خاران

گزشتہ روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران تا نوشکی اور خاران تا بسیمہ مرکزی سڑکوں پر ناکہ بندیاں قائم کیں۔ سرمچاروں نے اسنیپ چیکنگ دو گھنٹے سے زائد جاری رکھی، اس دوران دو مشکوک افراد کو حراست میں لیا گیا جن سے تفتیش جاری ہے۔ مزید برآں سرمچاروں نے پولیس اہلکاروں کی ایک گاڑی بھی اپنی تحویل میں لے لی۔

بلوچ لبریشن آرمی

19 بالگتر

گذشتہ روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بالگتر میں کرکی کے مقام پر قابض فوج کے اہلکاروں کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا جب وہ قابض فوج کے قافلے کو سیکورٹی فراہم کرنے پہنچے تھے، دھماکے کے نتیجے میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہو گیا۔

19 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ١٧ اکتوبر کو مستونگ کے علاقے دشت میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو گھات لگا کر مسلح حملے میں نشانہ بنایا، حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ ایک اہلکار زخمی ہوا۔

19 مستونگ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے مَرو میں گوٗنڈین کے مقام پر قابض فوج کے لیے چیک پوسٹ تعمیر کرنے والی کمپنی کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا اور ہیوی مشینری نذرِ آتش کر دی۔

اکتوبر

19

سوراب

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ١٦ اکتوبر کی شب سوراب کے مل شاہورائی مقام پر لیویز فورس کی ایک چوکی پر کنٹرول حاصل کیا اور اہلکاروں کا اسلحہ تحویل میں لے لیا۔ مذکورہ چوکی بھتہ خوری میں ملوث تھی، جس پر سرمچاروں نے کارروائی کی۔ اس دوران سرمچاروں کے ایک دستے نے کوئٹہ-کراچی مرکزی شاہراہ پر ایک گھنٹے سے زائد ناکہ بندی کی اور اسنیپ چیکنگ جاری رکھی۔

دورانِ ناکہ بندی پولیس کی ایک گاڑی مذکورہ مقام پر پہنچی، سرمچاروں نے اہلکاروں کو کوئی نقصان نہ پہنچانے کی ضمانت پر ہتھیار ڈالنے کا کہا، تمام اہلکاروں نے اپنے ہتھیار سرمچاروں کے حوالے کیے۔ تاہم ایک اہلکار نے سرمچاروں پر فائرنگ کھول دی جس کی زد میں آکر سنگت مقبول بلوچ عرف بالی شہید اور سنگت کامران بلوچ عرف ساروت شدید زخمی ہوئے اور بعد ازاں راستے میں زخموں کی تاب نا لاتے ہوئے شہید ہوگئے، جبکہ سرمچاروں کی جوابی کاروائی میں مذکورہ پولیس اہلکار ہلاک ہوگیا۔

بلوچ لبریشن آرمی

شہید سنگت مقبول محمد حسنی عرف بالی ولد مولا بخش محمد حسنی کا تعلق نوشکی کے علاقے احمد وال سے تھا۔ بہادری و مخلصی کے پیکر سنگت مقبول رواں سال کے اوائل میں بلوچ لبریشن آرمی کا حصہ بنے تھے۔ آپ نے کم عرصے میں اپنی محنت اور جنگی صلاحیتوں کی وجہ سے ساتھیوں میں اہم مقام حاصل کیا۔ آپ نے شورپارود، نوشکی و خاران کے محاذوں پر اپنی خدمات سرانجام دیں۔

شہید سنگت مقبول محمد حسنی

شہید سنگت کامران سمالانی عرف ساروت ولد شہید جلال الدین کا تعلق نوشکی کے علاقے احمد وال سے تھا۔ آپ رواں سال مارچ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے۔ آپ نے شورپارود، نوشکی و خاران کے محاذوں پر قومی آزادی کے لیے اپنی خدمات انجام دیں۔ سنگت کامران نے اپنا شب و روز قومی آزادی کے لیے وقف کر رکھا تھا اور آخری سانس تک آزادی کے نظریے پر قائم رہ کر ہمیشہ کے لیے امر ہوگئے۔

شہید سنگت کامران سمالانی

21

زہری

شہید سنگت حافظ محمد عمر بلوچ عرف جانان ولد نوراللہ کا تعلق کوئٹہ سے تھا۔ آپ دو سال قبل بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے۔ حافظ عمر بلوچ نے دورانِ تعلیم ہی سیاسی شعور حاصل کیا اور ریاستی مظالم کے خلاف مزاحمت کا راستہ اپنایا۔ بعد ازاں بی ایل اے میں شمولیت کے بعد عسکری تربیت حاصل کی اور متعدد کارروائیوں میں قیادت کا کردار ادا کیا۔ آپ اپنی نظریاتی پختگی، تنظیمی نظم وضبط اور بے خوف مزاج کی وجہ سے ساتھیوں میں منفرد مقام رکھتے تھے۔ آپ کی سوچ کا محور ایک آزاد، خود مختار اور باوقار بلوچستان کا قیام تھا، جس کے لیے آپ نے اپنی زندگی قربان کی۔

شہید سنگت عبدالعزیز بلوچ عرف کلیم اللہ ولد پیر محمد کا تعلق قلات کے علاقے کھڈی سے تھا۔ وہ پانچ ماہ قبل بلوچ لبریشن آرمی سے وابستہ ہوئے۔ اگرچہ آپ کا عسکری سفر مختصر رہا، لیکن آپ نے اپنے عزم وجرات سے ثابت کیا کہ آزادی کی جدوجہد عمر یا تجربے کی محتاج نہیں۔ کلیم اللہ اپنے ساتھیوں میں نرم گفتار، بااخلاق اور پر عزم نوجوان کے طور پر جانے جاتے تھے، جبکہ میدانِ جنگ میں وہ دلیری، نظم وضبط اور غیر معمولی ثابت قدمی کی مثال بن گئے۔

شہید سنگت ثناء اللہ بلوچ عرف بڑے خان ولد پیر ولی بھٹار کا تعلق زہری سے تھا۔ آپ چار ماہ قبل بلوچ لبریشن آرمی میں شامل ہوئے۔ کم عرصے میں اپنی ذہانت، جذبے اور عسکری مہارت سے نمایاں مقام حاصل کیا۔ بطور شہری گوریلا آپ نے دشمن کی نقل وحرکت کی نگرانی، اطلاعاتی نیٹ ورک اور زمینی دفاع میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اپنی آخری سانس تک آپ نے اپنے وطن کے دفاع میں دشمن کا مقابلہ بہادری سے کیا۔

شہید سنگت عبدالعزیز بلوچ عرف محمد ابراہیم ولد عبدالحکیم کا تعلق بھی کھڈی، قلات سے تھا۔ وہ مزاحمتی سیاست کے سرگرم کارکن تھے جنہوں نے بلوچ نوجوانوں کے اندر سیاسی شعور اور قومی آگاہی پیدا کرنے کے لیے خفیہ تنظیمی کام کیا۔ بعد ازاں بلوچ لبریشن آرمی میں شمولیت کے بعد آپ نے فیلڈ آپریشنز میں فعال کردار ادا کیا۔ آپ نظم، بردباری اور نظریاتی استقامت کے پیکر سمجھے جاتے تھے، جنہوں نے جدوجہد کو فکری بنیاد فراہم کی۔

شہید سنگت راشد احمد زہری عرف جمال خان ولد محمد اشرف زہری کا تعلق نورگامہ زہری سے تھا۔ محض انیس برس کی عمر میں آپ نے آزادی کی راہ کا انتخاب کیا اور تین ماہ قبل بلوچ لبریشن آرمی کے صفوں میں شامل ہوئے۔ کم عمری کے باوجود آپ نے اپنی شجاعت، اور عزم سے یہ ثابت کیا کہ آزادی کی تڑپ ایمان کی علامت ہے۔

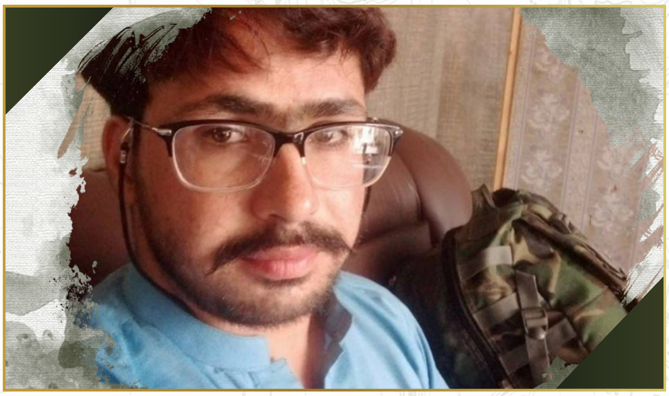

اکتوبر

23 زامران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز کیچ کے علاقے زامران میں کلکی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ اپنے قافلوں کو سکیورٹی فراہم کرنے کیلئے پہنچے تھے، دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا۔

23 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز قلات کے علاقے منگچر میں کوئٹہ - کراچی مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کی جو ایک گھنٹے سے زائد جاری رہی، اس دوران قابض فوج نے پیش قدمی کی کوشش کی جس کو سرمچاروں نے حملے میں نشانہ بنا کر پسپا کردیا، حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔ قابض فوج نے اس دوران کواڈکاپٹر سے بم گرائے تاہم سرمچار اس سے محفوظ رہیں۔

23 مستونگ

آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے اسپلنجی، مرؤ میں گریڈ اسٹیشن کے قریب ناکہ بندی قائم کی، دوران اسنیپ چیکنگ سرمچاروں نے ایک گاڑی کو تحویل میں لیا جس میں قابض فوج کیلئے راشن سمیت منشیات لے جایا جارہا تھا۔

26 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے گراپ میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ اپنے پوسٹس پر راشن پہنچانے کی کوشش کررہے تھے، دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

26 گورکوپ

گذشتہ روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے گورکوپ میں میانی کلگ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلوں کیلئے کلئرنس میں مصروف بم ڈسپوزل یونٹ کے پیدل اہلکاروں کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔

29 خاران

آج خاران کے علاقے لجّے میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے گاڑیوں کے قافلے پر اس وقت گھات لگا کر حملہ کیا جب وہ علاقے میں جارحیت کی غرض سے پیش قدمی کی کوشش کررہی تھی۔ حملے میں فوج کی تین گاڑیاں براہِ راست نشانہ بنیں، جس کے نتیجے میں چار اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

29 قلات

گزشتہ روز قلات کے شیخڑی اور مورگند کے علاقوں میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کی چوکی پر حملہ کیا۔ یہ کارروائی طویل عرصہ تک جاری رہی، جس میں بھاری اور خودکار ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا۔ اس حملے میں کم از کم تین اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

29 قلات

قلات ہی کے علاقے شاہ مردان میں بلوچ سرمچاروں نے ایک اور چوکی کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوا جبکہ فوج کو مزید جانی ومالی نقصانات اٹھانے پڑے۔

29 نوشکی

گزشتہ شب نوشکی میں بس اڈہ کے قریب قائم قابض فوج کے مرکزی کیمپ کی حفاظتی چوکیوں پر بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے حملہ کیا۔ کارروائی میں ایک اہلکار ہلاک ہوا جبکہ سرمچاروں نے اسی مقام پر قابض فوج کی جانب سے نصب کردہ جاسوس کیمرا تباہ کر دیا۔

29 نصیرآباد

آج نصیرآباد کے علاقے ڈیرہ مراد جمالی میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پولیس فورس کی گاڑی کو ایک دستی بم حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں تین اہلکار زخمی ہوئے۔

29 ڈھاڈر

ایک اور کارروائی میں، گزشتہ شب ڈھاڈر میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ پر دستی بم حملہ کیا، جس میں دو اہلکار زخمی ہوئے۔

نومبر

قلات

02

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے شیخڑی، مورگند، مکئی، خیصار کے مقامات پر تین روز کے دوران قابض فوج کو حملوں میں نشانہ بنا کر قابض فوج کے کمانڈوز سمیت سترہ اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے ہتھیاروں کو ضبط کیا جبکہ اس کی رسد کو تباہ کردیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے جمعرات کے روز مکئی کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت گھات لگا کر نشانہ بنایا جب وہ اپنے پوسٹ پر رسد پہنچا رہے تھے۔

دریں اثنا سرمچاروں کے ایک اور دستے نے گراپ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج پوسٹ اور رسد گاڑیوں کو نشانہ بنا کر جانی و مالی نقصانات سے دوچار کیا۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے جمعہ کی صبح پانچ بجے کے قریب شیخڑی، مورگند کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو حملے میں نشانہ بنایا۔ مذکورہ مقام پر پہنچنے والی قابض فوج کی گاڑیوں کو بھی سرمچاروں نے گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا جس میں قابض فوج کو مزید بھاری جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

قابض فوج کے شاہ مردان کیمپ سے مذکورہ مقام کی جانب پیش قدمی کرنے والے پیدل اہلکاروں کو بھی سرمچاروں نے حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے حملے میں ہلاک اہلکاروں کا اسلحہ بھی ضبط کیا جبکہ یہاں طویل جھڑپوں کا آغاز ہوا جو کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔

دریں اثنا جوہان اور شاہ مردان کے درمیان خیصار کے مقام پر بلوچ لبریشن آرمی کے ایک اور دستے نے قابض پاکستانی فوج کی تین گاڑیوں کو گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا جہاں قابض فوج کے چھ ایس ایس جی و ایس او جی کمانڈوز ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے کمانڈوز کے ہتھیاروں کو بھی ضبط کیا جن میں ہتھیاروں سمیت نائٹ وژن اور تھرمل اسکوپ شامل ہیں۔

دو روز تک مختلف مقامات پر ہونے والے حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے مجموعی طور پر چھ کمانڈوز سمیت سترہ سے زائد اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ مورگند کے مقام پر جمعہ کے روز صبح سویرے شروع ہونے والی جھڑپیں شام تک جاری رہیں جہاں قابض فوج کو گن شپ ہیلی کاپٹروں کی کمک حاصل تھی تاہم بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار مختلف مقامات پر دستوں کی شکل میں قابض فوج سے مقابلہ جاری رکھا۔

قلات حملے میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے چھ ایس ایس ای جی کمانڈوز ہلاک کرکے ان کا اسلحہ ضبط کیا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کے کمانڈوز کے ہتھیاروں کو بھی ضبط کیا جن میں ہتھیاروں سمیت نائٹ وژن اور تھرمل اسکوپ شامل ہیں۔

کوئٹہ

04

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کوئٹہ شہر کے بروری روڈ پر قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو اس وقت گرنیڈ لانچر سے نشانہ بنایا جب وہ اپنی پوسٹ کے قریب ناکہ بندی میں مصروف تھے۔ دھماکوں کے نتیجے میں قابض فوج کے پانچ اہلکار زخمی ہوئے۔

نومبر

04

خاران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے خاران کے علاقے برشونکی میں قابض پاکستانی فوج کی ایک ٹرک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں دو اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔

04

سامی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۳۰ اکتوبر کو گیشکور، سامی میں قابض پاکستانی فوج کی جانب سے نصب کردہ جاسوس کیمروں اور مواصلاتی ٹاور کو حملے میں نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

08

قلات

قلات کے علاقے منگچر میں سربند کے مقام بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے آلہ کار کے ٹھکانے پر چھاپہ مارا، سرمچاروں کے حملے میں مسلح جھتے کا سرغنہ شاکر سعداللہ لانگو، شاکر خیراللہ لانگو پسران مولا بخش، محمد کریم ولد محمد سکنہ کوئٹہ محمد ظاہر ولد خالقداد لانگو ہلاک ہوگئے۔ سرمچاروں نے آلہ کار کے ٹھکانے سے اسلحہ اور ایک گاڑی اپنی تحویل میں لے لیا۔

شاکر سعد اللہ لانگو قابض پاکستانی فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کی سربراہی کررہا تھا، جو متعدد آزادی پسند کارکنان کے شہادت میں براہ راست ملوث ہونے سمیت گھروں پر چھاپوں، چادر اور چار دیواری کی پامالی و خواتین و بزرگوں کی تذلیل میں قابض فوج کی سہولت کاری میں ملوث تھا۔

بلوچ لبریشن آرمی نے شاکر سعد اللہ لانگو کو بارہا تنبیہہ کی تھی کہ وہ بلوچ مخالف اعمال ترک کردے، تاہم اس نے قابض پاکستانی فوج و خفیہ ادارے ملٹری انٹیلی جنس (ایم آئی) کی ایماء پر بلوچ عوام کے خلاف جرائم میں تیزی لانے سمیت بلوچ جہد کاروں کے خلاف بدستور سرگرم رہا۔

مذکورہ جرائم کی پاداش میں بلوچ لبریشن آرمی نے شاکر سعد اللہ لانگو اور اس کے مسلح جھتے کو کاروائی میں نشانہ بناکر اس کے منطقی انجام تک پہنچادیا۔

15

پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ شب پنجگور میں رخشان پل کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ پر حملہ کرکے قابض فوج کے پوزیشنز پر راکٹ لانچر سے متعدد گولے داغے اور خودکار ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک اور کم از کم پانچ زخمی ہوگئے۔

15

پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۱۳ نومبر کو پنجگور کے علاقے راہی نگور میں قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ کو ایک حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ سرمچاروں کے ایک اور دستے نے قابض کی جانب سے نصب کردہ جاسوس کیمروں کو نشانہ بناکر تباہ کردیا۔

15

پسنی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے دس نومبر کو گوادر کے علاقے پسنی میں شادی کور کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کو حملے میں نشانہ بناکر نقصانات سے دوچار کیا۔

15

سامی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۷ نومبر کو کیچ کے علاقے سامی کلگ میں قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا جس میں قابض فوج کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

نومبر

17
پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج پنجگور کے علاقے راہی نگور میں سی پیک روٹ پر قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فوج کو نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

17
جعفر آباد

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ شب جعفر آباد میں شاہی چوک کے مقام پر پولیس فورس کی چوکی کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جس میں ایک اہلکار شدید زخمی ہوگیا۔

19
بلیدہ

کیچ کے علاقے بلیدہ، گلی میں آج بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ قابض فوج کے قافلوں کو سیکورٹی فراہم کررہے تھے۔ حملے میں قابض فوج کا ایک اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید ایک اہلکار زخمی ہوگیا۔

19
مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منگل کی شب مستونگ شہر میں قائم قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر گرنیڈ لانچر سے گولے داغ کر دشمن فوج کے پوزیشنز کو نشانہ بنایا۔ حملوں میں قابض فوج کو جانی ومالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

21
تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز تربت کے علاقے میری بگ میں قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کو ایک حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے قابض فوج کے کیمپ پر متعدد راکٹ گولے داغے جو کامیابی سے اپنے اہداف پر لگے۔

راکٹ لگنے سے قابض فوج کے کیمپ میں کھڑی ان کی گاڑی میں آگ بھڑک اٹھی جبکہ حملے کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک اور کم از کم چار زخمی ہوگئے۔ اس دوران سرمچاروں کے ایک دستے نے شاہراہ پر اسنیپ چیکنگ جاری رکھی۔

21
مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بروز منگل مستونگ میں ژلی کے مقام پر معدنیات لیجانے والی ایک بوزر گاڑی کو نشانہ بنایا، سرمچاروں نے فائرنگ کرکے گاڑی کو نقصان پہنچایا۔

25
مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے مستونگ کے علاقے مَروکنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کی بم ڈسپوزل ٹیم کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ راستے کی کلیئرنس میں مصروف تھے، دھماکے میں قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

25
پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے منگل کے روز پنجگور میں قابض پاکستانی فوج کے ایک اہلکار دودا خان ولد دین محمد سکنہ وشبود، پنجگور کو پاردان کے علاقے میں اس وقت حراست میں لیا جب وہ بھیس بدل کر مخبری کی غرض سے علاقے میں نقل و حرکت کررہا تھا۔

دودا خان سے دوران تلاشی قابض فوج کے سروس کارڈ سمیت ٹریکنگ چپ برآمد ہوئی، بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض فوج کے مذکورہ اہلکار کو پاردان کے علاقے میں ہلاک کرکے اس کے منطقی انجام تک پہنچا دیا۔

26
پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور میں قابض پاکستانی فوج کے ایک مرکزی کیمپ کو مختلف اطراف سے گھیرے میں لے کر نشانہ بنایا اور اسے شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار کیا۔

26
پنجگور

گزشتہ شب پنجگور کے علاقے گرمکان میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر دو اطراف سے حملہ کیا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کی پوزیشنز پر بیس سے زائد راکٹ داغے اور جدید و خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اس حملے میں قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور کم از کم سات زخمی ہوگئے، جبکہ انہیں مزید مالی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

نومبر

28 - 30

بلوچستان بھر میں مربوط حملے

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بلوچستان بھر میں مربوط حملوں میں قابض پاکستانی فوج، پولیس اور نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ ارکان کو نشانہ بنایا، سرمچاروں نے مرکزی شاہراہوں پر گھنٹوں تک ناکہ بندیاں قائم کی اور علاقوں میں گشت کیا۔ مجموعی طور پر ۲۹ حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے ۲۷ اہلکار ہلاک اور ۱۷ سے زائد زخمی ہوگئے۔ یہ حملے اٹھائیس نومبر سے تیس نومبر کے درمیان کیئے گئے۔

جیونی میں ملٹری انٹیلی جنس و آلہ کاروں کی گاڑی کو آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا گیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ میں قابض پاکستانی فوج اور انکے دفاعی تنصیبات کو چھ دھماکوں میں نشانہ بنایا۔

پسنی

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گوادر کے علاقے پسنی میں پاکستانی فوج کے کوسٹ گارڈ کے کیمپ کو گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغ کر نشانہ بنایا۔

جیونی

سرمچاروں نے گوادر کے علاقے جیونی میں قابض پاکستانی فوج کے ملٹری انٹیلی جنس کے اہلکاروں اور ایجنٹس کو اس وقت ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب وہ گاڑیوں سے بھتہ لینے کے بعد واپس جا رہے تھے، دھماکے کے نتیجے میں ملٹری انٹیلی جنس کے تین اہلکار ہلاک اور دو شدید زخمی ہوگئے۔

جیونی

بی ایل اے کے سرمچاروں جیونی شہر میں پاکستان کوسٹ گارڈز کے مرکزی کیمپ کے حفاظتی چوکی کو دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جس میں دو اہلکار شدید زخمی ہوگئے۔

مستونگ

سرمچاروں نے مستونگ شہر میں قابض پاکستانی فوج کے میجر کے رہائش گاہ کو حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے اور قابض فوج کے اہلکاروں کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا، حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور کم از کم مزید دو زخمی ہوگئے۔

کوئٹہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کوئٹہ میں ولی جیٹ کے مقام پر قائم قابض پاکستانی فوج کے چیک پوسٹ پر تعینات اہلکاروں کو دستی بم حملے میں نشانہ بنا کر نقصانات سے دوچار کیا۔

سرمچاروں نے پنجگور میں سبز آپ کے مقام پر لیویز تھانے پر کنٹرول حاصل کر کے تمام اسلحہ و دیگر سامان اپنے تحویل میں لے لیا۔

سرمچاروں نے تربت کے علاقے گنہ میں شاہراہ پر ناکہ بندی کی اور وہاں پر نصب ٹاور کو دھماکہ خیز مواد نصب کر کے تباہ کر دیا۔

نومبر

بلوچستان بھر میں مربوط حملے

28 - 30

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بلوچستان بھر میں مربوط حملوں میں قابض پاکستانی فوج، پولیس اور نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ ارکان کو نشانہ بنایا، سرمچاروں نے مرکزی شاہراہوں پر گھنٹوں تک ناکہ بندیاں قائم کی اور علاقوں میں گشت کیا۔ مجموعی طور پر ۲۹ حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے ۲۷ اہلکار ہلاک اور ۱۷ سے زائد زخمی ہوگئے۔ یہ حملے اٹھائیس نومبر سے تیس نومبر کے درمیان کیئے گئے۔

کوئٹہ

سرمچاروں نے کوئٹہ کے علاقے قمبرانی روڈ سے متصل اللہ والا چوک پر قابض پاکستانی فورسز پولیس وایگل اسکواڈ کے اہلکاروں کو اس وقت ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جب دس اہلکار ناکہ بندی کیلئے جمع ہوئے تھے، دھماکے میں پانچ اہلکار زخمی ہوگئے۔

دریں اثناء مذکورہ مقام کی جانب پیش قدمی کی کوشش کرنے والے ریاستی فورس سی ٹی ڈی اور بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکاروں کو دوسرے ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں قابض فورسز کو مزید جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

کوئٹہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کوئٹہ میں منیر احمد روڈ کے قریب ریلوے لائن کو دو آئی ای ڈی حملوں میں نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی نے کوئٹہ میں کیچی بیگ پولیس تھانے کی گاڑی کو اس وقت دستی بم حملے میں نشانہ بنایا جب وہ شہر میں گشت کر رہے تھے۔ دھماکے میں اہلکاروں کو جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

تربت

تربت کے علاقے گنہ میں شاہراہ پر ناکہ بندی کی اور وہاں پر نصب ٹاور کو دھماکہ خیز مواد نصب کرکے تباہ کر دیا، مذکورہ ٹاور پر قابض فوج جاسوس کیمرے نصب کیئے ہوئے تھا، جن کو تباہ کیا گیا۔

تربت

گنہ ہی میں سرمچاروں نے قابض فوج کے پوسٹ پر گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغ کر نشانہ بنایا۔

کیچ

سرمچاروں نے تربت شہر میں ملٹری انٹیلی جنس کے دفتر کو ایک دستی بم حملے میں نشانہ بنایا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے مند، بلو میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کرکے دو گھنٹوں سے زائد سنیپ چیکنگ جاری رکھی جبکہ اس دوران علاقے میں سرمچاروں کا گشت جاری رہا اور بلوچ عوام سے خطاب کیا گیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ہوشاپ کے علاقے تجابان میں مرکزی شاہراہ کا کنٹرول حاصل کرکے تین گھنٹوں تک سنیپ چیکنگ جاری رکھی، پیش قدمی کی کوشش کرنے والے قابض فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنا کر تباہ کیا گیا جبکہ ایک اور گاڑی کو گھات لگائے سرمچاروں نے نشانہ بنایا۔ حملوں میں قابض فوج کے چھ سے زائد اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے مند، بلو میں مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کرکے دو گھنٹوں سے زائد سنیپ چیکنگ جاری رکھی

نومبر

بلوچستان بھر میں مربوط حملے

28 - 30

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے بلوچستان بھر میں مربوط حملوں میں قابض پاکستانی فوج، پولیس اور نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ ارکان کو نشانہ بنایا، سرمچاروں نے مرکزی شاہراہوں پر گھنٹوں تک ناکہ بندیاں قائم کی اور علاقوں میں گشت کیا۔ مجموعی طور پر ۲۹ حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے ۲۷ اہلکار ہلاک اور ۱۷ سے زائد زخمی ہوگئے۔ یہ حملے اٹھائیس نومبر سے تیس نومبر کے درمیان کیئے گئے۔

بلیدہ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے بلیدہ کے علاقے گلی میں قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے گرنیڈ لانچر سے متعدد گولے داغے اور خودکار ہتھیاروں سے قابض فوج کو نشانہ بناکر نقصانات سے دوچار کیا۔

زامران

سرمچاروں نے زامران کے علاقے صابونی میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا، جب وہ اپنے کیمپ سے نکلے تھے، حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

تمپ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے تمپ، گومازی میں شہید جہانگیر کے گھر پر قائم قابض پاکستانی فوج کے پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا، حملے میں قابض فوج کے تین اہلکار زخمی ہوگئے۔

اورناچ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے اورناچ کراس پر مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی اور چار گھنٹوں سے زائد سنیپ چیکنگ جاری رکھی۔

ایک اور کاروائی میں سرمچاروں نے اورناچ کے علاقے باران لک کے مقام پر قابض فوج کے پیدل اہلکاروں کو گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا جس میں دو اہلکار ہلاک اور کم از کم مزید تین زخمی ہوگئے۔

پنجگور

سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے کاگری کے مقام پر سی پیک شاہراہ پر ناکہ بندی کی اور اس دوران قابض پاکستانی فوج کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے چھ اہلکاروں کو حراست میں لیکر ان کا اسلحہ ضبط کیا جن میں تین عدد ایم فور، تین عدد کلاشنکوف اور تھرمل اسکوپس شامل ہیں۔

پنجگور

سرمچاروں نے پنجگور میں سبز آپ کے مقام پر لیویز تھانے پر کنٹرول حاصل کرکے تمام اسلحہ و دیگر سامان اپنے تحویل میں لے لیا، جن میں ایک عدد کلاشنکوف، دو عدد پسٹل، تین عدد موٹر سائیکل شامل ہیں۔ سرمچاروں نے شاہراہ پر چار گھنٹوں سے زائد ناکہ بندی کی۔

پنجگور

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے وشبود میں پولیس تھانے پر کنٹرول حاصل کرکے ایک عدد کلاشنکوف سمیت دیگر جنگی ساز و سامان اور دو موٹر سائیکل اپنی تحویل میں لے لیا۔ سرمچاروں نے دو گھنٹوں تک شاہراہ پر ناکہ بندی کی۔

اس دوران قابض پاکستانی فوج نے قافلے کی شکل میں پیش قدمی کی کوشش کی جس کو سرمچاروں کے دوسرے دستے نے ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنانے کے بعد گھات لگاکر قابض فوج پر حملہ کیا۔ حملے میں قابض فوج کی تین گاڑیاں تباہ ہوگئی جن میں مجموعی طور سات اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے شیخڑی، مورگند میں قابض پاکستانی فوج کے کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے راکٹوں سمیت خودکار ہتھیاروں کا استعمال کیا، حملے میں قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جبکہ کیمپ میں حملے کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی۔

قلات

سرمچاروں نے قلات کے علاقے شیخڑی میں قابض فوج کے آؤٹ پوسٹ پر تعینات ایک اہلکار کو سنائپر حملے میں نشانہ بناکر ہلاک کردیا۔

قلات

بی ایل اے کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے شاہ مردان میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر تعینات ایک اہلکار کو اسنائپر حملے میں نشانہ بناکر ہلاک کردیا۔

دسمبر

02 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مستونگ کے علاقے دشت میں جلب گندان کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا جب وہ ریلوے ٹریک کی کلئرینس میں مصروف تھے، حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک اور مزید ایک زخمی حالت میں بھاگ گیا۔

02 تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز تربت شہر میں پارک ہوٹل کے قریب قابض پاکستانی فوج کے چیک پوسٹ کو دستی بم سے نشانہ بناکر جانی و مالی نقصانات سے دوچار کیا۔

02 کوہلو

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز شام کے وقت کوہلو کے علاقے سنہڑی میں استحصالی گیس کمپنی کے سیکورٹی کیلئے قائم کیمپ پر حملہ کرکے وہاں موجود پرائیوٹ اہلکاروں کو حراست میں لیکر ان کا اسلحہ اپنی تحویل میں لیا۔ پرائیوٹ کمپنی کے مقامی اہلکاروں کو تنبیہ کرکے رہا کردیا گیا۔

02 چمالنگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے چمالنگ میں ٹرپل موڑ کے مقام پر استحصالی کوئلہ کمپنی کے سیکورٹی کیمپ پر حملہ کرکے وہاں پر موجود اہلکاروں کو حراست میں لیکر ان کا اسلحہ ضبط کیا۔ مقامی افراد ہونے کے باعث پرائیوٹ کمپنی کے اہلکاروں کو وارننگ کیساتھ رہا کردیا گیا۔

04 ہوشاپ

بی ایل اے کے سرمچاروں نے گزشتہ روز کیچ کے علاقے ہوشاپ میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کو راکٹ اور دیگر ہتھیاروں سے نشانہ بنایا۔ راکٹ لگنے سے قابض فوج کا ایک حفاظتی مورچہ تباہ ہوگیا۔ حملے میں قابض فوج کے دو اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

04 خاران

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب خاران کے علاقے لجے میں شوآپ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو خودکار ہتھیاروں سے نشانہ بنایا۔ حملے میں قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک اور کم از کم تین مزید زخمی ہوگئے۔

09 مستونگ

سات دسمبر کو مستونگ کے علاقے دشت میں زہری گٹ کے مقام پر سرمچاروں نے دشمن اہلکاروں پر اس وقت گھات لگا کر حملہ کیا جب وہ مقامی بستی کی جانب پیش قدمی کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کارروائی میں قابض فوج کے آٹھ اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ سرمچار دشمن کے ایک اہلکار سپاہی ظفر اللہ ولد جھنڈا خان کو حراست میں لینے میں کامیاب ہوگئے۔ حملے کے دوران دشمن نے ہیلی کاپٹروں، کواڈ کاپٹروں اور سرویلنس سسٹم کا استعمال کیا لیکن سرمچاروں نے بھرپور حکمت عملی کے ساتھ دشمن کے دو کواڈ کاپٹر اور ایک سرویلنس کیمرے کو مار گرایا۔ یہ جھڑپ دو گھنٹوں سے زائد جاری رہی جس میں سرمچار داد خدا مری عرف ریحان شدید زخمی ہوئے۔ ساتھیوں نے انہیں محفوظ مقام تک منتقل کرنے کی پوری کوشش کی لیکن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ شہید ہوگئے۔

09 مند-کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے مند میں قابض فوج کے مرکزی کیمپ اور کرنل رینک کے افسر کی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے مرکزی گیٹ، حفاظتی چوکیوں اور اندرونی پوزیشنز پر راکٹ لانچر اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اس کارروائی میں قابض فوج کے تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے جبکہ دشمن کو مزید نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ دشمن کی جانب سے استعمال کیے گئے کواڈ کاپٹر اور کیمرے کو بھی سرمچاروں نے ناکارہ بنا دیا۔ گزشتہ شب کوئٹہ شہر میں زراعت کالونی کے قریب سرمچاروں نے دشمن کی ایک چیک پوسٹ کو دستی حملے کا نشانہ بنایا جس سے قابض فوج کو خاطر خواہ نقصان پہنچا۔

دسمبر

مستونگ

09

دادخدا مری عرف ریحان ولد یار محمد مری ہرنائی کے علاقے پوڑ سے تعلق رکھتے تھے۔ ۲۰۲۲ میں بی ایل اے میں شمولیت کے بعد انہوں نے بولان، کوئٹہ اور مستونگ کے محاذوں پر اہم ذمہ داریاں نبھائیں۔ وہ شہید سنگت چاکر مری عرف پردیسی اور جبری گمشدگی کے بعد شہید کیئے گئے عظیم خان مری کے بھائی تھے۔ ریحان مری ایک نڈر، تیز فہم اور جنگی حکمت عملی میں غیر معمولی بصیرت رکھنے والے ساتھی تھے۔ ان کے خاندان کے چھ افراد ۲۰۱۸ میں دشمن کی جارحیت کے دوران شہید کیئے گئے جن میں دو خواتین اور تین معصوم بچے شامل تھے، لیکن اس سنگین المیے کے باوجود وہ ایک لمحے کے لئے بھی آزادی کے راستے سے پیچھے نہیں ہٹے۔ ریحان مری نے مختلف محاذوں پر دشمن کو کاری ضربیں پہنچائیں اور اپنے ساتھیوں کیلئے حوصلے اور نظریاتی استقامت کی علامت بنے رہے۔

کیلکور

09

سرمچار ازیفہ بلوچ عرف گنجل ولد عبدالحمید کا تعلق جیونی، کوثرا سے تھا۔ وہ ایک سال سے بلوچ لبریشن آرمی کا حصہ تھے اور اپنی کم عمری کے باوجود غیر معمولی نظم و ضبط اور ذمہ داری کے ساتھ فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ۱۶ نومبر ۲۰۲۵ کو کیلکور کے محاذ پر فرض کی ادائیگی کے دوران سانپ کے کاٹنے سے زخمی ہوئے اور ابتدائی طبی امداد کے باوجود چند گھنٹوں میں شہید ہوگئے۔ وہ نرم گفتار، باوقار اور خاموشی سے مگر اعلیٰ معیار کے ساتھ کام کرنے والے ساتھی تھے۔ ان کی شہادت ثابت کرتی ہے کہ بلوچ سرمچار دشمن کی گولی ہی نہیں بلکہ ہر کٹھن حالت میں بھی اپنی جان وطن کیلئے وقف کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

تربت

09

سرمچار قاسم ارمان بلوچ عرف الماس ولد ماسٹر سدیر تربت کے علاقے آبسر کے رہائشی تھے جبکہ ان کا بنیادی تعلق شاپک سے تھا۔ وہ ایک ذہین، تعلیم یافتہ اور غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل نوجوان تھے۔ آپ لٹریچر میں بی ایس کے طالب علم تھے۔ آپ انقلابی ادب کی تخلیق، نظریاتی گفتگو اور مزاحمتی شعور کی ترویج میں ہمیشہ سرگرم رہے۔ سیاسی حوالے سے، دوران تعلیم وہ بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن میں متحرک رہے اور بعدازاں ۲۰۲۳ میں بلوچ لبریشن آرمی میں شامل ہوئے جہاں انہوں نے شہری اور پہاڑی دونوں محاذوں پر ذمہ داریاں نبھائیں۔ شہادت کے وقت الماس بلوچ بی ایل اے کے انٹیلی جنس ونگ زراب سے وابستہ تھے، جہاں انہوں نے مختصر مدت میں غیر معمولی ذمہ داری، گہری سوچ اور تکنیکی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ آپ ایک ایک ناگہانی حادثے کے باعث ۲ دسمبر ۲۰۲۵ کو شہید ہوئے۔ ان کی شہادت بی ایل اے کے فکری محاذ اور انٹیلی جنس ڈھانچے دونوں کیلئے قابلِ محسوس کمی ہے کیونکہ آپ ایک ایسے نوجوان تھے جو جنگی جدوجہد کو نظریاتی گہرائی کے ساتھ سمجھتے اور اسے علم و عمل کے امتزاج سے آگے بڑھانا چاہتے تھے۔

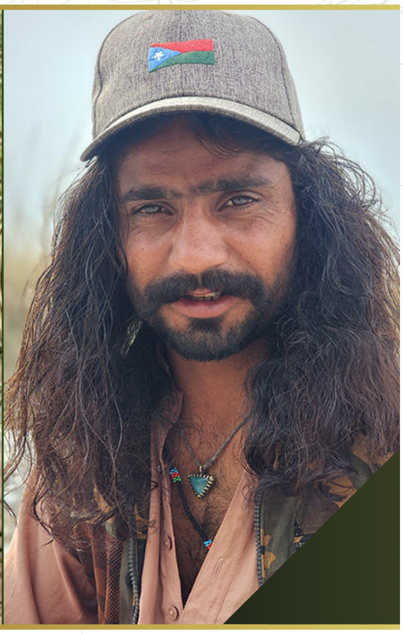

دسمبر

10
جیونی

گزشتہ روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گوادر کے علاقے جیونی میں دو بیست و پنجا کے مقام پر قابض فوج کیلئے راشن لے جانے والی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جس سے گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

10
تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تربت کے علاقے کلاتک میں ایک مواصلاتی ٹاور کو دھماکے سے تباہ کر دیا۔ اس ٹاور پر قابض پاکستانی فوج کی جانب سے جاسوسی کیمرے نصب کیے گئے تھے، جو علاقے کی نگرانی کیلئے استعمال کیے جا رہے تھے۔

11
کوئٹہ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ علاقے ڈغاری کراس پر قابض پاکستانی فوج کی گاڑیوں کو اس وقت گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا جب وہ اپنے پوسٹ کی جانب جا رہے تھے۔ سرمچاروں نے قابض فوج پر راکٹوں اور دیگر خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا، حملے کی زد میں قابض فوج کی دو گاڑیاں آئی جن میں سے ایک گاڑی راکٹ لگنے سے شدید متاثر ہوئی، حملے میں قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

16
پنجگور

گزشتہ روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور شہر میں سرکاری عمارتوں کو اپنی تحویل میں لیا اور شہر کے مختلف مقامات پر مورچہ زن رہے۔ قابض فوج نے شہر میں پیش قدمی کی کوشش کی تاہم سرمچاروں کی موثر حملوں کے باعث پسپا ہونا پڑا۔ جھڑپوں کے دوران نام نہاد کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ «سی ٹی ڈی» کا ایک اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ سرمچاروں کا کنٹرول دو گھنٹوں تک برقرار رہا، جس کے بعد وہ منصوبہ بندی کے تحت بحفاظت واپس ہوگئے۔

دسمبر

16 قلات

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قلات مڈ وے پر استحصالی منصوبے ریکوڈک سے منسلک گاڑیوں کے قافلے کو نشانہ بنایا۔کارروائی کے دوران تین گاڑیوں کو نذرآتش کیا گیا جبکہ قافلے کو سیکیورٹی فراہم کرنے والے قابض فوج کے اہلکاروں کو بھی جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

16 تربت

چودہ دسمبر کو کیچ کے علاقے دشت میں سیچی کے مقام پر بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کررہی تھی۔ قابض فوج اور سرمچاروں کے درمیان طویل جھڑپیں جاری رہیں، جن میں قابض فوج کو جانی نقصانات سے دوچار کیا۔ اسی جھڑپ کے دوران سرمچاروں نے قابض فوج کا ایک کواڈ کاپٹر بھی مار گرایا۔

16 بلیدہ

تیرہ دسمبر کو بلیدہ کے علاقے میناز میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے قابض پاکستانی فوج کیلئے راشن لے جانے والی گاڑیوں کو راشن سمیت اپنی تحویل میں لیا۔ سرمچاروں نے ڈرائیوروں کو تنبیہ کے بعد رہا کردیا۔

16 سنی-کوئٹہ

نو دسمبر کو کچھی کے علاقے سنی میں قابض پاکستانی فوج کے ساتھ جھڑپ کے دوران قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ دو گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس جھڑپ میں بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچار صوفی اسماعیل شہید ہوگئے۔

چودہ دسمبر کو کوئٹہ کے علاقے ڈغاری میں قابض پاکستانی فوج اور بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں کے درمیان اس وقت طویل جھڑپیں شروع ہوئیں جب سرمچار تنظیمی کام کے سلسلے میں سفر کررہے تھے۔ قابض فوج نے سول گاڑیوں کے ذریعے سرمچاروں کو گھیرنے کی کوشش کی، جس پر سرمچاروں نے فوری جوابی کارروائی کی۔ اس جھڑپ میں قابض فوج کے سات اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ بلوچ لبریشن آرمی کے دو سرمچار شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگئے۔

شہید سنگت اسماعیل عرف صوفی ولد دین محمد جتوئی کا تعلق کچھی کے علاقے سنی سے تھا۔ وہ گزشتہ دو سالوں سے بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک تھے اور مستونگ و کچھی کے محاذوں پر خدمات انجام دیں۔ وہ نظم وضبط اور ثابت قدمی کی علامت تھے اور مشکل حالات میں ساتھیوں کیلئے حوصلے کا سبب بنے۔ آپ کا ایک بھائی فاروق جتوئی ۲۰۱۶ میں شہید ہوا، جو اس خاندان کی مسلسل قربانیوں کی روشن مثال ہے۔

شہید سنگت عصمت اللہ ساتکزئی عرف سراج ولد ٹکری ایواز کا تعلق کوئٹہ کے علاقے ڈغاری سے تھا۔ وہ ۲۰۲۴ میں بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے اور بولان، کوئٹہ اور مستونگ کے محاذوں پر قومی آزادی کے حصول کیلئے خدمات انجام دیں۔ سادہ زندگی گزارنے والے سنگت عصمت پیشے کے اعتبار سے گلہ بان تھے اور اپنی خاموش جرات اور غیر متزلزل عزم کے باعث ساتھیوں میں پہچانے جاتے تھے۔

شہید سنگت سجاد زہری عرف سارنگ ولد محمد اسلم زہری کا تعلق خضدار سے تھا۔ بیس سالہ سنگت سجاد ایک سال قبل بلوچ لبریشن آرمی سے منسلک ہوئے، بولان، مستونگ اور کوئٹہ کے محاذوں پر خدمات انجام دیں۔ کم عمری کے باوجود وہ ذمہ داری کے احساس، سیکھنے کی لگن اور عملی جرات کی وجہ سے ساتھیوں میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔

شہید اسماعیل جتوئی عرف صوفی
Martyr Ismail Jattoi
alias Sufi

شہید عصمت اللہ ساتکزئی عرف سراج
Martyr Asmat Ullah
alias Siraj

شہید سجاد زہری عرف سارنگ
Martyr Sajjad Zehri
alias Sarang

دسمبر

پنجگور

18

بدھ کے روز بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے کاٹگری میں قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے چار اہلکار ہلاک اور مزید دو شدید زخمی ہوگئے، جبکہ ان کی گاڑی شدید متاثر ہوئی۔

زہری

18

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے سولہ دسمبر کو خضدار کے علاقے زہری میں بلبل کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے گاڑیوں کے قافلے کو شدید نوعیت کے حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کی ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے کے بعد قافلے کو گھات لگا کر نشانہ بنایا۔

قابض فوج کو سرمچاروں نے اس وقت نشانہ بنایا جب وہ بلبل اور گردنواح کے علاقوں میں جارحیت میں مصروف تھی۔ اس حملے میں قابض فوج کے نو اہلکار ہلاک اور پانچ سے زائد زخمی ہوگئے، جبکہ سرمچاروں نے قابض فوج کی گولہ بارود اور ہتھیاروں کی بڑی مقدار سمیت گاڑیوں کو اپنی تحویل میں لیا۔

سرمچاروں نے قابض فوج کی گولہ بارود اور ہتھیاروں کی بڑی مقدار سمیت گاڑیوں کو اپنی تحویل میں لیا۔

کوئٹہ

20

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ روز کوئٹہ سے متصل ڈغاری کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اُس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جب وہ ریلوے ٹریک کی کلیئرنس کے بعد مجمع کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے چار اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ مزید دو زخمی ہوگئے۔

کچھی

20

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کچھی کے علاقے ڈھاڈر میں شام کے وقت کلم الدین کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اُس وقت حملے میں نشانہ بنایا، جب وہ اپنی پوسٹ سے نکلے تھے۔ سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں سمیت راکٹوں کا استعمال کیا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

دسمبر

20 سامی

گزشتہ شب بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے سامی، کلگ میں قابض پاکستانی فوج کی پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے قابض فوج کی پوزیشنز پر متعدد راکٹ گولے داغے اور خودکار ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ حملے کے نتیجے میں قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ مزید جانی اور مالی نقصانات بھی اٹھانے پڑے۔

28 تجابان

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے تیئس دسمبر کو کیچ کے علاقے تجابان میں قابض پاکستانی فوج کے ایک پوسٹ کو حملے میں نشانہ بنایا، سرمچاروں نے خودکار ہتھیاروں کا استعمال کیا اور گرنیڈ لانچر سے قابض فوج کی پوزیشنوں پر متعدد گولے داغے گئے۔ حملے کے دوران قابض فوج کے دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے اور اسے مزید نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ سرمچاروں نے کیمپ میں نصب سرویلنس کیمروں کو بھی تباہ کردیا۔

28 پنجگور

بی ایل اے کے سرمچاروں نے پچیس دسمبر کو پنجگور کے علاقے کاٹگری میں سی پیک روٹ پر قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو اس وقت ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا، جب وہ مختلف مقامات سے اپنے اہلکاروں کو پکٹ سیکیورٹی کے بعد واپس لے جارہی تھی، دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے چھ اہلکار ہلاک اور مزید چار زخمی ہوگئے جبکہ ان کی گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

28 تربت

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج تربت کے علاقے ڈنک میں قابض پاکستانی فوج کے زیر استعمال مواصلاتی ٹاور کو دھماکہ خیز مواد نصب کرکے تباہ کردیا اور اس پر نصب جاسوس کیمروں کو بھی نشانہ بنایا گیا، جو فعال تھے۔

28 مستونگ

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے اٹھائیس دسمبر کو مستونگ کے علاقے اسپلنجی مَرو میں قابض پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت ایک حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کررہے تھیں، حملے میں قابض فوج کو جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ سرمچاروں نے قابض فوج کے ایک کواڈکاپٹر کو مار گرایا۔

سرمچاروں نے قابض فوج کی پوزیشنز پر متعدد راکٹ گولے داغے اور خودکار ہتھیاروں کا استعمال کیا۔

بلوچ لبریشن آرمی

خصوصی کاروائیاں

بی ایل اے کے سرمچاروں نے اس سال 15 خصوصی آپریشن کئے، ان آپریشنوں میں بی ایل اے کے خصوصی دستے مجید بریگیڈ کے چار، فتح اسکواڈ کے چھ اور اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ کے پانچ کاروائیاں شامل ہیں جس میں قابض فوج و اس کے شراکت داروں کو شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان تمام خصوصی کاروائیوں میں بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ ’زراب‘ (زائفر ریسرچ اینڈ اینالائزز بیورو) نے اہم کردار ادا کیا۔

مجید برگیڈ

تربت - بولان - نوشکی - دشت

بلوچ لبریشن آرمی کی فدائی ایلیٹ یونٹ مجید بریگیڈ نے چار جنوری کو تربت شہر سے آٹھ کلومیٹر دور بہمن کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک قافلے پر حملہ کر کے دشمن کو شدید جانی نقصان پہنچایا۔ دشمن کا یہ فوجی قافلہ، جس میں پانچ بسیں اور سات فوجی گاڑیاں شامل تھیں، کراچی سے ایف سی ہیڈکوارٹرز تربت کی طرف جا رہا تھا۔ مجید بریگیڈ کے فدائی سنگت بہار علی عرف کاروان نے بارود سے بھری گاڑی قافلے سے ٹکرا دی، جس کے نتیجے میں ۴۷ فوجی اہلکار ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ حملے میں ایک بس مکمل تباہ، دوسری جزوی طور پر ناکارہ اور ایک فوجی گاڑی مکمل خاکستر ہو گئی۔ یہ کارروائی تنظیم کی انٹیلیجنس ونگ «زراب» کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر انجام دی گئی۔ اس مشن کی کامیابی میں ہماری انٹیلیجنس کی عمدہ کارکردگی اور فدائی سنگت کی بے مثال قربانی شامل ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی نے ۱۸ مارچ کو آپریشن درہ بولان کے کامیاب اختتام کا اعلان کیا۔ یہ آپریشن دو حصوں پر مشتمل تھا، جس کا پہلا مرحلہ فروری ۲۰۲۴ میں مچھ شہر پر قبضے کی صورت میں انجام پایا، جبکہ دوسرا مرحلہ مارچ ۲۰۲۵ میں جعفر ایکسپریس پر حملے سے شروع ہوا، جو ایک ہفتے تک جاری رہنے والی شدید جھڑپوں کے بعد مکمل ہوا۔ اس آپریشن میں قابض پاکستانی فوج کو بلوچستان میں تاریخ کی سب سے بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا، جہاں ۳۵۴ سے زائد فوجی ہلاک، ۱۰۰ سے زائد زخمی، اور ۲۱۴ اہلکار یرغمال بنائے گئے۔ دشمن کی ہٹ دھرمی اور جنگی قیدیوں کے تبادلے سے انکار کے باعث، تمام یرغمالی ہلاک کیے گئے۔

اس آپریشن کے دوران، بی ایل اے کے ۱۳ سرمچاروں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں سے ۶ فدائین مجید بریگیڈ، ۴ سرمچار فتح اسکواڈ، اور ۳ سرمچار ایس ٹی او ایس کے تھے۔

بلوچ لبریشن آرمی نے اپنی عسکری استعداد، جنگی مہارت اور انٹیلی جنس برتری کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بولان کے علاوہ نوشکی میں بھی پاکستانی فوج کے ۸ بسوں کے قافلے کو ایک وی بی آئی ای ڈی فدائی حملے اور گھات لگا کر نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ۹۰ سے زائد فوجی اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اس طرح، صرف ایک ہفتے کے دوران بی ایل اے نے دشمن کے ۳۵۴ سے زائد اہلکاروں کو ہلاک کیا اور ۱۰۰ سے زائد زخمی کر دیے، جبکہ ایک ڈرون بھی مار گرایا گیا، جو دشمن کی جدید عسکری ٹیکنالوجی کے خلاف بلوچ مزاحمتی قوت کی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی ہمیشہ بین الاقوامی جنگی قوانین اور انسانی حقوق کے اصولوں کو مدنظر رکھتی ہے۔ اسی اصول کے تحت، بی ایل اے کی سینئر کمانڈ کونسل نے ان قیدیوں کے خلاف عدالتی فیصلے پر فوری عمل درآمد کے بجائے، قابض فوج کو جنگی قیدیوں کے تبادلے کی پیشکش کی۔ لیکن ہم دشمن کی عہد شکنی، مکارانہ فطرت، اور دھوکہ دہی سے بخوبی واقف ہیں، اسی لیے ۴۸ گھنٹوں کی مہلت دی گئی۔

دشمن نے حسبِ توقع طاقت کے نشے میں دھت ہو کر جارحیت کا راستہ اختیار کیا اور جنگی قیدیوں کی رہائی کے بجائے فوجی آپریشن شروع کر دیا۔ تاہم، مجید بریگیڈ کے صرف پانچ فدائین نے دو دن تک پاکستانی فوج کے اعلیٰ تربیت یافتہ ضرار کے متعدد ایس ایس جی کمانڈوز کو زچ کر دیا، دشمن کے درجنوں اہلکاروں کو ہلاک کرنے کے بعد جب ان کے پاس گولیوں کا آخری ذخیرہ بھی ختم ہو گیا، تو انہوں نے اپنی آخری گولیوں سے شہادت کو گلے لگا کر دشمن پر یہ واضح کر دیا کہ بلوچ مزاحمت ہر حال میں جاری رہے گی۔

اس پورے آپریشن میں بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ «زراب» کی فراہم کردہ اندرونی معلومات نے انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ دشمن کی نقل و حرکت، اس کے فوجی منصوبے اور حکمت عملی کا مکمل تجزیہ کرنے کے بعد بی ایل اے نے بروقت کارروائی کی، جس کے نتیجے میں جنگ کے توازن کو یکسر تبدیل کر دیا گیا اور قابض فوج کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے فدائی یونٹ مجید بریگیڈ نے ۱۸ ستمبر ۲۰۲۵ کو بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے دشت میں کنچتی کراس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ایک بڑے اور بھاری قافلے کو فدائی حملے میں نشانہ بنایا۔ یہ قافلہ چھ بسوں پر مشتمل تھا، جس میں قابض پاکستانی فوج کے درجنوں اہلکار سوار تھے، اور ان کی حفاظت کے لیئے ایک علیحدہ عسکری اسکواڈ بھی ہمراہ تھا۔ قافلہ ایک روز قبل کراچی سے گوادر پہنچا تھا اور حملے کے روز گوادر سے تربت کی جانب روانہ ہو رہا تھا۔ حملہ دوپہر ایک بجکر پانچ منٹ پر ایک منظم منصوبہ بندی، بھرپور معلوماتی تیاری اور مکمل عسکری نظم کے تحت اس وقت انجام دیا گیا جب دشمن غفلت میں تھا، اور بی ایل اے کے فدائین نے پوری مہارت، تدبیر اور جانفشانی سے اس موقع کو دشمن کے خلاف فیصلہ کن حملے میں تبدیل کر دیا۔

مجید بریگیڈ کی فدائی کارروائی کا پہلا مرحلہ اس وقت شروع ہوا، جب فدائی سنگت الطاف عرف چاکر نے بارود سے بھری گاڑی دشمن قافلے کی مرکزی بس سے ٹکرا دی، جس کے نتیجے میں ایک بڑا دھماکہ ہوا، بس مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار تمام اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اس دھماکے کے فوراً بعد فدائی سنگت گہرام عرف زگرین اور خلیل عرف کلمیر نے باقی ماندہ بسوں اور حواس باختہ حفاظتی اسکواڈ کو دشمن کے حصار کے اندر گھس کر نشانہ بنایا۔ دشمن کی جوابی فائرنگ کے باوجود دونوں فدائین نے حملے کو جاری رکھا اور دشمن کی نقل و حرکت کو منجمد کر دیا۔ حملہ تیس منٹ سے زائد جاری رہا، اور جب دسیوں دشمن اہلکاروں کو ہلاک کرنے کے بعد دونوں فدائین کے ہتھیار ختم ہو گئے تو انہوں نے بی ایل اے کے فدائی نظم کے تحت آخری گولی کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے اپنی جانیں اپنی قوم اور سرزمین پر قربان کر دیں۔

بلوچ لبریشن آرمی کے زمینی ذرائع اور انٹیلی جنس ونگ «زراب» کے مطابق اس حملے میں قابض پاکستانی فوج کے کم از کم ۱۳۲ اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے ہیں، جن میں کئی افسران بھی شامل ہیں۔ اس حملے میں تین سے زائد بسیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں، اور دشمن کو جائے وقوعہ سے لاشیں نکالنے اور زخمیوں کو منتقل کرنے میں کئی گھنٹوں کی تاخیر اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

فتح اسکواڈ-ایس ٹی او ایس-زراب

بی ایل اے کی خصوصی دستوں کی کاروائیاں

بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے ۸ جنوری کو دس گھنٹوں سے زائد عرصے تک خضدار کے علاقے زہری کا مکمل کنٹرول حاصل کرکے قابض فوج کی رِٹ ختم کر دی۔ دس گھنٹوں کے بعد تمام بلوچ سرمچار بحفاظت واپس اپنے محفوظ پناہ گاہوں تک پہنچ گئے۔ اس آپریشن میں بلوچ لبریشن آرمی کے دو یونٹس، اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) اور فتح اسکواڈ نے حصہ لیا۔ اس پیش قدمی میں انہیں بی ایل اے کی انٹیلیجنس ونگ "زراب" کی مکمل مدد حاصل تھی۔

خضدار شہر سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع زہری شہر میں سرمچاروں نے مختلف مقامات پر مورچہ زن ہوکر پوزیشنز سنبھالیں اور گشت جاری رکھا، جبکہ اس دوران سرمچاروں نے مساجد میں اعلانات کیے اور عوامی مجمع سے خطاب بھی کیا۔ سرمچاروں نے لیویز تھانے، بینک، نادرا آفس اور میونسپل کمیٹی کا کنٹرول سنبھال لیا۔

اس موقع پر سرمچاروں نے فورسز اہلکاروں کو سرینڈر پر مجبور کیا اور ان کے قبضے سے ۲۳ کلاشنکوف سمیت بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود، سرکاری ریکارڈ، گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں اپنے تحویل میں لے لیں اور عمارتوں کو نذرآتش کردیا۔

دریں اثناء، بی ایل اے کے کنٹرول کو ختم کرنے کے لیے شہر کی جانب پیش قدمی کرنے والے پاکستانی فوج کے ۳۵ گاڑیوں کے قافلے کو گھات لگائے سرمچاروں نے زہری کوچو کے مقام پر ریموٹ کنٹرولڈ آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا اور پھر خودکار ہتھیاروں سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک گاڑی تباہ ہوگئی اور کم از کم چار اہلکار ہلاک اور سات زخمی ہوگئے۔

اس دوران بلوچ لبریشن آرمی کو بلوچ عوام کی جانب سے بھرپور مدد حاصل رہی اور مختلف مقامات پر بلوچ قوم نے سرمچاروں کا والہانہ استقبال کیا۔ دس گھنٹوں کے اس قبضے کے دوران عوامی جان و املاک کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا اور بلوچ عوام کو کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں پہنچا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) نے بی ایل اے انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی خفیہ معلومات پر چھبیس جنوری کو کاروائی کرتے ہوئے خضدار شہر سے ۶۰ کلومیٹر کے فاصلے پر کھوڑی کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو لے جانے والی ایک بس کو بارود سے بھری گاڑی کے ذریعے ریموٹ کنٹرول دھماکے میں نشانہ بنایا۔ اس حملے کے نتیجے میں بس مکمل طور پر تباہ ہوگئی جبکہ اس میں سوار گیارہ اہلکار ہلاک اور اٹھائیس زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والے اہلکاروں میں قابض پاکستانی فوج کے ملٹری انٹیلی جنس اور فرنٹیئر کور کے اہلکار شامل ہیں۔

۳ مئی کو بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے "فتح اسکواڈ" نے قلات کے شہر منگچر؛ خزینئی، گراڑی اور رحیم آباد کے مقامات پر کوئٹہ-کراچی مرکزی شاہراہ (این-۲۵) سمیت منگچر شہر کا کنٹرول کئی گھنٹوں تک سنبھالا۔ سرمچاروں نے شہر میں مختلف مقامات پر مورچہ زن ہوکر پوزیشنیں سنبھالیں۔ شہر اور دیگر مقامات پر سرمچاروں کا کنٹرول صبح تک جاری رہا۔

سرمچاروں نے منگچر شہر میں نادرا آفس، جوڈیشل کمپلیکس، بینک اور دیگر سرکاری عمارتوں کا کنٹرول سنبھال کر سرکاری اسلحہ اور ریکارڈ اپنی تحویل میں لے لیا، اور بعد ازاں ان عمارتوں کو نذرِ آتش کردیا۔ اس دوران سرمچاروں کے ایک دستے نے قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ کو حملے میں نشانہ بنایا، جہاں کم از کم چار دشمن اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے خزینئی کے مقام پر مرکزی شاہراہ پر ناکہ بندی کے دوران گڈانی سے کوئٹہ جانے والے پولیس اہلکاروں کو حراست میں لیا، جو وین میں قیدیوں کو لے جارہے تھے۔ سرمچاروں نے اے ایس آئی غلام سرور سمیت پانچ اہلکاروں کو اسلحہ سمیت حراست میں لیا، جبکہ ۱۰ قیدیوں کو رہا کردیا۔ مذکورہ پولیس اہلکاروں پر بلوچ قومی عدالت میں کارروائی چلائی گئی جنہیں بعد ازاں رہا کیا گیا۔

سرمچاروں کے ایک اور دستے نے منگچر شہر سے متصل رحیم آباد کے مقام پر مرکزی پل کو دھماکہ خیز مواد نصب کرکے تباہ کردیا۔ مذکورہ مقام پر بکتربند سمیت چار گاڑیوں میں پہنچنے والی قابض پاکستانی فوج کو سرمچاروں نے گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں قابض فوج کے تین اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے، جبکہ ان کی ایک گاڑی حملے کی زد میں آکر خاکستر ہوگئی۔ شدید نوعیت کے حملے میں حواس باختہ دشمن اہلکار اپنی گاڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے، جبکہ بکتربند گاڑی نے پسپائی اختیار کی۔

سرمچاروں کے ایک اور دستے نے صبح کے وقت قلات ٹول پلازہ کے قریب گراڑی کے مقام پر قابض فوج کے قافلے کو ریموٹ کنٹرول دھماکے میں نشانہ بنایا۔

۶ مئی کو بی ایل اے کے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) نے بولان کے علاقے مچھ میں شورکنڈ کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں قابض فوج کے اسپیشل آپریشنز کمانڈر طارق عمران اور صوبیدار عمر فاروق سمیت تمام ۱۲ اہلکار ہلاک ہوگئے جبکہ دھماکے میں دشمن فوج کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

۱۸ مئی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے پنجگور کے علاقے گومازین میں بی ایل اے انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی خفیہ معلومات کی بناء پر قابض پاکستانی فوج و خفیہ اداروں کی تشکیل کردہ نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ کے ٹھکانے پر چھاپہ مار کر اہم کارندے ملا عامر کو اس کے تین کارندوں سمیت ہلاک کردیا۔ سرمچاروں نے مذکورہ ٹھکانے سے آلہ کاروں کے ہتھیار اور سامان، جن میں ایک ایل ایم جی، ایک راکٹ لانچر، ایک کلاشنکوف، ایک یو بی جی ایل، دو گاڑیاں اور ایک موٹر سائیکل شامل ہیں، اپنی تحویل میں لے لیا۔

آلہ کار ملا عامر ڈیتھ اسکواڈ کا اہم کارندہ تھا جو پنجگور سمیت کیچ کے علاقوں میں قابض فوج کی معاونت میں براہ راست ملوث تھا۔ مذکورہ آلہ کار گھروں پر چھاپوں، جبری گمشدگیوں، اور خواتین و بزرگوں کی تذلیل میں قابض پاکستانی فوج کے ساتھ شریک تھا۔

۱۰ جولائی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے سوراب کے علاقے گدر میں قابض پاکستانی فوج کے مرکزی کیمپ پر کامیاب حملہ کرتے ہوئے کیمپ کے دو حصوں پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا۔ اس حملے کے دوران دشمن کا ایک کواڈ کاپٹر بھی مار گرایا گیا۔ قابض فوج کی کمک کے لیے آنے والے قافلوں کو بھی بھرپور حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ مجموعی طور پر دشمن کے ۱۸ اہلکار ہلاک کیے گئے جبکہ جھڑپوں کے دوران بی ایل اے فتح اسکواڈ کا ایک سرمچار، ہارون بلوچ عرف دوستین، شہید ہوگیا۔

۲۴ جولائی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مستونگ کے علاقے تلخ

فتح اسکواڈ-ایس ٹی او ایس-زراب

بی ایل اے کی خصوصی دستوں کی کاروائیاں

۲۴ جولائی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گذشتہ روز مستونگ کے علاقے تلخ کاوی میں قابض پاکستانی فوج کے اہلکاروں کو ایک آئی ای ڈی دھماکے میں نشانہ بنایا، حملے کے بعد مذکورہ علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کرنے والے قابض فوج کے قافلے کو گھات لگاکر حملے میں نشانہ بنایا گیا حملوں میں قابض پاکستانی فوج کے میجر زیاد سمیت چھ اہلکار موقع پر ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔

۱۶ جولائی کو بلوچ لبریشن آرمی کے خصوصی دستے فتح اسکواڈ نے قلات میں نیمرغ کراس کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کو لے جانے والی ایک بس کو مسلح حملے میں نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے یہ کارروائی بی ایل اے کے انٹیلی جنس ونگ زراب کی معلومات پر سرانجام دی۔ زراب مذکورہ بس پر مسلسل نظر رکھے ہوئے تھا، جو قابض پاکستانی فوجی اہلکاروں کو کراچی سے کوئٹہ منتقل کر رہی تھی۔ حملے میں قابض فوج کے ۱۲ ۷ اہلکار موقع پر ہلاک ہوئے، جبکہ متعدد اہلکار زخمی ہوئے جن میں شدید زخمی بھی شامل ہیں۔

۱۹ جولائی کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے آج کوئٹہ میں جبل نور کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے میجر رینک کے افسر انور کاکڑ کو ایک ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ یہ کاروائی بی ایل اے کے خصوصی دستے اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ (ایس ٹی او ایس) نے انٹیلی جنس ونگ «زراب» کی معلومات پر کامیابی سے سرانجام دیا۔

قابض پاکستانی فوج کے میجر انور کاکڑ بلوچستان میں جارحیت میں ملوث ہونے سمیت «آئی ایس پی آر» کی سرپرستی میں ڈس انفولیبز کی سربراہی کرتا رہا ہے جس کا مقصد سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر ہزاروں جعلی اکاونٹس اور ویب سائٹس کے ذریعے بلوچستان کے حقیقی صورتحال کو چھپا کر قابض ریاست کے حق میں پروپیگنڈہ کرنا شامل ہے۔

بی ایل اے کی انٹیلی جنس ونگ زراب میجر انور کاکڑ پر کافی عرصے نظر رکھ رہی تھی اس کے تمام ٹھکانوں اور نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے بعد اس کو منطقی انجام تک پہنچایا جاسکا۔

۵ اگست کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران قابض پاکستانی فوج کے میجر رضوان کو ہلاک کردیا۔

بی ایل اے کے سرمچاروں نے انٹیلی جنس ونگ "زراب" کی فراہم کردہ خفیہ معلومات پر گرگینہ کے علاقے میں قابض پاکستانی فوج کے قافلے کو نشانہ بنایا۔ اس کارروائی میں ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی کے ذریعے میجر محمد رضوان کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں میجر رضوان، نائب صوبیدار امین اور لانس نائک یونس ہلاک جبکہ تین اہلکار شدید زخمی ہوگئے۔

۱۵ ستمبر کیچ کو بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کیچ کے علاقے مند میں شند کے مقام پر قابض پاکستانی فوج کے ۱۲۵ ونگ کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی حملے میں نشانہ بنایا۔ دھماکے میں قابض فوج کے کیپٹن وقار کاکڑ، نائیک جنید، نائیک عصمت، لانس نائیک خان محمد اور سپاہی ظہور احمد سمیت آٹھ اہلکار ہلاک ہوگئے۔

شہید سرمچار

2025

فدائی سنگت
بہار علی عرف کاروان

شہید سنگت
نقیب جمالدینی

شہید سنگت
غلام رسول

سگارِ بلوچ
بیگ محمد بلوچ

فدائی سنگت
ظفر بلوچ

فدائی سنگت
اسامہ عمر

فدائی سنگت
احکام بنگلزئی

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
شکیل بلوچ

فدائی سنگت
یاسر بلوچ

فدائی سنگت
پرویز بزنجو

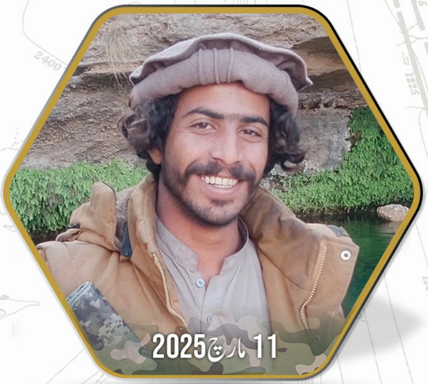

شہید سنگت
فرید بلوچ

شہید سنگت
عید محمد بلوچ

شہید سنگت
صدام بلوچ

شہید سنگت
جمعہ بلوچ

شہید سنگت
دیدگ بلوچ

فدائی سنگت
مہزام بلوچ

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
جہانزیب مینگل

شہید سنگت
عبدالوہاب بلوچ

شہید سنگت
زاہد علی

شہید سنگت
رحیم خان مری

شہید سنگت
عاقل ہاشمی

شہید سنگت
محسن بلوچ

شہید سنگت
میران بلوچ

شہید سنگت
یاسین بلوچ

شہید سنگت
نبیل احمد

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
فیروز ساربان

شہید سنگت
محمد عمر

شہید سنگت
ظاہر بلوچ

شہید سنگت
منیر بلوچ

شہید سنگت
فقیر جان

شہید سنگت
جابر نصیر

شہید سنگت
ملک خان محمد مری

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
دلاور بلوچ

شہید سنگت
وشدل سمالانی

شہید سنگت
نادر لہڑی

شہید سنگت
سجاول شاہوانی

شہید سنگت
شیر یار شاہوانی

شہید سنگت
سمیع اللہ شاہوانی

شہید سنگت
ثناء ساتکزئی

شہید سنگت
زعفران سمالانی

شہید سنگت
وسیم کاشانی

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
ریاض بلوچ

شہید سنگت
منور بیگ

شہید سنگت
نوروز شاہوانی

شہید سنگت
جمشید ساتکزئی

شہید سنگت
باسط زہری

شہید سنگت
نعیم ساتکزئی

شہید سنگت
طاہر بلوچ

شہید سنگت
ہارون بلوچ

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
چیئرمین سفیان کرد

فدائی سنگت
رشید بزدار

شہید سنگت
جنید بلوچ

شہید سنگت
نبیل بادینی

شہید سنگت
خالد محمد حسنی

شہید سنگت
سہیب بلوچ

شہید سنگت
امیر بلوچ

شہید سنگت
زاہد بلوچ

شہید سنگت
عبدالحد مینگل

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت

اسلام بلوچ

فدائی سنگت

الطاف بلوچ

فدائی سنگت

گہرام بلوچ

فدائی سنگت

خلیل بلوچ

شہید سنگت

عمر بلوچ

شہید سنگت

عبدالعزیز

شہید سنگت

ثناء اللہ بلوچ

شہید سنگت

راشد احمد

شہید سنگت

عبدالعزیز بلوچ

شہید سرمچار

2025

شہید سنگت
مقبول محمد حسنی

شہید سنگت
کامران سمالانی

شہید سنگت
ازیفہ بلوچ

شہید سنگت
قاسم ارمان

شہید سنگت
داد خدا مری

جدوجہد آخری فتح تک

BALOCH LIBERATION ARMY

B.L.A

STRUGGLE TILL VICTORY

بلوچ لبریشن آرمی

HAKKAL

نشرواشاعت
ہکل پبلیکیشنز